غفلت اڑا کر فکر آخرت پیدا کرنے والے واقعات کا مجموعہ بنام

ما فعل اللّٰہ بک
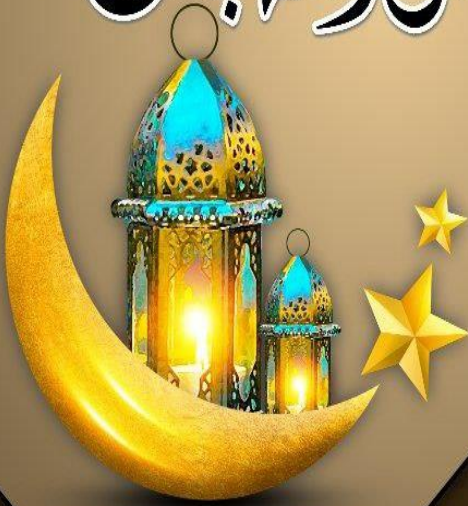
مصنف

مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان

عطاری مدنی فتحپوری

ناشر

مکتبہ دار السنہ دہلی

الحمد للہ اللطیف و الصلوٰۃ و السلام علی رسولہ الشفیق اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الصلوٰۃ و السلام علیك یا رسول اللہ وعلی الك و اصحابك یا حبیب اللہ

غفلت اڑا کر فکرِ آخرت پیدا کرنے والے واقیات کا مجموعہ بنام

اللہ پاک نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟

یہ کتاب اپنے موضوع کے اعتبار سے منفرد ہے کیونکہ اس کتاب میں ان واقعات کو جمع کیا گیا ہے جن میں خواب دیکھنے والا مرنے والے سے مَا فَعَلَ اللہُ بِكَ کے ذریعہ سوال کرکے مرنے کے بعد پیش آنے والے معاملات دریافت کرتا ہے۔

مصنف

مولانا محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

ناشر: مکتبۃ دار السنۃ دہلی

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ

کتاب : مَا فَعَلَ اللہُ بِکَ ؟ اللہ پاک نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟

مصنف : مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

کمپوزنگ : مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

صفحات : 288

ناشر : مکتبۃ دار السنہ (دہلی)

پتہ: : (نزد فیضانِ مدینہ، تاج نگری فیس ۲ تاج گنج آگرہ یوپی الہند

Pin code: 282001

اس کتاب کو چھپوانے اور حاصل کرنے کے خواہش مند حضرات اس نمبر پر رابطہ کریں

calling & whats app no:

+918808693818

Contents

صلوا علی الحبیب
صلی اللّٰہ علی محمد
صلی اللّٰہ علیہ والہ وسلم

مصنف کا تعارف

نام محمد شفیق خان، والد کا نام محمد شریف خان ہے، سلسلۂ قادریہ رضویہ عطاریہ میں شیخِ طریقت امیرِ اہلسنت بانئ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ سے ۲۰۰۴ء میں بیعت ہونے کی وجہ سے اپنے نام کے ساتھ عطاری لکھتے ہیں، آپ کی ولادت قصبہ لَلَوْلِیْ ضلع فتح پور ہنسوا صوبہ یو پی ہند میں ہوئی، آپ کی تاریخِ پیدائش ۱۰ جون ۱۹۸۶ء ہے۔

مولانا نے ابتداءً ہندی انگلش کی تعلیم حاصل کر کے سن ۲۰۰۰ء میں AC کا کام سیکھنے اور کرنے کے لئے بمبئی چلے گئے تھے اور وہاں پر ۴ سال قیام کیا پھر ۲۰۰۴ء میں اپنے وطن لوٹے، اور وطن میں ہی دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول ملا، دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہونے کے بعد مختلف کورسز کئے اور ۲۰۰۶ء میں اپنے ہی علاقہ کے دار العلوم بنام جامعہ عربیہ گلشنِ معصوم قصبہ للولی میں قاری اقبال احمد عطاری سے قرآنِ پاک ناظرہ اور حضرت مولانا عتیق الرحمٰن مصباحی سے درسِ نظامی کے درجۂ اولی اور کچھ درجۂ ثانیہ کی کتابیں پڑھی، اس کے بعد مزید تعلیم حاصل کرنے کے لئے چریاکوٹ ضلع مؤ تشریف لے گئے اور وہاں درجۂ ثانیہ مکمل کرنے کے بعد اہلسنت کے عظیم علمی ادارے الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ میں مطلوبہ درجۂ ثالثہ کا ٹسٹ دیا اور بفضلہ تعالی کامیاب ہونے کے بعد درجۂ ثالثہ وہیں پڑھی، پھر درجۂ رابعہ دار العلوم غوثیہ (جو ضلع اعظم گڑھ کے گاؤں سَرَیَّا میں واقع ہے) میں مکمل کی پھر

اس کے بعد دعوتِ اسلامی کے جامعۃ المدینہ فیضانِ عطار نیپال گنج، نیپال میں داخلہ لیا اور درجۂ خامسہ سے دورۂ حدیث تک کی تعلیم وہیں مکمل فرمائی، ۲۰۱۴ء میں فراغت کے بعد تدریس کے لئے دعوتِ اسلامی کے جامعۃ المدینہ فیضانِ صدیقِ اکبر آگرہ تشریف لے گئے اور ایک سال وہاں تدریس فرمائی، پھر مزید تدریس کے لئے دعوتِ اسلامی کے مدنی مرکز کے حکم پر بنگلہ دیس کے دار الحکومت ڈھاکہ کے جامعۃ المدینہ تشریف لے گئے، اور وہیں پر دعوتِ اسلامی کے جامعات کے درجۂ ثانیہ میں چلنے والی علمِ صرف کی کتاب بنام مراح الارواح کی اردو شرح بنام **شفیق المصباح** تصنیف فرمائی۔

اس کے بعد پھر جامعۃ المدینہ فیضانِ صدیقِ اکبر آگرہ تشریف لا کر درس و تدریس میں مشغول ہو گئے۔ اللہ عزوجل سے دعا ہے کہ موصوف کو بے بہا برکات و ثمرات سے نوازے اور اس کارہائے نمایہ کو اپنی بارگاہ میں شرفِ قبولیت عطا کر کے موصوف کے لئے توشۂ آخرت بنائے آمین بجاہ النبی الامین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم۔

مصنف کی اصلاحی کتب

1☆...ما فعل اللہ بک (حصہ اول)
2☆...ما فعل اللہ بک (حصہ دوم)
3☆...ما فعل اللہ بک (حصہ سوم)
4☆...میری سنت میری امت
5☆...کیا حال ہے؟
6☆...موت کے وقت
7☆...عقائد کی حکمتیں
8☆...پانچ نمازوں کی حکمت
9☆...قرآنی سورتوں کے مضامین
10☆...سب سے پہلے سب سے آخر

11☆... جانشینِ انبیاء کا مختصر تعارف
12☆... قصور کس کا؟
13☆... نصاب مسائلِ نماز
14☆... خطبات مصطفائی و خطبات شفیقی جلد اوّل
15☆... خطبات مصطفائی و خطبات شفیقی جلد دوم
16☆... خطبات مصطفائی و خطبات شفیقی جلد سوم
17☆... تدریس کے ۲۶ طریقے
18☆... رفیق التدریس
19☆... تاریخ ساز شخصیت بننے کے فارمولے
20☆... فیضانِ قرآن کورس
21☆... فیضانِ شریعت کورس
22☆... آسان فرض علوم
23☆... آسان خطباتِ محرم
24☆... تنظیمی نصاب
25☆... اعلی حضرت کا چرچا رہے گا
26☆... آسان حنفی نماز (ہندی)
27☆... عیدِ میلاد النبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کیوں اور کیسے؟
28☆... محمد اور احمد کے اسرار
29☆... مدینہ جانا کیوں ضروری ہے؟
30☆... ایک سے دس تک
31☆... نکتے ہی نکتے
32☆... امتِ محمدیہ کے سوالات اور قرآنی جوابات
33☆... کامیابی کے دس اصول
34☆... درسِ تصوف
35☆... علماء کو اتنی فضیلت کیوں ملی؟
36☆... درود کی حکمتیں
37☆... چاند کی گواہی

مترجم کی درسی کتب

1☆... شَفِیْقُ الْمِصْبَاح شرح مَرَاحُ الْاَرْوَاح
2☆... شَفِیْقِیَّه شرح اَلْاَرْبَعِیْنَ النَّوَوِیَّه
3☆... شَفِیْقُ النَّحْو لحل خُلَاصَةِ النَّحْو (حصہ اول)
4☆... نُوْرُ الْمُغِیْث شرح تَیْسِیْرِ مُصْطَلَحِ الْحَدِیْث

5☆...شَفِيْقُ النَّحو لحل خُلَاصَةِ النَّحو (حصہ دوم)
6☆...القول الاظهر شرح الفقه الاکبر
7☆...شَارِقُ الْفَلَاح شرح نُوْرُ الْاِيْضَاح
8☆...عِرْفَانُ الْآثَار شرح مَعَانِي الْآثَار
9☆...عِنَايَةُ الْحِكْمَت لِحَلِّ بِدَايَةُ الْحِكْمَت
10☆...خَلِيْلِيَّه شرح مُنَاظَرَةُ رَشِيْدِيَّه
11☆...كَلَامُ الْوِقَايَه شرح شَرْحُ الْوِقَايَه
12☆...رَحْمَةُ الْبَارِى شرح تَفْسِيْرُ الْبَيْضَاوِى
13☆...مُخْتَارُ التَّاوِيْل شرح مَدَارِكُ التَّنْزِيْل
14☆...اَلدَّلَالَةُ الشَّاهِدَة شرح اَلْبَلَاغَةُ الْوَاضِحَة
15☆...اَلْمُعْتَبَرُ الْمُعْتَرَف لحل الْمُعْتَقَدِ الْمُنْتَقَد
16☆...سَلِيْمُ النَّظَر شرح نُزْهَةُ النَّظَر
17☆...شَفِيْقُ النُّعْمَانِى لِحَلِّ شَرْحِ الْجَامِى
18☆...عَطَايَةُ الْحِكْمَت شرح هِدَايَةُ الْحِكْمَت
19☆... نحو کے دلچسپ سوالات
20☆... صرف کے دلچسپ سوالات
21☆... تسلیم التوقیت

صلوا علی الحبیب
صلی اللّٰہ علی محمد
صلی اللّٰہ علیہ والہ وسلم

الحمد للہ اللطیف و الصلوۃ و السلام علی رسولہ الشفیق اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم

الصلوۃ و السلام علیك یا رسول اللہ و علی الك و اصحابك یا حبیب اللہ

درود شریف کی فضیلت

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً وَاحِدَةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرَ صَلَوَاتٍ، وَحُطَّتْ عَنْهُ عَشْرُ خَطِيئَاتٍ، وَرُفِعَتْ لَهُ عَشْرُ دَرَجَاتٍ۔

ترجمہ: جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ عزوجل اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے، دس گناہ مٹاتا ہے اور دس دَرَجات بُلند فرماتا ہے۔ (نَسائی ص ۲۲۲ حدیث ۱۲۹۴)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

واقعہ نمبر (1)

منکر نکیر ہٹ گئے

شیخ الاسلام ناصر الدین لقانی کو وصال کے بعد بعض نیک لوگوں نے خواب میں دیکھا ان سے پوچھا مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِكَ اللہ تبارک و تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا جواب دیا۔ قبر میں جب منکر نکیر نے سوالات کے لئے مجھے بٹھایا تو حضرت امام مالک تشریف لائے اور کہا کیا ایسے شخص سے بھی اللہ و رسول عزّوجلّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ و سلّم پر اسکے ایمان کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔ اس کے پاس سے ہٹ جاؤ چنانچہ منکر نکیر ہٹ گئے۔"

(میزان الشریعۃ ص۸۷) شریعت وطریقت ص۵۴)

اللہ کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔ آمین بجاہ النبی الامین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم۔

اولیاء اپنے پیروکاروں کی شفاعت کریں گے

اے عاشقانِ رسول! یقیناً اللہ والوں کی نسبت، ان سے محبت و الفت دونوں جہاں میں کام آتی ہے، چنانچہ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ ۵۷ صَفحات پر مشتمل کتاب: شریعت و طریقت کے صفحہ ۵۴ پر اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ امام شعرانی کا قول اولیائے کاملین سے نسبت رکھنے کے متعلق نقل فرماتے ہیں۔

ائمہ فقہاء کرام اور صوفیاء حضرات سب اپنے پیروکاروں کی شفاعت کریں گے اور روح نکلتے وقت ان کی نگہبانی کریں گے اور یونہی منکر نکیر کے سوالات کے وقت اور حشر و نشر اور حساب اور میزان عمل اور پل صراط سے گزرنے کے وقت خیال رکھیں گے اور حشر کے ان مقامات میں سے کسی مقام میں اپنے پیروکاروں سے غافل نہ ہوں گے۔ اس کے بعد ارشاد فرماتے ہیں۔ "جب مشائخ صوفیاء دنیا و آخرت میں تمام مشکلات اور تکلیفوں میں اپنے مریدوں اور پیروکاروں کی نگرانی فرماتے ہیں۔ تو ائمہ دین کیسے نہ نگرانی کریں گے۔ جو تمام جہاں کی میخیں اور دین کے ستون اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی امت پر امین ہیں بلاشبہ وہ ضرور ضرور مدد فرماتے ہیں۔(شریعت و طریقت ص۵۴)

واقعہ نمبر (2)

نسبتِ رسول اللہ ﷺ کام آگئی

امام ابنِ حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ ایک عالِم صاحب کی وفات ہوئی ان کو کسی نے خواب میں دیکھا، پوچھا: مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِكَ آپ کے ساتھ کیا معاملہ ہوا؟ فرمایا: "جنت عطا کی گئی نہ علم کے سبب بلکہ حُضُور اَقْدَس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ اس نسبت کے سبب جو کتے کو رَاعِی (یعنی نگہبان) کے ساتھ ہوتی ہے کہ ہر وقت بھونک بھونک کر بھیڑوں کو بھیڑیئے سے ہوشیار کرتا رہتا ہے" مانیں نہ مانیں! یہ ان کا کام۔ سرکار نے فرمایا کہ بھونکتے جاؤ بس اس قدر نِسبت کافی ہے۔ لاکھ رِیاضتیں لاکھ مُجاہدے اس نِسبت پر قربان جس کو یہ نِسبت حاصل ہے اس کو کسی مُجاہدے کسی رِیاضت کی ضرورت نہیں۔ (ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت ص ۳۷۳)

سبحٰن اللہ! نسبتِ رسول ﷺ پر قربان یہ کیسی نسبت ہے، شاعر لکھتا ہے۔

کیوں کر نہ میرے دل میں ہو الفت رسول کی
جنت میں لے کے جائے گی چاہت رسول کی

پوچھیں جو دین و ایماں نکیرین قبر میں
اس وقت میرے لب پے ہو مدحت رسول کی

اور اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ حدائقِ بخشش میں لکھتے ہیں۔

قبر میں لہرائیں گے تا حشر چشمے نور کے
جلوہ فرما ہوگی جب طلعت رسول اللہ کی

تجھ سے اور جنت سے کیا مطلب وہابی دور ہو
ہم رسول اللہ کے جنت رسول اللہ کی

ان سے در در سے سگ سگ سے ہے مجھ کو نسبت
میرے گلے میں بھی ہے دور کا ڈورا تیرا

حدائقِ بخشش

اے کاش ہماری قبر سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے بابرکت انوار سے نور بار ہو جائے، ورنہ تو قبر کا اندھیرا اللہ اللہ! میرے شیخِ طریقت امیر اہلسنت عرض کرتے ہیں۔

خواب میں بھی ایسا اندھیرا کبھی دیکھا نہ تھا
جیسا اندھیرا ہماری قبر میں سرکار ہے

یارسولَ اللہ آ کر قبر روشن کیجئے
ذات بے شک آپ کی تو مَنبعِ انوار ہے

وسائلِ بخشش

اور جب سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم ہماری قبر پر آئیں تو اے کاش! اے کاش! اے کاش! ایسا ہو۔

قبر میں سرکار آئیں تو میں قدموں پر گروں
گر فرشتے بھی اٹھائیں تو میں ان سے یوں کہوں

اب تو پائے ناز سے میں اے فرشتو! کیوں اٹھوں
مر کے پہنچا ہوں یہاں اس دِلرُبا کے واسطے
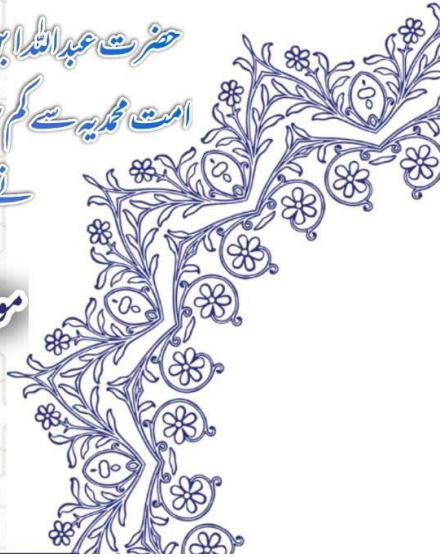
واقعہ نمبر (3)

خوفِ خدا عزوجل سے رونے کا انعام:

حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر صیدلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سیدنا سلیمان بن منصور بن عمار علیہ رحمۃ اللہ الغفّار کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے خواب میں اپنے والد کو دیکھا تو پوچھا:" مَافَعَلَ بِكَ رَبُّكَ یعنی آپ کے رب عزوجل نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا ؟"انہوں نے جواب دیا کہ رب عزوجل نے مجھے اپنا قرب عطا فرمایا پھر مجھ سے پوچھا:"اے بدکار بڈھے !کیا تو جانتا ہے کہ میں نے تجھے کیوں بخشا؟"میں نے عرض کی"میں نہیں جانتا۔" فرمایا:"ایک دن تو نے ایک اجتماع میں لوگوں کو رُلایا تھا ان میں میرا ایک ایسا بندہ بھی رو پڑا تھا جو میرے خوف سے کبھی نہیں رویا تو میں نے اس کی مغفرت فرمادی اور اس کے صدقے تمام اہلِ مجلس کی مغفرت فرمادی تم بھی ان میں شامل تھے جن کی میں نے اس کے صدقے مغفرت فرمائی۔"(آنسوؤں کا دریا ص ۴۳)

(اللہ عزوجل کی اُن پر رحمت ہو..اور..اُن کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔ آمین بجاہ النبی الامین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم۔

چشمِ تر اور قلبِ مضطر دے
اپنی الفت کی مے پلا یا رب

نفس و شیطان ہو گئے غالب
ان کے چنگل سے تو چھڑا یا رب
کس کے در پر میں جاؤں گا مولا
گر تو ناراض ہو گیا یا رب

وسائلِ بخشش

اے عاشقانِ رسول !خوفِ خدا میں رونا رحمتِ خداوندی کے حصول کے ایک بہترین ذریعہ ہے اور اس کے احادیث میں بڑے فضائل آئے ہیں۔ چنانچہ ترمذی اور نسائی کے حوالے سے صاحب مشکوۃ المصابیح نے ایک حدیثِ پاک نقل فرمائی ہے۔

خوفِ خدا سے رونے والا جہنم سے بری

روایت ہے حضرت ابو ہریرہ سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ وہ شخص آگ میں داخل نہ ہو گا جو اللہ کے خوف سے روئے حتی کہ دودھ تھن میں لوٹ جائے اور کسی بندے پر راہ خدا کا غبار اور دوزخ کا دھواں جمع نہیں ہو سکتا۔ ترمذی اور نسائی نے آخری جملہ میں یہ زیادتی کی کہ مسلمان کے نتھنوں میں کبھی اور اس کی دوسری روایت میں یہ کہ کسی بندے کے پیٹ میں کبھی اور کسی بندے کے دل میں کبھی بخل اور ایمان جمع نہیں ہو سکتے۔

مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الرحمٰن مراۃ شرح مشکوۃ میں اس حدیثِ پاک کے حصہ (حتی کہ دودھ تھن میں لوٹ جائے) کے تحت فرماتے ہیں۔ یعنی جیسے دوہے ہوئے دودھ کا

تھن میں واپس ہونا ناممکن ہے ایسے ہی اس شخص کا دوزخ میں جانا ناممکن ہے، جیسے رب تعالٰی فرماتا ہے: حَتّٰی یَلِجَ الْجَمَلُ فِی سَمِّ الْخِیَاطِ۔ (مراۃ المناجیح۔ جلد۔۵۔ کتاب الجہاد۔ ص ۴۵۳)

دنیا میں سب سے زیادہ رونے والے حضرات

مزید مفتی صاحب فرماتے ہیں کہ دنیا میں پانچ حضرات بہت روئے ہیں: حضرت آدم علیہ السلام فراق جنت میں، حضرت نوح علیہ السلام و یحیٰی علیہ السلام خوف خدا میں، حضرت فاطمہ زہرا فراق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں، حضرت امام زین العابدین واقعہ کربلا کے بعد حضرت حسین کی پیاس یاد کرکے۔ (مراۃ المناجیح۔ جلد۔۸۔ باب الکرامات۔ ص ۲۴۷)

صدقہ پیارے کی حیا کا کہ نہ لے مجھ سے حساب
بخش بے پوچھے لجائے کو لجانا کیا ہے

حدائقِ بخشش

اے عاشقانِ رسول! مذکورہ بالا واقعہ کے اندر اجتماع میں رلانے کا ذکر آیا ہے، الحمدللہ عزوجل دعوتِ اسلامی کے سنتوں بھرے اجتماعات کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ ان میں پر سوز کلام، رقت انگیز بیان اور خوفِ خدا میں رونے پر آمادہ کرنے والی دعا بھی ہوتی ہے، لہٰذا خوفِ خدا پانے، اور اپنی آخرت بنانے کے لئے آپ حضرات سے گزارش ہے کہ ان اجتماعات میں اپنی شرکت کو لازمی بنائیں اور ان کی برکتوں سے دارین کی سعادتیں حاصل کریں۔ الحمدللہ ہندوستان کے تقریباً ہر صوبہ کے اکثر اضلاع میں دعوتِ اسلامی کے سنتوں بھرے ہفتہ وار اجتماعات منعقد ہوتے ہیں۔

واقعہ نمبر (4)

نفسانی خواہشات سے بچنے کا انعام:

حضرتِ سیّدُنا احمد بن فتح رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ " میں نے سیدنا بشر بن حارث رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو خواب میں دیکھا کہ وہ ایک باغیچہ میں بیٹھے ہیں۔ ان کے سامنے ایک دستر خوان ہے اور وہ اس میں سے کھا رہے ہیں۔ میں نے ان سے پوچھا: "اے ابو نصر! مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِكَ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟" جواب دیا: "اس نے مجھ پر رحم فرمایا اور مجھے بخش دیا اور ساری جنت کو میرے لئے مباح فرمادیا اور مجھ سے فرمایا کہ "جنت کے ہر پھل سے کھاؤ اور اس کی نہروں سے پیؤ اور اس کی تمام نعمتوں سے فائدہ اٹھاؤ کہ تم دنیا میں اپنے نفس کو خواہشات سے بچایا کرتے تھے۔"

میں نے پوچھا: "آپ کے بھائی حضرت سیدنا احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کہاں ہیں؟" فرمایا کہ "وہ جنت کے دروازے پر کھڑے ہیں اور ان سُنّیوں کی شفاعت کر رہے ہیں جو یہ کہتے تھے کہ " قرآن اللہ عزوجل کا کلام ہے مخلوق نہیں ہے۔" میں نے پوچھا کہ " اللہ عزوجل نے حضرتِ سیّدُنا معروف کرخی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟" تو انہوں نے کہا کہ " افسوس! ہائے افسوس! ہمارے اور ان کے درمیان بہت سے پردے حائل ہیں۔ حضرتِ سیّدُنا معروف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جنت کے شوق اور جہنم کے خوف سے اللہ عزوجل کی عبادت

نہیں کرتے تھے بلکہ قُربِ الٰہی عزوجل کے شوق میں عبادت کرتے تھے لہٰذا! اللہ عزوجل نے انہیں رفیق اعلیٰ کی طرف اٹھالیا اور اپنے اور ان کے درمیان کے حجابات اٹھالئے۔"

یہی وہ مجرب اِکسیر ہے لہٰذا جس نے بارگاہِ الٰہی عزوجل میں کوئی حاجت پیش کرنی ہو تو اسے چاہیے کہ حضرتِ سیّدُنا معروف کرخی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مزار پر حاضر ہو کر اللہ تعالیٰ سے دعا مانگے تو ان شآءاللہ عزوجل اس کی دُعا ضرور قبول ہو گی۔(آنسوؤں کا دریا ص ۶۰۔۶۱)

(اللہ عزوجل کی اُن پر رحمت ہو.. اور.. اُن کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔ آمین بجاہ النبی الامین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

اسی حکایت کو صاحبِ الروض الفائق کے صفحہ ۳۵۶تا ۳۵۷ میں صفۃ الصفوۃ کے حوالے سے کچھ اس طرح نقل فرماتے ہیں۔

واقعہ نمبر (5)

جس کا عمل ہو بے غرض اُس کی جزا کچھ اور ہے

حضرت سیِّدُنا ابو الفتح بن بشر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: "میں نے عالَمِ خواب میں حضرت سیِّدُنا بِشر حافی علیہ رحمۃ اللہ الکافی کو ایک باغیچہ میں دیکھا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے سامنے ایک دستر خوان بِچھا ہوا تھا۔ میں نے پوچھا: مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِکَ یعنی اللہ عزوجل نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟" تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے جواب دیتے ہوئے فرمایا: "اس نے رحم فرماتے ہوئے مجھے بخش دیا اور تخت پر بٹھا کر فرمایا: "اس دستر خوان پر موجود پھلوں میں سے جو چاہو کھاؤ اور لطف اٹھاؤ کیونکہ تم دنیا میں اپنے نفس کو خواہشات سے روکتے تھے۔" میں نے پوچھا: "آپ کے بھائی حضرت سیِّدُنا امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کہاں ہیں؟" فرمایا: "وہ جنت کے دروازے پر کھڑے اہلِ سنت کے ان افراد کی شفاعت کر رہے ہیں جن کا عقیدہ تھا کہ اللہ عزوجل کا کلام قرآنِ کریم غیر مخلوق ہے۔" میں نے پھر پوچھا: "اللہ عزوجل نے حضرت سیِّدُنا معروف کرخی علیہ رحمۃ اللہ الغنی کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟" تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے جواباً فرمایا: "افسوس! مجھے معلوم نہیں کیونکہ ہمارے اور ان کے درمیان پردے حائل ہیں، انہوں نے جنت کے شوق یا جہنم کے ڈر سے اللہ عزوجل کی عبادت نہ کی تھی بلکہ ان کی عبادت تو محض دیدارِ الٰہی عزوجل کے لئے تھی۔ چنانچہ، اللہ عزوجل نے انہیں اعلیٰ ترین مقام عطا فرمایا اور اپنے اور ان کے درمیان سب پردے اٹھا دیئے۔ اب جس نے اللہ عزوجل کی بارگاہ میں

کوئی حاجت پیش کرنی ہو تو اُسے چاہیے کہ حضرت سیِّدُنا معروف کرخی علیہ رحمۃ اللہ الغنی کے مزارِ پُر انوار پر حاضر ہو کر دعا کرے، اِنْ شَآءَ اللہ عزوجل اس کی دعا قبول کی جائے گی۔"

(صفة الصفوة، ذكر المصطفين من اهل بغداد، الرقم ۲۶۰، ج۲، ص۲۱۴)

قبرِ انور کی برکتیں

سبحٰن اللہ! حضرت سیدنا معروف کرخی رضی اللہ عنہ کی برکتوں کے کیا کہنے، چنانچہ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ ۶۴۹ صفحات پر مشتمل کتاب بنام حکایتیں اور نصیحتیں میں منقول ہے کہ حضرت سیِّدُنا محمد بن عبد الرحمن زہری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا بیان ہے کہ میں نے اپنے باپ حضرت سیِّدُنا عبد الرحمن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو یہ فرماتے سنا کہ " حضرت سیِّدُنا معروف کرخی علیہ رحمۃ اللہ الغنی کی قبرِ انور پر تمام حاجات پوری ہوتی ہیں۔"

حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن سلیمان علیہ رحمۃ اللہ المنّان فرماتے ہیں کہ مجھے ایک حاجت تھی اور میں کافی تنگدست تھا۔ حضرت معروف کرخی علیہ رحمۃ اللہ الغنی کی قبرِ اَنور پر میری حاضری ہوئی، میں نے تین بار سورۂ اخلاص کی تلاوت کی اور اس کا ثواب آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور تمام مسلمانوں کی ارواح کو پہنچایا، پھر اپنی حاجت بیان کی۔ جوں ہی میں وہاں سے واپس گیا میری حاجت پوری ہو چکی تھی۔ (حکایتیں اور نصیحتیں ص ۳۵۷)

اے عاشقانِ رسول! حضرتِ سیدنا بشر بن حارث رضی اللہ عنہ سے فرمایا گیا کہ جنت کے ہر پھل سے کھاؤ اور اس کی نہروں سے پیؤ اور اس کی تمام نعمتوں سے فائدہ اٹھاؤ کہ تم دنیا میں اپنے نفس کو خواہشات سے بچایا کرتے تھے۔ جہاں نفسانی خواہشات سے اجتناب باعثِ

حصولِ جنّات ہے وہیں اس کی پیروی باعثِ ہلاکت ہے ،چنانچہ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ ۸۵۷ صفحات پر مشتمل کتاب بنام جہنم میں لے جانے والے اعمال جلد اوّل کے صفحہ ۱۹۲ سے دو فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ملاحظہ فرمایئے:

(۱)صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے:"نفسانی خواہشات سے بچتے رہو کیونکہ یہ آدمی کو اندھا، بہرہ کردیتی ہیں۔"

(کنزالعمال، کتاب الاخلاق، قسم الاقوال، الحدیث:۷۸۲۸، ج۳، ص۲۱۹)

(۲)نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے:"اللہ عزوجل کے نزدیک آسمان کے نیچے پیروی کی جانے والی نفسانی خواہشات سے بڑھ کر پوجا جانے والا کوئی جھوٹا خدا نہیں۔"(المعجم الکبیر، الحدیث:۷۵۰۲، ج۸، ص۱۰۳)

حجۃ الاسلام حضرت امام محمد غزالی رضی اللہ عنہ اپنے رسالے (اَیُّھَا الْوَلَدُ) اردو ترجمہ بنام بیٹے کو نصیحت کے صفحہ ۱۲ میں ارشاد فرماتے ہیں(جن لوگوں کے دلوں میں دنیاوی لذّات اور نفسانی خواہشات کاغَلَبہ ہو، ان کو نصیحت و بھلائی کی باتیں کڑوی لگتی ہیں۔)

(بیٹے کو نصیحت ص ۱۲)

مزید اسی کتاب بیٹے کو نصیحت کے صفحہ ۱۸ میں حدیثِ پاک نقل فرماتے ہیں:

سرکارِ دو عالم، نورِ مُجسّم، شاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلَّم کا فرمانِ مُعظّم ہے:

عقل مند اور سمجھدار وہ ہے جو اپنے نفس کا مُحاسبہ کرے، اور موت کے بعد والی زندگی کے لئے

عمل کرے۔ اور اَحمق و نادان وہ ہے جس نے نفسانی خواہشات کی پیروی کی اور اللہ تعالیٰ (کی رحمت سے جنّت ملنے کی) اُمید رکھی۔

(فتح الباری: کتاب النکاح. قولہ اذا دخلت لیلاً....اِلخ ج ۹ ص ۳۴۲ دار المعرفۃ بیروت)۔(بیٹے کو نصیحت ص ۱۸)

محیط دل پہ ہوا ہائے نفسِ امّارہ
دماغ پر میرے ابلیس چھا گیا یا رب
رہائے مجھ کو ملے کاش! نفس و شیطاں سے
تیرے حبیب کا دیتا ہوں واسطہ یا رب
(وسائلِ بخشش)

اے عاشقانِ رسول! یوں تو سارا عالم اولیائے کاملین کی برکتوں سے منور ہے، ان کے ذَرِیعے (وسیلے) سے زندگی اور موت ملتی، بارِش برستی، کھیتی اُگتی اور بلائیں دُور ہوتی ہیں۔ جیسے کی میرے شیخِ طریقت امیر اہلسنت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ اپنی مایہ ناز تصنیف فیضانِ سنت جلد اوّل کے باب آدابِ طعام کے صفحہ ۴۳۱ تا ۴۳۲ میں حلیۃ الاولیاء کے حوالے سے نقل فرماتے ہیں۔

356 اولیائے کرام

حضرتِ سیّدُنا ابنِ مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، سرکارِ مدینہ منوّرہ سردارِ مکّہ مکرّمہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا، "اللہ تعالیٰ کے تین سو بندے رُوئے زمین پر ایسے ہیں کہ ان کے دل حضرت سیّدُنا آدم صَفِیُّ اللہ عَلٰی نَبِیّنا وَعَلَیۡہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے قلبِ اطہر پر ہیں۔ اور چالیس کے دل حضرتِ سیّدُنا موسیٰ کلیم اللہ عَلٰی نَبِیّنا وَعَلَیۡہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے قلبِ

اطہر پر ہیں۔اور سات کے دل حضرتِ سیّدُنا ابراہیم خلیل اللہ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے قلبِ اطہر پر ہیں اور پانچ کے دل حضرتِ سیّدُنا جبرائیل عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے قلبِ اطہر پر ہیں۔اور تین کے دل حضرتِ سیّدُنا میکائیل عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے قلبِ اطہر پر ہیں۔ایک ان میں ایسا ہے جس کا دل حضرتِ سیّدُنا اسرافیل عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے قلبِ اطہر پر ہے۔جب ان میں "ایک" وفات پاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی جگہ "تین" میں سے ایک کو مقرّر فرماتا ہے اور اگر" تین" میں سے کوئی ایک وفات پاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی جگہ "پانچ "میں سے ایک کو اوراگر"پانچ " میں سے کوئی ایک وفات پاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی جگہ "سات"میں سے ایک کو اور اگر ان "سات"میں کا کوئی ایک وفات پاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی جگہ "چالیس"میں سے ایک کواور اگر ان "چالیس"حضرات میں سے کوئی ایک وفات پاتا ہے تو اللہ تعالیٰ ان کی جگہ "تین سو"میں سے ایک کو اور اگر ان "تین سو"میں سے کوئی ایک وفات پاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی جگہ عام لوگوں میں سے کسی کو مقرّر فرماتا ہے ۔ان کے ذَرِیعے (وسیلے)سے زندگی اور موت ملتی ،بارِش برستی، کھیتی اُگتی اور بلائیں دُور ہوتی ہیں حضرتِ سیّدُنا ابنِ مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اِستِفسار کیا گیا،"ان کے ذَرِیعے کیسے زندگی اور موت ملتی ہے ؟"فرمایا،"وہ اللہ تعالیٰ سے اُمّت کی کثرت کا سُوال کرتے ہیں تواُمّت کثیر ہو جاتی ہے اور ظالِموں کے لیے بددُعا کرتے ہیں تواُن کی طاقت توڑ دی جاتی ہے،وہ دعا کرتے ہیں تو بارش برسائی جاتی،زمین لوگوں کے لیے کھیتی اُگاتی ہے،لوگوں سے مختلف قسم کی بلائیں ٹال دی جاتی ہیں۔

(حلیۃ الاولیاء ج ۱ ص ۴۰ حدیث ۱۶)

اللہ عزوجل کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔

اور بالخصوص شہر بغداد حضرت سیِّدُنا امام احمد بن حنبل، حضرت سیِّدُنا معروف کرخی، حضرت سیِّدُنا بشر حافی اور حضرت سیِّدُنا منصور بن عمار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی برکتوں سے مالامال ہے چنانچہ:

مزارات اولیاء کی برکات

حضرت سیِّدُنا احمد بن عباس رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں بغداد سے حج کے ارادے سے نکلا تو ایک ایسے شخص سے ملاقات ہوئی جس پر عبادت کے آثار نمایاں تھے۔ اس نے پوچھا: "آپ کہاں سے آرہے ہیں؟" میں نے جواب دیا: "بغداد سے بھاگ کر آرہا ہوں کیونکہ میں نے وہاں فساد دیکھا ہے، مجھے خوف ہے کہ اہلِ بغداد کو چاند گرہن نہ لگ جائے۔" اس بزرگ نے فرمایا: "آپ واپس چلے جایئے اور ڈریئے مت، کیونکہ بغداد میں چار ایسے اولیائے کرام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی قبریں ہیں جن کی برکت سے اہلِ بغداد تمام بلاؤں اور مصائب سے محفوظ ہیں۔" میں نے پوچھا: "وہ کون ہیں؟" جواب دیا: "وہ حضرت سیِّدُنا امام احمد بن حنبل، حضرت سیِّدُنا معروف کرخی، حضرت سیِّدُنا بشر حافی اور حضرت سیِّدُنا منصور بن عمار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین ہیں۔" چنانچہ، میں واپس آگیا اور ان مردانِ حق کی قبروں کی زیارت کی تو مجھے بہت کیف و سرور حاصل ہوا۔

(تاریخ بغداد، باب ما ذکر فی مقابر بغداد المخصوصۃ بالعلماء والزہاد، ج۱، ص۱۳۲) (الروض الفائق ص۳۵۶)

واقعہ نمبر (6)

ایک رقت انگیز رخصتی:

ایک بزرگ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے بارے میں منقول ہے کہ انہوں نے عرض کی:"یاالٰہی عزوجل!جب میں صحت مند ہوتاہوں تیری نافرمانی کرتاہوں اور جب کمزور ہوتا ہوں تو تیری اطاعت کرنے لگتاہوں،طاقت کے زعم میں تجھے ناراض کر بیٹھتاہوں کمزوری کے عالم میں تیری فرمانبرداری کرنے لگتاہوں،ہائے میری عقل کو کیاہوگیاکاش!میں جان سکوں کہ تومیری ندامت کو قبول کرلے گایامجھے میرے جرم کی وجہ سے دُھتکار دے گا۔"یہ کہنے کے بعد آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ غش کھاکر زمین پر تشریف لے آئے جس سے آپ کی پیشانی زخمی ہوگئی۔ان کی والدہ ان کے پاس آئیں، ان کے ماتھے پر بوسہ دیااور روتے ہوئے ان کی پیشانی صاف کی پھر کہنے لگیں:"اے دنیامیں میری آنکھوں کی ٹھنڈک اور آخرت میں میرے دل کے چین،اپنی رونے والی بوڑھی ماں سے کلام کراور شکستہ دل ماں کی بات کاجواب دے۔"جب آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کو کچھ افاقہ ہواتو آپ نے اپنے دل کو تھام لیااورآپ کی روح جسم میں بے چین ہونے لگی اور آنسو رخساروں سے ہوتے ہوئے اِن کی داڑھی کو نم کرگئے۔انہوں نے اپنی ماں سے کہا:"اے ماں!یہ وہی ہولناک دن ہے جس سے آپ مجھے ڈرایاکرتی تھیں،ہائے!ضائع ہوجانے والے دنوں پر افسوس!اور ان لمبے دنوں پر حسرت!جن میں میں کوئی بلندی نہ پاسکا، اے ماں!میں ڈرتاہوں کہ کہیں مجھے طویل مدت کے لئے جہنم میں نہ ڈال دیاجائے،ہائے وہ

وقت کتنا غمناک ہو گا اگر مجھے سر کے بل جہنم میں پھینک دیا گیا اور وہ عالَم کتنے افسوس کا ہو گا اگر جہنم میں میرے جسم کو کاٹا گیا، اے ماں! میں جیسا کہوں آپ اسی طرح کیجئے۔" آپ کی ماں نے کہا: "بیٹے! میری جان تجھ پر قربان تو کیا چاہتا ہے؟" بیٹے نے کہا: "میرا رخسار مٹی پر رکھ دیجئے اور اسے اپنے پاؤں سے روندیئے تاکہ میں دنیا ہی میں ذلت کا مزا چکھ لوں اور اپنے آقا و مولا عزوجل کی بارگاہ سے لذت پاؤں تاکہ وہ مجھ پر رحم فرما کر جہنم کی بھڑکتی ہوئی آگ سے مجھے نجات دیدے۔"

ان کی والدہ کہتی ہیں کہ "میں اٹھی اور اپنے بیٹے کے رخسار کو مٹی سے لتھڑ دیا۔" اس وقت اس کی آنکھوں سے پرنالے کی طرح آنسو بہہ رہے تھے پھر میں نے اس کے رخسار کو اپنے قدموں سے روندا تو وہ کمزور آواز سے کہنے لگا: "گنہگار اور نافرمان کی سزا یہی ہے، خطاکار و بدکار کا بدلا یہی ہے، اپنے مولیٰ کے در پر کھڑا نہ ہونے والے کی یہی جزا ہے، اللہ ربُّ العزت عزوجل سے نہ ڈرنے والے کی یہی جزا ہے۔" پھر وہ قبلہ کی طرف رخ کر کے کہنے لگا" لَبَّیْكَ لَبَّیْكَ لَآاِلٰهَ اِلَّآاَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ترجمہ: میں حاضر ہوں! میں حاضر ہوں! کوئی معبود نہیں تیرے سوا، پاکی ہے تجھ کو، بے شک مجھ سے بے جا ہوا۔" پھر اس کی روح قفسِ عنصری سے پرواز کر گئی۔ ان کی والدہ مزید فرماتی ہیں کہ میں نے اسے خواب میں دیکھا تو اس کا چہرہ بادلوں میں گھرے ہوئے چاند کی طرح دمک رہا تھا میں نے پوچھا: "بیٹا! مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِكَ تیرے آقا عزوجل نے تیرے ساتھ کیا معاملہ کیا؟" تو اس نے جواب دیا: "اس نے میرے درجے کو بلند فرما کر مجھے خاتَمُ المُرسلین، رَحمۃٌ للّعالَمین، مَحبوبِ ربُّ العالَمین عزوجل وصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کے قرب میں جگہ عطا فرمادی۔"میں نے پوچھا کہ "بیٹا! میں نے تیری وفات کے وقت تجھ سے جو کچھ سنا تھا وہ کیا تھا؟"اس نے کہا کہ "امی جان! ہاتف غیب سے مجھے آواز آئی تھی کہ "اے عمران! اللہ عزوجل کی طرف بلانے والے کی دعوت قبول کرو تو میں نے اس کی دعوت پر اپنے رب عزوجل کو لبیک کہا تھا۔" (آنسوؤں کا دریا ص ۹۴۔۹۵۔۹۶)

(اللہ عزوجل کی اُن پر رحمت ہو.. اور.. اُن کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔آمین بجاہ النبی الامین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم

راہ پر خار ہے کیا ہونا ہے
پاؤں افگار ہے کیا ہونا ہے
چھپ کے لوگوں سے کئے جس کے گناہ
وہ خبردار ہے کیا ہونا ہے
ان کو رحم آئے تو آئے ورنہ
وہ کڑی مار ہے کیا ہونا ہے

(حدائقِ بخشش)

اے عاشقانِ رسول! ہمارے اسلاف رحمھم اللہ نیک و پرہیز گار ہونے کے باوجود اپنے آپ کو گنہگار و خطاکار تصور کیا کرتے تھے اور ایک ہم ہیں کہ ہمارے پاس نیکی کے نون کے نقطے کے برابر بھی حسنات نہیں مگر پھر بھی ہم اپنے آپ کو صاحبِ سیّات تصور کرنے کے بجائے صاحبِ تقوی وطہارت گردانتے ہیں آہ! اس ضمن میں ایک حکایت سماعت فرمائیے اور اس بات

کا اندازہ لگایئے کہ ہمارے بزرگانِ دین رحمہم اللہ المبین کا طرزِ عمل کیا تھا، چنانچہ ابنِ جوزی علیہ رحمۃ اللہ القوی اپنی کتاب بنام بحر الدموع کے صفحہ ۲۸۔۲۹ میں نقل فرماتے ہیں۔

قابلِ رشک موت

اولیائے کاملین رحمہم اللہ تعالیٰ میں سے جب ایک بزرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی موت کا وقت قریب آیا تو انہوں نے اپنے بیٹے سے فرمایا: "اے میرے بیٹے! میری وصیت غور سے سنو اوراس پر ضرور عمل کرنا۔" اس نے عرض کی: "بہت بہتر ابّا جان!" فرمایا: "بیٹے! میری گردن میں ایک رسی ڈال کر مجھے محراب کی طرف گھسیٹو اور میرے چہرے کو خاک آلود کر دو ،اور یہ کہتے جاؤ: "یہ اس شخص کا انجام ہے جس نے اپنے مولا عزوجل کی نافرمانی کی، اپنی نفسانی خواہشات کو ترجیح دی اوراپنے مالک کی اطاعت سے غافل رہا۔" جب ان کی اس خواہش کو پورا کر دیا گیا تو انہوں نے اپنی نگاہ آسمان کی طرف اٹھائی اور عرض کی: "اے میرے معبود، اے میرے آقا و مولا عزوجل! تیری بارگاہ میں حاضری کا وقت آپہنچا،۔۔۔۔۔۔میرے پاس ایسا کوئی عذر نہیں جسے تیری بارگاہ میں پیش کر سکوں ،۔۔۔۔۔۔ مگر اے مولا عزوجل ! میں گنہگار ہوں اور تُو بخشنے والا ہے، میں مجرم ہوں اور تُو رحم فرمانے والا ہے، میں تیرا بندہ ہوں اور تُو میرا آقا ہے،۔۔۔۔۔۔ میری عاجزی اور ذلت پر رحم فرما کیونکہ گناہ سے بچنے اور نیکی کرنے کی قوت تُو ہی عطا فرماتا ہے۔" یہ کہنے کے بعد اس بزرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی روح قفسِ عنصری سے پرواز کر گئی۔ اسی لمحے گھر کے ایک کونے سے ایک آواز سنائی دی جسے گھر میں موجود تمام لوگوں نے سنا، مُنادِی کہہ رہا تھا: "اس بندے نے اپنے مولا عزوجل کے سامنے خود کو ذلیل

ورُسوا کیا اور اسکی بارگاہ میں اپنے گناہوں کا اعتراف کیا تو رب عزوجل نے اسے اپنا قُرب عطا فرما کر اپنا مقرب بنالیا اور جنت کو اس کاٹھکانا بنادیا۔"(بحر الدموع ص۲۸۔۲۹)

اللہ کی اُن پر رحمت ہو.. اور.. اُن کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔ آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

واقعہ نمبر (7)

معافی کے طلب گار:

حضرتِ سیِّدُنا علی بن یحیٰ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ "میں نے کچھ عرصہ شہر عسقلان کے ایک ایسے بزرگ کی صحبت میں گزاراجو بہت زیادہ روتے، عبادتِ الٰہی عزوجل کثرت سے بجالاتے، کامل ادب کرنے والے تھے، رات میں تہجد اور دن میں نیک اعمال میں مشغول رہتے۔ میں انہیں اکثر دعاؤں میں (عبادت میں کوتاہی پر) عذر پیش کرتے اور استغفار کرتے سنتا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک دن لکام پہاڑ کے ایک غار میں داخل ہوئے۔ میں نے دیکھا کہ شام کو اس پہاڑ کے باشندے اور خانقاہوں سے متعلق لوگ ان کے پاس آئے اور ان سے دعائیں کرواتے رہے۔ صبح کے وقت جب آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس غار سے واپسی کا ارادہ کیا تو ان لوگوں میں سے ایک شخص نے کھڑے ہو کر عرض کیا: "حضور! مجھے کوئی نصیحت فرمایئے؟" فرمایا: "اللہ عزوجل کی بارگاہ میں عذر پیش کیا کر کیونکہ اگر اللہ عزوجل نے تیرا عذر قبول فرمالیا تو تُو مغفرت کی کامیابی حاصل کریگا اور تجھے جنت کے اعلیٰ درجات کی طرف لے جائے گا جہاں تو اپنی خواہشات اور آرزوؤں کے مطابق رہ سکے گا۔" پھر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ رونے لگے اور ایک چیخ مار کر وہاں سے نکل آئے۔ اس کے بعد آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کچھ دن زندہ رہے پھر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا انتقال ہو گیا۔ ایک رات میں نے انہیں خواب میں دیکھا تو پوچھا کہ مَافَعَلَ اللّٰہُ بِكَ یعنی اللہ عزوجل نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟" تو آپ نے

فرمایا کہ "میرا محبوب عزوجل اس بات سے پاک ہے کہ کوئی گنہگار اس کی بارگاہ میں عذر پیش کر کے مغفرت چاہے اور وہ اسے نامراد لوٹا دے اور اس کا عذر قبول نہ فرمائے، اللہ عزوجل نے میرا عذر قبول فرمالیا اور میرے گناہ بخش دیئے اور لکام پہاڑوالوں کے حق میں میری شفاعت قبول فرمالی۔"(آنسوؤں کا دریا ص ۱۸۵۔۱۸۶)

(اللہ عزوجل کی اُن پر رحمت ہو۔۔اور۔۔اُن کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

آہ! ہر لمحہ گنہ کی کثرت و بھرمار ہے
غلبۂ شیطان ہے اور نفسِ بد اطوار ہے
مجرموں کے واسطے دوزخ بھی شعلہ بار ہے
ہر گنہ قصداً کیا ہے اس کا بھی اقرار ہے
چھپ کے لوگوں سے گناہوں کا رہا ہے سلسلہ
تیرے آگے یا خدا ہر جرم کا اظہار ہے

(وسائلِ بخشش)

دو جنتیں

اے عاشقانِ رسول ! اللہ کے حضور گڑگڑانا، اپنی کوتاہیوں پر پشیمان ہونا، عاجزی و انکساری کا مجسمہ بن کر اس کے حضور آہ زاری کرنا موجبِ ہزاروں عزت و سعادت، باعثِ نجات و مغفرت ہے۔ اور اللہ العظیم کے حضور کھڑے ہونے سے ڈرنے کی ترغیب خود قرآنِ

کریم میں موجود ہے۔ چنانچہ پارہ۔۳۰۔سورہ النّٰزعات۔آیت ۴۰۔۴۱ میں ارشادِ خداوندی ہے:

وَ اَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَ نَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰىۙ(۴۰) فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِیَ الْمَاْوٰىؕ(۴۱)

ترجمۂ کنزالایمان: اور وہ جو اپنے رب کے حضور کھڑے ہونے سے ڈرا اور نفس کو خواہش سے روکا۔ (پ۳۰، النّٰزعٰت: ۴۰، ۴۱)

اور جو اپنے رب عزوجل کے حضور کھڑے ہونے سے ڈرتا ہے اس کی جزا کے متعلق پارہ ۲۷ سورہ رحمٰن کی آیت ۴۶ میں ارشاد ہوتا ہے:

وَ لِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِۚ(۴۶) (پ۲۷۔الرحمٰن۔۴۶)

ترجمۂ کنزالایمان: اور جو اپنے رب کے حضور کھڑے ہونے سے ڈرے اس کے لئے دو جنّتیں ہیں۔

حضرت نعیم الدین مرادآبادی علیہ رحمۃ اللہ الہادی اس آیتِ مبارکہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں (یعنی جسے اپنے رب کے حضور روزِ قیامت موقف میں حساب کے لئے کھڑے ہونے کا ڈر ہو اور وہ معاصی ترک کرے اور فرائض بجالائے۔ اور دو جنت سے مراد جنّتِ عدن اور جنّتِ نعیم۔ اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ ایک جنّت رب سے ڈرنے کا صلہ اور ایک شہوات ترک کرنے کا صلہ۔

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ کا ادب

ہمارے اسلاف رحمہم اللہ کا یہی انداز رہا ہے چنانچہ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ ۳۲۲ صفحات پر مشتمل والدِ اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہما کی مایہ ناز تصنیف أحسن الوعاء لآداب الدعاء و ذيل المدعاء لأحسن الوعاء اردونام فضائلِ دعا میں تفسیر روح البیان کے حوالے سے ایک حکایت نقل فرماتے ہیں۔

ایک دن حضرت خواجہ سفیان ثوری قدّس سرّہ نماز پڑھاتے تھے، جب اس آیت پر پہنچے اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ" تجھی کو ہم پوجتے ہیں اور تجھی سے ہم مدد چاہتے ہیں"، روتے روتے بے ہوش ہوگئے، جب ہوش میں آئے، لوگوں نے حال پوچھا فرمایا: اس وقت مجھے یہ خیال آیا کہ اگر غیب سے ندا ہو: اے کاذب خموش! کیا ھماری ہی سرکار تجھے جھوٹ بولنے کے لیے رہ گئی، رات دن رزق کی تلاش میں کُوبکُو (دربدر) پھرتا ہے اور بیماری کے وقت طبیبوں سے التجاء کرتا ہے اور ہم سے کہتا ہے: میں تجھی کو پوجتا ہوں اور تجھی سے مدد چاہتا ہوں، تو میں اس بات کا کیا جواب دوں؟ (تفسیر روح البیان۔ جلد۔۱۔ ص ۲۰)

میزاں پہ سب کھڑے ہیں اعمال تل رہے ہیں
رکھ لو بھرم خدارا! عطار قادری کا

(وسائلِ بخشش)

واقعہ نمبر (8)

نمازِ تہجد کا فائدہ

حضرت سیِّدُنا امام جنید بغدادی علیہ رحمۃ الھادی کو بعدِ وصال کسی نے خواب میں دیکھا تو پوچھا، اے ابو القاسم! مَافَعَلَ اللّٰہُ بِكَ (بعدِ وفات آپ کے ساتھ کیا معاملہ ہوا؟) کچھ ارشاد فرمایئے۔ فرمایا "علمی اَبحاث اور علمی نِکات کی باریکیاں کام نہ آئیں مگر رات کی تنہائی میں ادا کی جانے والی نماز (تہجّد) نے خوب فائدہ پہنچایا"۔ (بیٹے کو نصیحت ص ۱۳)

اللہ سے محبت کا ذریعہ

اے عاشقانِ رسول! یقیناً نمازِ تہجد باعثِ شرف و مجد، بخشش و مغفرت ہے، اور اللہ کی محبت کا ذریعہ ہے، چنانچہ اللہ عزوجل نے حضرت داؤد علیہ السلام سے فرمایا: "اے داؤد (علیہ السلام)! گنہگاروں کو یہ خوشخبری سنادو کہ کوئی گناہ میری بخشش سے بڑا نہیں اور صدیقین کو اس بات کا ڈر سناؤ کہ وہ اپنے نیک اعمال پر خوش نہ ہوں کہ میں نے جس سے بھی اپنی نعمتوں کا حساب لیا وہ تباہ و برباد ہو جائے گا، اے داؤد (علیہ السلام)! اگر تو مجھ سے محبت کرنا چاہتا ہے تو دنیا کی محبت کو اپنے دل سے نکال دے کیونکہ میری اور دنیا کی محبت ایک دل میں جمع نہیں ہو سکتیں، اے داؤد (علیہ السلام)! جو مجھ سے محبت کرتا ہے وہ رات کو میرے حضور تہجد ادا کرتا ہے جبکہ لوگ سو رہے ہوتے ہیں، وہ تنہائی میں مجھے یاد کرتا ہے جب غافل لوگ میرے ذکر سے غفلت

میں پڑے ہوتے ہیں، وہ میری نعمت پر شکر ادا کرتا ہے جبکہ بھولنے والے مجھ سے غفلت اختیار کرتے ہیں۔" (آنسوؤں کا دریا ص ۳۵)

قرآنِ مجید میں اس نماز کی ترغیب موجود ہے۔

وَ مِنَ الَّیْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ

ترجَمۂ کنزُالایمان: اور رات کے کچھ حصّہ میں تہجّد ادا کرو۔ (پ ۱۵ بنی اسرآئیل/۷۹)

وَ بِالْاَسْحَارِ هُمْ یَسْتَغْفِرُوْنَ ﴿۱۸﴾

ترجَمۂ کنزُالایمان: اور پچھلی رات اِستغفار کرتے۔ (ذاریات/ ۱۸)

وَ الْمُسْتَغْفِرِیْنَ بِالْاَسْحَارِ ﴿۱۷﴾

ترجَمۂ کنزُالایمان: اور پچھلے پہر سے مُعافی مانگنے والے۔ (آلِ عمران/۱۷)

یہ (اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرنے والوں کا) ذکر ہے۔

فرشتے کی صدا

حضرت سیِّدُنا سُفیان ثَوری علیہ رحمۃ الباری ارشاد فرماتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ایک ہوا پیدا فرمائی ہے۔ جو سَحَری کے وقت چلتی ہے۔ اور اس وقت ذکرِ الٰہی عزّوجل میں مگن اور گناہوں سے مُعافی مانگنے میں مشغول، خوش نصیبوں کی آوازوں کو ربِّ کریم عزّوجل کی بارگاہ میں پیش کرتی ہے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے یہ بھی ارشاد فرمایا۔ رات شروع ہونے پر ایک فرشتہ عرش کے نیچے سے یہ ندا دیتا ہے، کہ اب عبادت گزاروں کو اُٹھ جانا چاہیے۔ چنانچہ عبادت گزار کھڑے ہو جاتے ہیں اور جتنی دیر اللہ تعالیٰ چاہتا ہے، نوافل ادا کرتے ہیں۔ جب آدھی رات

گزر جاتی ہے۔ تو فرشتہ دوبارہ ندا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فرمانبرداروں کو اُٹھ جانا چاہیے۔ تو اطاعت گزار اپنے بستروں سے اُٹھ کر سَحَری تک عبادت میں مشغول رہتے ہیں جب سَحَری کا وقت ہوتا ہے۔ تو فرشتہ ایک مرتبہ پھر ندا دیتا ہے۔ اب اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں استغفار کرنے والوں کو اُٹھ جانا چاہیے۔ چنانچہ ایسے خوش نصیب اُٹھ جاتے ہیں اور اپنے ربِّ غفّار عزّوجلّ سے مغفرت طلب کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ اور جب فجر کا وقت شروع ہو جاتا ہے۔ تَو فرشتہ پکارتا ہے۔ اے غافلو! اب تَو اُٹھو۔ پھر یہ لوگ اپنے بستروں سے یوں اُٹھتے ہیں، جیسے مردے ہیں جنھیں ان کی قبروں سے نکال کر پھیلا دیا گیا ہے۔ (بیٹے کو نصیحت ص ۲۴۔۲۵)

نمازِ تہجد کے آداب

(تہجد گزار کو چاہیے کہ) کھانے پینے کے معاملے میں بقدرِ کفایت کھائے، دن کے اوقات کو جھوٹ، غیبت اور لغویات سے پاک رکھنے کی کوشش کرے، حرام وناجائز کی طرف دیکھنے سے بچے، اللہ تبارک وتعالیٰ کا خوف رکھتے ہوئے رات میں عبادت کرنے کی عادت بنائے، کامل وضو کرے اور آسمانوں کی وسیع کائنات میں غور وفکر کرے، دعا کرے اور حضورِ قلبی کے ساتھ نماز پڑھے تاکہ جو کچھ تلاوت کر رہا ہے اس کا مطلب بھی سمجھے۔ (آدابِ دین ص ۲۵)

تہجد کا وقت

فرضِ عشاء پڑھنے کے بعد کچھ دیر سو رہے پھر شب میں طلوعِ صبح سے پہلے جس وقت آنکھ کھلے اگرچہ رات کے نو بجے، یا جاڑوں میں پونے سات بجے عشاء پڑھ کر سو رہے اور سات سوا سات بجے آنکھ کھلے وہی وقت تہجد کا ہے، وضو کرکے کم از کم دو رکعت پڑھ لے تہجد ہو گیا اور

سنت آٹھ رکعت ہیں۔(۱)اور معمولِ مشائخ ۱۲رکعت، قرأت کا اختیار ہے جو چاہے پڑھے، اور بہتر یہ کہ جتنا قرآنِ مجید یاد ہو اس کی تلاوت ان رکعتوں میں کرے، اگر کل یاد ہو تو کم سے کم تین رات زیادہ سے زیادہ چالیس رات میں ختم کرے، نہ یاد ہو تو ہر رکعت میں تین تین بار سورۂ اخلاص کہ جتنی رکعتیں پڑھے گا اتنے ختمِ قرآنِ مجید کا ثواب ملے گا۔

(الوظیفۃ الکریمہ ص ۳۴۔۳۵)

واقعہ نمبر (9)

چالیس سال تک گناہ نہیں کیا

حضرت سیدنا اسماعیل بن ہشام علیہ رحمۃ اللہ السلام فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت سیدنا فتح موصلی علیہ رحمۃ اللہ القوی کے ایک مرید نے بتایا: "ایک مرتبہ میں حضرت سیدنا فتح موصلی علیہ رحمۃ اللہ القوی کی خدمتِ بابرکت میں حاضر ہوا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے دونوں ہاتھ دعا کے لئے اٹھائے ہوئے تھے، آنکھوں سے سیلِ اشک رواں تھا، ہتھیلیاں آنسوؤں سے تر بتر تھیں۔ مَیں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے قریب ہوا اور غور سے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی طرف دیکھا تو میں ٹھٹھک کر رہ گیا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے آنسوؤں میں خون کی آمیزش تھی جس کی وجہ سے آنسو سرخی مائل ہو گئے تھے۔" مَیں یہ دیکھ کر بہت پریشان ہوا اور عرض کی: "حضور! آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو اللہ عزوجل کی قسم! سچ سچ بتائیں؟ کیا آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے آنسوؤں میں خون کی آمیزش ہے؟" تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: "اگر تُو نے مجھے قسم نہ دی ہوتی تو میں ہرگز نہ بتاتا لیکن اب مجبوراً بتا رہا ہوں کہ واقعی میری آنکھوں سے آنسوؤں کے ساتھ خون بھی بہتا ہے اسی وجہ سے آنسوؤں کی رنگت تبدیل ہو گئی ہے۔" میں نے عرض کی: "حضور! آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو کس چیز نے رونے پر مجبور کیا ہے اور آخر ایسا کون سا غم آپ کو لاحق ہے کہ آپ خون کے آنسو روتے ہیں؟ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ارشاد فرمایا: "میں روتا تو اس لئے ہوں کہ میں اللہ عزوجل کے اَحکام پر عمل نہ کر سکا، اس کی

عبادت میں کوتاہی کرتا رہا، مَیں اپنے مالک حقیقی عزوجل کی کَمَاحَقُّہٗ فرمانبرداری نہ کرسکا اور آنسوؤں میں خون اس لئے آتا ہے کہ مجھے یہ خوف ہمیشہ دامن گیر رہتا ہے کہ میرا یہ رونا اللہ عزوجل کی بارگاہ میں مقبول بھی ہے یا نہیں۔ میرے اعمال میرے مولیٰ عزوجل کی بارگاہ میں قبول بھی ہوئے ہیں یا نہیں؟" بس یہی خوف مجھے خون کے آنسو رُلاتا ہے۔" اتنا کہنے کے بعد آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ دوبارہ رونے لگے۔ پوری زندگی آپ کی یہی کیفیت رہی اور اسی حالت میں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا انتقال ہوا۔

وصال کے بعد میں نے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو خواب میں دیکھا تو عرض کی: مَافَعَلَ اللّٰہُ بِكَ یعنی اللہ عزوجل نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟" آپ نے جواب دیا:" میرے رحیم وکریم پروردگار عزوجل نے مجھے بخش دیا۔" پھر میں نے پوچھا:" آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے آنسوؤں کا آپ کو کیا صلہ دیا گیا؟" آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا:" میرے پاک پرورگار عزوجل نے مجھے اپنا قُرب خاص عطا فرمایا اور پوچھا:" اے فتح موصلی! تم دنیا میں آنسو کیوں بہایا کرتے تھے؟" میں نے عرض کی:" میرے رحیم وکریم پروردگار عزوجل! مَیں اس خوف سے آنسو بہاتا تھا کہ میں نے تیری عبادت کا حق ادا نہ کیا، تیری اطاعت نہ کرسکا، تیرے اَحکامات پر عمل پیرا نہ ہوسکا۔" پھر اللہ عزوجل نے مجھ سے پوچھا:" تمہارے آنسوؤں میں خون کیوں آتا تھا؟" میں نے عرض کی:" اے میرے پاک پروردگار عزوجل! مجھے ہر وقت یہ خوف دامن گیر رہتا کہ نہ جانے میرے اَعمال تیری بارگاہ میں مقبول بھی ہیں یا نہیں؟ ایسا نہ ہو کہ میرے اعمال اکارت ہوگئے ہوں، بس یہی خوف مجھے خون کے آنسو رلاتا تھا۔" یہ سن

کر میرے پاک پروردگار عزوجل نے ارشاد فرمایا: "اے فتح موصلی! یہ تیرا گمان تھا کہ تیرے اعمال مقبول ہیں یا نہیں، مجھے میری عزت وجلال کی قسم! چالیس سال سے تمہارے نامہ اعمال میں تم پر نگہبان فرشتوں (یعنی کراماً کاتبین) نے ایک گناہ بھی نہیں لکھا۔"

(عیون الحکایات جلد۔ا۔ص ۳۲۵۔۳۲۶)

(اللہ کی اُن پر رحمت ہو.. اور.. اُن کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔ آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

حضرت فتح موصلی رحمۃ اللہ علیہ کا یہ واقعہ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ ۶۴۹ صفحات پر مشتمل کتاب بنام حکایتیں اور نصیحتیں میں کچھ اس طرح نقل کیا گیا ہے۔

حضرتِ سیّدُنا فتح موصلی علیہ رحمۃ اللہ الولی خون کے آنسو رویا کرتے تھے جب آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا انتقال ہوا تو کسی نے خواب میں دیکھ کر عرض کی: **مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِکَ ؟** "اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟" تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے جواب دیا: "اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنی بارگاہ میں کھڑا کرکے پوچھا: "اے فتح! تیرے رونے کی وجہ کیا تھی؟" میں نے عرض کی: "یارب عزوجل! تیرے واجب حق سے پیچھے رہ جانے پر۔" تو اس نے پھر استفسار فرمایا: "تُو خون کے آنسو کیوں روتا تھا؟" میں نے عرض کی: "یارب عزوجل! اپنے آنسوؤں پر خوف تھا کہ یہ صحیح نہیں۔" اللہ تعالیٰ نے پھر استفسار فرمایا: "اس سے تیرا کیا ارادہ تھا؟" میں نے عرض کی: "اے میرے مولیٰ عزوجل! اس سے میرا مقصد صرف تیرا دیدار تھا کہ تو مجھے اپنا جلوہ دکھادے، اس کے بعد تیری مرضی جو بھی معاملہ فرمائے۔" تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: "مجھے اپنی عزت وجلال کی قسم! تیرے محافظ فرشتے چالیس سال سے میری بارگاہ

میں تیرا نامۂ اعمال لا رہے ہیں جس میں ایک گناہ بھی نہیں۔ پس میں ضرور تجھے عزت کا لباس پہناؤں گا اور اپنے دیدار سے تیری آنکھیں ٹھنڈی کروں گا۔"

(حکایتیں اور نصیحتیں ص ۱۳۵۔۱۳۶)

خاص اور پسندیدہ بندے

مُبَلِّغِ اِسلَام لشَّیْخ شُعَیب حَرِیْفِیْش رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس حکایت کو نقل کرنے کے بعد نصیحت کے مدنی پھول ارشاد فرماتے ہوئے لکھتے ہیں: خدا عزوجل کی قسم! یہ ربِّ مجید عزوجل کے خاص اور پسندیدہ بندے ہیں۔ مقصود کی طرف سبقت لینے والے اور رب عزوجل کے نزدیک پاک وصاف ہیں۔ اے دھتکارے ہوئے بدبخت شخص! تیرا کیا بنے گا کہ تو معبودِ حقیقی عزوجل کی نافرمانی کرنے کی وجہ سے ان سے جدا ہے۔ اللہ عزوجل کی قسم! تجھے اپنے نفس پر گریہ وزاری کرنی چاہے اور اس شخص کی طرح آہ وبُکا کرنی چاہے جسے ربِّ کریم عزوجل کی بارگاہ سے دھتکار کر دور کر دیا گیا ہو۔ (حکایتیں اور نصیحتیں ص135.136)

اللہ اکبر! ایک طرف تو ان نفوسِ قدسیہ کا یہ عالم کی چالیس سال تک ان کے نامۂ اعمال میں کوئی گناہ نہیں اور دوسری طرف ہمارا حال کہ کوئی دن، کوئی گھنٹہ بلکہ کوئی ساعت گناہوں سے خالی نہیں ہوتا آہ! صد آہ!

زندگی کی شام ڈھلتی جا رہی ہے ہائے نفس!
گرم روز و شب گناہوں کا ہی بس بازار ہے
کوئی ہفتہ ،نہ کوئی دن کوئی گھنٹہ تو کیا افسوس

کوئی لمحہ بھی عصیاں سے نہیں خالی گیا ہو گا
نہیں جاتی گناہوں کی شہا ! عادت نہیں جاتی
کرم مولی پسِ مُردَن نہ جانے میرا کیا ہو گا
ندامت سے گناہوں کا اِزالہ کچھ تو ہو جاتا
ہمیں رونا بھی تو آتا نہیں ہائے! ندامت سے
(وسائلِ بخشش)

اے عاشقانِ رسول ! یقیناً وہ سعادت مند ہے جس کی آنکھیں خوفِ خدا سے نکلنے والے آنسوؤں سے تر ہوتی ہیں۔ مزید خوفِ خدا میں رونے کے فضائل ملاحظہ ہوں۔

ہر گز جہنم میں داخل نہیں ہو گا

رحمتِ عالمیان صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم نے فرمایا،"جو شخص اللہ تعالیٰ کے خوف سے روتا ہے ، وہ ہر گز جہنم میں داخل نہیں ہو گا حتی کہ دودھ (جانور کے) تھن میں واپس آجائے۔" (شعب الایمان ،باب فی الخوف من اللہ تعالیٰ ،ج۱،ص۴۹۰،رقم الحدیث ۸۰۰)

بخشش کا پروانہ

حضرت سَیِّدُنا انس رضي اللہ تعالي عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلي اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا،"جو شخص اللہ تعالیٰ کے خوف سے روئے،وہ اس کی بخشش فرمادے گا۔"
(کنز العمال ، ،ج۳،ص۶۳،رقم الحدیث ۵۹۰۹)

نجات کیا ہے؟

حضرت سَیِّدُنا عقبہ بن عامر رضي الله تعالي عنه نے عرض کی، "یارسول اللہ صلي الله تعالی علیہ وسلم! نجات کیا ہے؟" ارشاد فرمایا، "اپنی زبان کو قابو میں رکھو، تمہارا گھر تمہیں کفایت کرے (یعنی بلاضرورت باہر نہ جاؤ) اور اپنی خطاؤں پر آنسو بہاؤ۔"

(شعب الایمان، باب فی الخوف من اللہ تعالیٰ، ج۱، ص۴۹۲، رقم الحدیث ۸۰۵)

بلاحساب جنت میں

ام المؤمنین حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہ تعالٰی عَنہا فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کی، "یارسول اللہ صلي الله تعالی علیہ وسلم! کیا آپ کی امت میں سے کوئی بلاحساب بھی جنت میں جائے گا؟" تو فرمایا، "ہاں! وہ شخص جو اپنے گناہوں کو یاد کرکے روئے۔"

(احیاء العلوم، کتاب الخوف والرجاء ج ۴، ص ۲۰۰)

آگ نہ چھوئے گی

حضرت سَیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رضي الله تعالي عنه سے مروی ہے کہ سرکارِ مدینہ صلي الله تعالی علیہ وسلم نے فرمایا، "دو آنکھوں کو آگ نہ چھوئے گی، ایک وہ جو رات کے اندھیرے میں رب عزوجل کے خوف سے روئے اور دوسری وہ جو راہ خدا عزوجل میں پہرہ دینے کے لئے جاگے۔" (شعب الایمان، باب فی الخوف من اللہ تعالیٰ، ج۱، ص۴۷۸، رقم الحدیث ۷۹۶)

پسندیدہ قطرہ

رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، "اللہ تعالیٰ کو اس قطرے سے بڑھ کر کوئی قطرہ پسند نہیں جو (آنکھ سے) اس کے خوف سے بہے یا خون کا وہ قطرہ جو اس کی راہ میں بہایا جاتا ہے۔" (احیاء العلوم ، کتاب الخوف والرجاء ج ۴، ص ۲۰۰)

مدنی تاجدار صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا

مدنی تاجدار صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح دعا مانگتے، "اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ عَیْنَیْنِ ھَطَّالَتَیْنِ تُشْفِیَانِ بِذُرُوْفِ الدَّمْعِ قَبْلَ اَنْ تَصِیْرَ الدُّمُوْعَ دَمًا وَّالْاَضْرَاسُ جمراً۔ ترجمہ: اے اللہ عزوجل! مجھے ایسی دو آنکھیں عطا فرما جو کثرت سے آنسو بہاتی ہوں اور آنسو گرنے سے تسکین دیں، اس سے پہلے کہ آنسو خون بن جائیں اور داڑھیں انگاروں میں بدل جائیں۔"

(احیاء العلوم ، کتاب الخوف والرجاء ج ۴، ص ۲۰۰)

خوفِ خدا عزوجل میں بہنے والے آنسو

ایک شخص نے تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کی: "یارسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! میں کس چیز کے ذریعے جہنم سے نجات پا سکتا ہوں؟" فرمایا: "اپنی آنکھوں کے آنسوؤں سے۔" عرض کی: "میں اپنی آنکھوں کے آنسوؤں کے ذریعے جہنم سے نجات کیسے پاؤں گا؟" فرمایا: "ان دونوں کے آنسوؤں کو اللہ عزوجل کے خوف سے بہاؤ کیونکہ جو آنکھ اللہ عزوجل کے خوف سے روئے اسے جہنم کا عذاب نہیں ہو گا۔"

(الترغیب و الترھیب ، کتاب التوبۃ والزھد ،الترغیب فی البکاء ،الحدیث ۹، ج ۴، ص۹۸بتصرّف)

یارب میں تیرے خوف سے روتا رہوں ہر دم
دیوانہ شہنشاہِ مدینہ کا بنا دے

واقعہ نمبر (10)

تواضع اور عبرت:

ایک بزرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: "میں نے کوہِ صفا کے قریب ایک شخص کو خچر پر سوار دیکھا، کچھ غلام اس کے سامنے سے لوگوں کو دور کر رہے تھے، پھر میں نے اسے بغداد میں اس حالت میں پایا کہ وہ ننگے پاؤں اور حسرت زدہ تھا نیز اس کے بال بھی بہت بڑھے ہوئے تھے، میں نے اس سے پوچھا: مَافَعَلَ اللّٰہُ بِكَ "اللہ عزوجل نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟" تو اس نے جواب دیا: "میں نے ایسی جگہ رفعت چاہی جہاں لوگ عاجزی کرتے ہیں تو اللہ عزوجل نے مجھے ایسی جگہ رسوا کر دیا جہاں لوگ رفعت پاتے ہیں۔"

(جہنم میں لے جانے والے اعمال ص ۲۶۲)

متکبر اللہ کا محبوب نہیں

اے عاشقانِ رسول! تکبر کبیرہ گناہوں میں سے ایک ہے اور یہ ایسی صفتِ رذیلہ و ذمیمہ ہے جس کے صاحب کو رب تعالیٰ پسند نہیں فرماتا، جیسا کہ سورہ نحل میں اِرشاد ہوتا ہے:

اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الْمُسْتَكْبِرِیْنَ ﴿۲۳﴾

ترجمہ کنزالایمان: بے شک وہ مغروروں کو پسند نہیں فرماتا۔ (پ ۱۴، النحل: ۲۳)

اور شَہَنْشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن و جمال صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: "اللہ عزوجل مُتکبرین (یعنی مغروروں) اور اِترا کر چلنے والوں کو ناپسند فرماتا ہے۔"

(کنز العمال، کتاب الاخلاق، قسم الاقوال، الحدیث:۷۷۲۷، ج۳، ص ۲۱۰)

سب سے پہلے تکبر کرنے والا شیطان مردود ابلیس ہے چنانچہ۔

میں اِس سے بہتر ہوں

اللہ پاک نے حضرتِ سیِّدُنا آدم صَفِیُّ اللہ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی تخلیق (یعنی پیدائش) کے بعد تمام فرشتوں اور اِبلیس (شیطان) کو حکم دیا کہ اِن کو سجدہ کریں تو تمام فرشتوں نے حکمِ خداوندی کی تعمیل میں سجدہ کیا۔ (پ۱، البقرۃ:۳۴) فِرشتوں میں سے سب سے پہلے سجدہ کرنے والے حضرتِ سیِّدُنا جبرائیل پھر حضرتِ سیِّدُنا میکائیل ، حضرتِ سیِّدُنا اِسرافیل پھر حضرتِ سیِّدُنا عِزرائیل پھر دیگر مقرّب فرشتے(علیہم السلام) تھے۔ (روح البیان، البقرۃ، تحت الآیۃ ۳۴، ج۱، ص ۱۰۴) یہ سجدہ جمعہ کے روز وقتِ زوال سے عَصر تک کیا گیا۔ (تفسیر خزائن العرفان، البقرۃ، تحت الآیۃ ۳۴، ص ۱۰۹۴) مگر اِبلیس نے انکار کر دیا اور تکبُّر کر کے کافِروں میں سے ہو گیا۔ (پ۱، البقرۃ:۳۴) جب ربِّ اعلیٰ عزوجل نے اِبلیس سے اُس کے اِنکار کا سبب دریافت فرمایا تو اَکڑ کر کہنے لگا:

اَنَا خَیْرٌ مِّنْهُ ۚ خَلَقْتَنِیْ مِنْ نَّارٍ وَّ خَلَقْتَهٗ مِنْ طِیْنٍ ﴿۷۶﴾ (پ۲۳، سورہ ص:۷۶)

ترجمہ کنزالایمان: میں اِس سے بہتر ہوں کہ تُو نے مجھے آگ سے بنایا اور اسے مٹی سے پیدا کیا۔

اِس سے اِبلیس کی فاسد مُراد یہ تھی کہ اگر حضرتِ سیِّدُنا آدم صَفِیُّاللہ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام آگ سے پیدا کئے جاتے اور میرے برابر بھی ہوتے جب بھی میں انہیں سجدہ نہ کرتا چہ جائیکہ ان سے بہتر ہو کر اِن کو سجدہ کروں (معاذ اللہ عزوجل)۔ اِبلیس کی اِس سرکشی،

نافرمانی اور تکبُّر پر اُس کی حسین صورت ختم ہو گئی اور وہ بد شکل رُوسیاہ ہو گیا، اُس کی نُورانیت سَلْب کرلی گئی۔(تفسیر خزائن العرفان، ص ۸۲۴ ملخصًا)

اللہ ربُّ العزت جَلَّ جَلَالُہ نے اِبلیس کو اپنی بار گاہ سے دُھتکارتے ہوئے اِرشاد فرمایا:

قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا فَاِنَّكَ رَجِيْمٌ ﴿۷۷﴾ وَّاِنَّ عَلَيْكَ لَعْنَتِيْۤ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ ﴿۷۸﴾

ترجمہ کنزالایمان: تو جنّت سے نکل جا کہ تُو راندھا(لعنت کیا) گیا اور بے شک تجھ پر میری لعنت ہے قیامت تک۔(پ ۲۳، سورہ ص، آیت ۷۷۔۷۸)

تکبُّر نے کہیں کا نہ چھوڑا

اے عاشقانِ رسول ! آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ کس طرح تکبُّر کے باعث اِبلیس (یعنی شیطان) کو اپنے اِیمان سے ہاتھ دھونے پڑے! شیطان جس کا نام پہلے عَزازِیل تھا،(الجامع لاحکام القرآن، البقرۃ، تحت الآیۃ ۳۴، ج ۱، ص ۲۴۶) اِبتدا ہی سے سرکش و نافرمان نہ تھا بلکہ اُس نے ہزاروں سال عبادت کی، جنت کا خزانچی رہا،(الجامع لاحکام القرآن، البقرۃ، تحت الآیۃ ۳۴، ج ۱، ص ۲۴۷) یہ جِن تھا (پارہ ۱۵، الکھف، ۵۰) مگر اپنی عبادت و رِیاضت اور عِلمیّت کے سبب مُعَلِّمُ الْمَلَکُوت یعنی فرشتوں کا اُستاذ بن گیا اور اس قدر مقرَّب تھا کہ بار گاہِ خداوندی میں ملائکہ کے پہلو بہ پہلو حاضر ہوتا تھا۔ مگر چند گھڑیوں کے تکبُّر نے اُسے کہیں کا نہ چھوڑا! حکمِ الٰہی عزوجل کی نافرمانی کی وجہ سے اُس کی برسوں کی عبادتیں اکارت (یعنی بے کار) اور ہزاروں سال کی رِیاضتیں پامال ہو گئیں، ذلّت و رُسوائی اُس کا مقدّر بنی، ہمیشہ ہمیشہ کے لئے لعنت کا طوق اُس

کے گلے پڑ گیا اور وہ جہنَّم کے دائمی (یعنی ہمیشہ ہمیشہ کے) عذاب کا مستحق ٹھہرا۔ (اَلْاَمَان وَالْحَفِیْظ)

یہ عِبرت کی جاہے

اے عاشقانِ رسول! ذرا سوچئے کہ تکبُّر کس قدر خطرناک باطنی مرض ہے جس کی وجہ سے "مُعَلِّمُ المَلَکُوت یعنی فِرِشتوں کے اُستاذ" کا رُتبہ پانے والے اِبلیس (شیطان) نے خدائے رحمن عزوجل کی نافرمانی کی اور اپنے مقام ومَنصَب سے محروم ہو کر جَہَنَّمی قرار پایا۔ اِبلیس کا یہ اَنجام دیکھ کر جب حضرتِ سیِّدُنا جبرئیل ومیکائیل علیہما السلام جیسے مقرّب ومعصوم فرشتے خوفِ خدا عزوجل سے اَشک بار ہو جائیں اور بارگاہِ الٰہی عزوجل میں عافیت وسلامتی کی مُناجات (یعنی دُعائیں) کرنا شروع کر دیں تو ہم جیسے عِصیاں شِعاروں (یعنی گنہگاروں) کو تو اللہ عزوجل کی خفیہ تدبیر سے بدَرَجہ اَولیٰ ڈرنا چاہے!

ترے خوف سے تیرے ڈر سے ہمیشہ
میں تھر تھر رہوں کانپتا یا الٰہی

(وسائلِ بخشش)

تکبُّر کسے کہتے ہیں؟

خُود کو افضل، دوسروں کو حقیر جاننے کا نام تکبُّر ہے۔ چنانچہ رسولِ اکرم نُورِ مجسّم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلَّم نے اِرشاد فرمایا: " اَلْکِبْرُ بَطَرُ الْحَقِّ وَغَمْطُ النَّاسِ یعنی تکبر حق کی مخالفت اور لوگوں کو حقیر جاننے کا نام ہے۔"

(صحیح مسلم ،کتاب الایمان ،باب تحریم الکبر وبیانه ،الحدیث:۹۱، ص۶۱)

اِمام راغب اِصفہانی علیہ رحمۃ اللہ الغنی لکھتے ہیں: ذٰلِكَ اَن يَّرَى الْاِنْسَانُ نَفْسَه، اَكْبَرَ مِنْ غَيْرِهِ یعنی تکبر یہ ہے کہ انسان اپنے آپ کو دوسروں سے افضل سمجھے۔(المُفرَدات للرّاغب ص۶۹۷) جس کے دل میں تکبُّر پایا جائے اُسے "مُتَکَبِّر" کہتے ہیں۔

تکبُّر سے بچنے کی فضیلت

مَخْزنِ جُود وسخاوت، پیکرِ عظمت و شرافت صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے:"جو شخص تکبر، خِیانت اوردَین(یعنی قرض وغیرہ)سے بَرِی ہو کر مرے گا وہ جنّت میں داخل ہو گا۔"(جامع الترمذی، کتاب السیر، باب ماجاء فی الغلول، الحدیث۱۵۷۸، ج۳، ص۲۰۸)

تواضع اور عاجزی کی فضیلت

جب آپ پر غرور و تکبر اور خود پسندی کی مذمت، ان کی آفات اور برائیاں ظاہر ہو گئیں تو اب تقاضا اس بات کا ہے کہ تواضع کے فضائل اور اس کے بلند مرتبہ کو بھی بیان کیا جائے کیونکہ اشیاء کی پہچان ان کی ضدوں ہی سے ہوتی ہے۔ لہٰذا اس سلسلے میں ۱۲ روایات ملاحظہ فرمایئے:

(۱)سرکارِ والا تَبار، ہم بے کسوں کے مددگار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے:"بے شک اللہ عزوجل نے میری طرف وحی فرمائی کہ تم لوگ اتنی عاجزی اختیار کرو یہاں تک کہ تم میں سے کوئی کسی پر فخر کرے نہ کوئی کسی پر ظلم کرے۔"

(صحیح مسلم ،کتاب الجنة ونعیمها ،باب صفات التی یصرف بها ،الحدیث: ۲۱۰۷، ص۱۱۷۵)

(۲) شفیعِ روزِ شُمار، دوعالَم کے مالک و مختار، حبیبِ پروردگار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے:"صدقہ مال میں کمی نہیں کرتا، اللہ عزوجل بندے کے عفوودرگزر کی وجہ سے اس کی عزت میں اضافہ فرمادیتاہے اور جو شخص اللہ عزوجل کے لئے تواضع اختیار کرتا ہے اللہ عزوجل اسے بلندی عطافرماتاہے۔"

(صحیح مسلم، کتاب البر، باب استحباب العفو والتواضع، الحدیث: ۲۵۸۸، ص۱۱۳۰)

(۳) حسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، مَحبوبِ رَبِّ اکبر عزوجل وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: ''تواضع بندے کی رفعت میں اضافہ کرتی ہے، لہٰذا تواضع اختیار کرو، اللہ عزوجل تمہیں بلندی عطا فرمائے گا اور درگزر سے کام لینابندے کی عزت میں اضافہ کرتاہے لہٰذا عفو ودرگزر سے کام لیا کرو، اللہ عزوجل تمہیں عزت عطا فرمائے گااور صدقہ مال میں اضافہ کرتاہے لہٰذا صدقہ دیا کرو اللہ عزوجل تم پر رحم فرمائے گا۔'' (کنزالعمال، کتاب الاخلاق، قسم الاقوال، باب التواضع، الحدیث: ۵۷۱۶، ج۳، ص۴۸)

(۴) نبی کریم ،رؤف رحیم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے:"خوشخبری ہے اس کے لئے جو عیب نہ ہونے کے باوجود تواضع اختیار کرے، سوال کئے بغیر خود کو ذلیل سمجھے، جائز طریقے سے کمایا ہوا مال راہ خداعزوجل میں خرچ کرے، بے سرو سامان اور مسکین لوگوں پر رحم کرے اور علم وحکمت والے لوگوں سے میل جول رکھے، خوش بختی ہے اس کے لئے جس کی کمائی پاکیزہ ہو، باطن اچھاہو، ظاہر بزرگی والا ہو اور جو لوگوں کو اپنے شر سے محفوظ رکھے، اور سعادت مندی ہے اس کے لئے جو اپنے علم پر عمل کرے، اپنی ضرورت سے زائد مال کوراہ خداعزوجل میں خرچ کرے اور فضول گوئی سے رُک جائے۔"

(المعجم الکبیر ،الحدیث:۶۱۶ ۴،ج۵،ص۴۲)

(۵) نبی مُکَرَّم،نُورِ مُجسَّم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے:"جب بندہ تواضع کرتا ہے تو اللہ عزوجل اس کا درجہ ساتویں آسمان تک بلند فرما دیتا ہے۔"

(کنزالعمال،کتاب الاخلاق، قسم الاقوال،باب التواضع،الحدیث:۵۷۱۷،ج۳،ص۴۹)

(۶)رسولِ اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے :"جو اللہ عزوجل کے لئے ایک درجہ تواضع اختیار کرتا ہے اللہ عزوجل اسے ایک درجہ بلندی عطا فرماتا ہے یہاں تک کہ اسے عِلِّیِّیْن میں پہنچا دیتا ہے۔"

(صحیح ابن حبان،باب التواضع والکبر والعجب، ذکر الاخبار عن وضع اللہ ،الحدیث:۵۶۴۹،ج۷،ص۴۷۵)

(۷) حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے کہ "(تواضع کرنے والے کو)اللہ عزوجل اَعلٰی عِلِّیِّیْن میں پہنچا دیتا ہے اور جو اللہ عزوجل پر ایک درجہ (یعنی تھوڑاسا) بھی تکبر کرے اللہ عزوجل اسے ایک درجہ پستی میں گرا دیتا ہے یہاں تک کہ اسے اَسْفَلُ السَّافِلِیْن میں پہنچا دیتا ہے۔ (المرجع السابق)

(۸)اللہ کے محبوب، دانائے غُیوب،، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب عزوجل و صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا:"اللہ عزوجل نے میری طرف وحی فرمائی ہے کہ تم لوگ تواضع اختیار کرو اور تم میں سے کوئی دوسرے پر ظلم نہ کرے۔

(سنن ابن ماجہ،ابواب الزھد، باب البرأۃ من الکبر ،الحدیث:۴۱۷۹،ص۲۷۳۱،"لایبغی"بدلہ"لایفخر")

(۹)شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن وجمال صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے:"جو اپنے مسلمان بھائی کے لئے تواضع اختیار کرتا ہے اللہ عزوجل اسے بلندی عطا فرماتا ہے اور جو اس پر بلندی چاہتا ہے اللہ عزوجل اسے پستی میں ڈال دیتا ہے۔"

(المعجم الاوسط، الحدیث:۷۷۱۱، ج۵، ص۳۹۰)

(۱۰)دافِعِ رنج ومَلال، صاحبِ جُودونوال صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے:"تکبر سے بچتے رہو کیونکہ سفید پوش آدمی بھی متکبر ہو سکتا ہے۔"

(المعجم الاوسط، الحدیث:۵۴۳، ج۱، ص۱۶۶)

(۱۱)رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے:"مجلس میں کم رتبہ والی جگہ پر راضی ہو جانا اللہ عزوجل کے لئے تواضع کرنے میں سے ہے۔" (المعجم الکبیر، الحدیث: ۲۰۵، ج۱، ص۱۱۴)

(۱۲)خاتَمُ الْمُرْسَلین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے:"تواضع اختیار کرو اور مسکینوں کے ساتھ بیٹھا کرو اللہ عزوجل کے بڑے مرتبہ والے بندے بن جاؤ گے اور تکبر سے بھی بَری ہو جاؤ گے۔"

(کنز العمال، کتاب الاخلاق، قسم الاقوال، الحدیث:۵۷۲۲، ج۳، ص۴۹)

ہمارے اسلاف رحمہم اللہ تعالی عاجزی و انکساری کے پیکر ہوا کرتے تھے چنانچہ اس ضمن میں دو حکایت پیشِ خدمت ہیں۔

حضرت خواجہ شیخ بہاؤ الحق کی عاجزی

حضرت خواجہ شیخ بہاؤ الحق والدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے امام ہیں۔ آپ سے کسی نے عرض کی کہ حضرت تمام اولیاء سے کرامتیں ظاہر ہوتی ہیں، حضور سے بھی کوئی کرامت دیکھیں! فرمایا: "اس سے بڑی اور کیا کرامت ہے کہ اتنا بڑا بھاری بوجھ گناہوں کا سر پر ہے اور زمین میں دھنس نہیں جاتا۔" (ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت ص ۴۴۳)

کمال کی عاجزی

حضرت داؤد طائی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ایک شاگرد کا بیان ہے، ایک مرتبہ میں حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مجھ سے پوچھا: "کیسے آنا ہوا؟" میں نے عرض کی: "زیارت کے لئے حاضر ہوا ہوں۔" تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: تم مجھ سے ملنے آئے یہ اچھی بات ہے مگر یہ تو دیکھو کہ تمہارا یہ کام میرے لئے کتنا نقصان دہ ہے جب مجھ سے یہ کہا جائے گا: "تُو کون ہوتا ہے کہ تیری زیارت کی جاتی، کیا تُو عبادت گزار تھا؟ کیا تُو دنیا میں زہد اختیار کرنے والوں میں سے تھا؟" پھر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے نفس کو ڈانٹتے ہوئے فرمانے لگے: "جوانی میں تو تُو بدکار تھا، اُدھیڑ عمری میں دھوکے باز ہو گیا اور جب بوڑھا ہو اتو ریاکار بن گیا، خدا عزوجل کی قسم! ریاکار فاسق سے بھی بدتر ہے۔" پھر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ دعا مانگنے لگے: "اے زمین و آسمان کے خدا عزوجل! اپنی طرف سے مجھے ایسی رحمت عطا فرما جو میری جوانی کی اصلاح کر دے اور مجھے ہر برائی سے بچالے اور صالحین کے بلند مقامات میں میرا ٹھکانا بلند کر دے۔" (آنسوؤں کا دریا ص ۲۰۳)

(اللہ کی اُن پر رحمت ہو.. اور.. اُن کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔ آمین بجاہ النبی الامین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
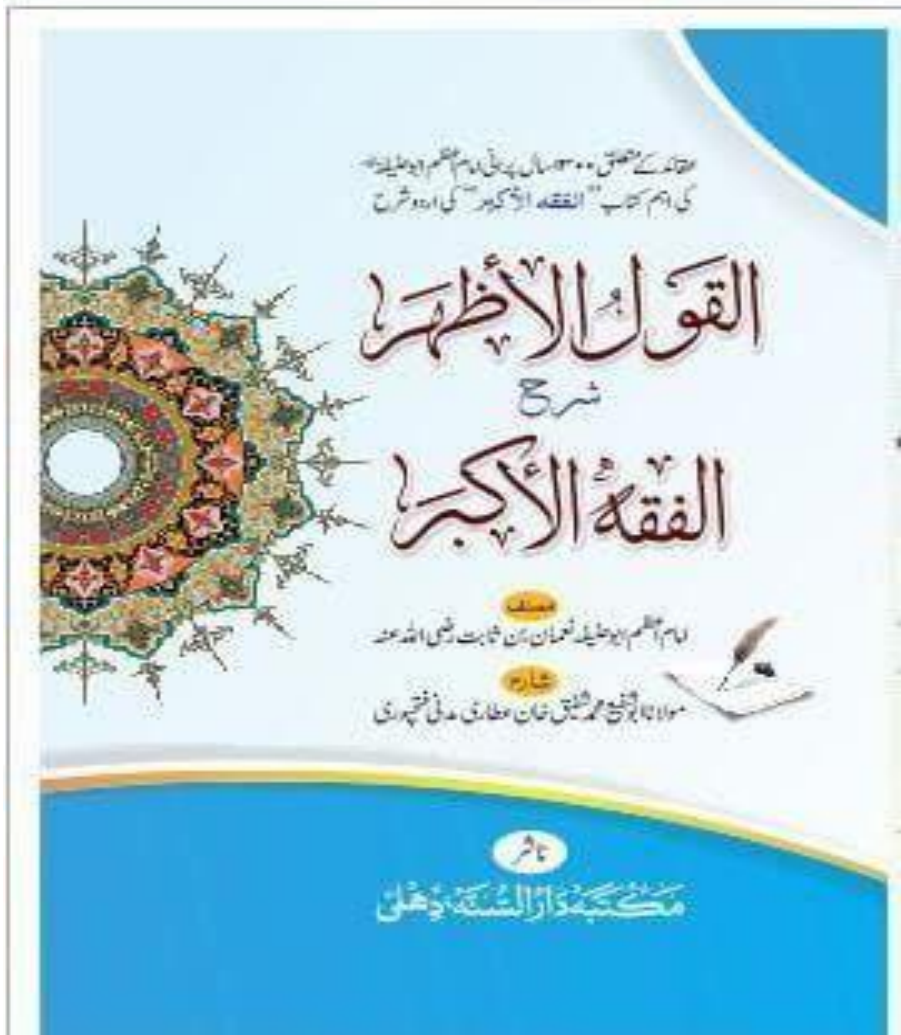
واقعہ نمبر (11)

شبِ قدر فرشتے جھنڈے لے کر اُترتے ہیں

حضرتِ سیّدُنا ابو ہریرہ اور عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مروی ہے کہ شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن وجمال، دافِعِ رنج و مَلال، صاحبِ جُودو نوال، رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم ورضی اللہ تعالیٰ عنہا کا فرمانِ جنت نشان ہے: "جب شبِ قدر آتی ہے تو سِدرۃُ المنتہٰی میں رہنے والے فرشتے اپنے ساتھ چار جھنڈے لے کر اُترتے ہیں۔ حضرت جبرائیل (علیہ السلام) بھی ان کے ساتھ ہوتے ہیں۔ ان میں سے ایک جھنڈا میرے دفن کی جگہ پر، ایک طورِ سینا پر، ایک مسجدِ حرام پر اور ایک بیتُ المقدّس پر نصب کرتے ہیں ، پھر وہ ہر مؤمن اور مؤمنہ کے گھر داخل ہو کر انہیں سلام کہتے ہیں: "اے مؤمن مرد اور عورت! اللہ عزّوَجَلَّ تمہیں سلام بھیجتا ہے۔" (تفسیر قرطبی ،سورۃالقدر،تحت الآیۃ۵،الجزء العشرون،ج۱۰،ص۹۷) اور جب فجر طلوع ہوتی ہے تو سب سے پہلے حضرتِ جبرائیل (علیہ السلام) زمین وآسماں کے درمیان بلندی پر چلے جاتے ہیں اور اپنے بازو پھیلا دیتے ہیں۔ اور سورج بغیر شعاعوں کے طلوع ہوتا ہے، پھر جبرائیلِ امین (علیہ السلام) فرشتوں کو ایک ایک کر کے بلاتے ہیں اور فرشتوں کا نور اور جبرائیل کے پروں کا نور اکٹھا ہو جاتا ہے اور بغیر شعاعوں کے دُودھیا سورج طلوع ہوتا ہے پس جبرائیلِ امین اور دیگر فرشتے مؤمنین و مؤمنات کے لئے دعائے مغفرت کرنے کے لئے زمین وآسماں کے درمیان ٹھہر جاتے ہیں۔ جب شام ہوتی ہے تو آسمانِ

دنیا پر جاتے ہیں تو آسمان کے فرشتے ان سے پوچھتے ہیں: "ہمارے قابلِ احترام فرشتوں کو مرحبا! کہاں سے آرہے ہو؟" تو یہ کہتے ہیں: "ہم امتِ محمدیہ (علٰی صاحبہا الصلٰوۃ والسلام) کے پاس سے آرہے ہیں۔" آسمانِ دنیا کے فرشتے پوچھتے ہیں: مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِھِمْ "اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا ہے؟" تو وہ جواب دیتے ہیں: "امتِ محمدیہ (علٰی صاحبہا الصلٰوۃ والسلام) کے نیک لوگوں کو بخش دیا گیا اور گنہگاروں کے حق میں اُن کی شفاعت قبول کر لی گئی۔" تو وہ فرشتے صبح تک اس نعمت کے شکر میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی تسبیح و تحمید اور پاکی بیان کرتے رہتے ہیں جو اس نے امتِ محمدیہ (علٰی صاحبہا الصلٰوۃ والسلام) کو عطا فرمائی۔ پھر آسمانِ دنیا کے فرشتے اُن سے ایک ایک مرد و عورت کے متعلق پوچھتے ہوئے کہتے ہیں: "فلاں مرد نے کیا کیا؟ فلاں عورت نے کیا کیا؟" تو وہ کہتے ہیں: "ہم نے فلاں شخص کو گذشتہ سال عبادت کرتے ہوئے پایا تھا اور اس سال بدعت پر عمل کرتے پایا۔" تو آسمانِ دنیا کے فرشتے اس کے لئے استغفار کرنا چھوڑ دیتے ہیں۔ پھر وہ کہتے ہیں: "گذشتہ سال ہم نے فلاں شخص کو بدعتی پایا تھا مگر اس سال عبادت کرتے ہوئے پایا۔" تو فرشتے اس کے لئے دعا و استغفار کرنے لگتے ہیں۔ پھر کہتے ہیں: "ہم نے دیکھا کہ کوئی ذِکرِ الٰہی کر رہا ہے، کوئی رکوع میں ہے، کوئی سجدے میں ہے، کوئی تلاوتِ قرآن میں مگن ہے اور کوئی رو رہا ہے۔" تو فرشتے ان کے لئے بھی دعا و استغفار شروع کر دیتے ہیں۔

پھر وہ دوسرے آسمان کی طرف جاتے ہیں اور اس طرح وہ ہر آسمان میں ایک دن رات امت محمدیہ کے لئے استغفار کرتے رہتے ہیں یہاں تک کہ اپنے قیام کی جگہ سدرۃ المنتہٰی میں پہنچ جاتے ہیں۔ سدرۃ المنتہٰی ان سے پوچھتا ہے: "آج کل کہاں غائب ہو؟" تو وہ کہتے ہیں:

"ہم شبِ قدر میں اللہ عزَّوَجَلَّ کی رحمت کے نزول کے وقت اہلِ زمین کے پاس تھے۔" سدرۃ المنتہیٰ کہتا ہے: "رب عزوجل نے ان کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟" کہتے ہیں: "نیکوں کو بخش دیا گیا اور بروں کے حق میں ان کی شفاعت قبول کرلی گئی۔" توسدرۃ المنتہیٰ خوشی سے جھُومنے لگتا ہے اور اللہ عزَّوَجَلَّ کی تسبیح اور ہر عیب سے اس کی پاکی بیان کرتا ہے، اور اس پر شکر کرتا ہے جو اللہ عزَّوَجَلَّ نے امتِ محمدیہ (علٰی صاحبہا الصلٰوۃ والسلام) کو عطا فرمایا۔ توجنت الماویٰ جھانک کر پوچھتی ہے: "اے سدرۃ المنتہیٰ! کیوں جھوم رہاہے؟" وہ جواب دیتاہے: "مجھے میرے رہنے والوں نے حضرتِ جبرائیل علیہ السلام کے حوالے سے خبر دی ہے کہ اللہ عزَّوَجَلَّ نے امتِ محمدیہ علٰی صاحبہاالصلٰوۃ والسلام کو بخش دیا اور بروں کے حق میں نیکوں کی شفاعت قبول فرمالی ہے۔" توجنت الماویٰ بلند آواز سے اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تحمید اور تقدیس کرتی ہے، اور اس پر شکر ادا کرتی ہے جو اللہ عزَّوَجَلَّ نے اس امت کو عطا فرمایا۔

جب "جنتِ نعیم" سنتی ہے تو جھانک کر پوچھتی ہے: "اے جنتُ الماویٰ! کیا ہوا؟" تو وہ کہتی ہے: "مجھے سدرۃُ المنتہیٰ نے اپنے رہنے والوں کے حوالے سے حضرتِ جبرائیل علیہ السلام سے سن کر خبر دی ہے کہ "اللہ عزَّوَجَلَّ نے امتِ محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کو بخش دیا اور گنہگاروں کے حق میں نیکوں کی شفاعت قبول فرمالی ہے۔" توجنتِ نعیم بھی اسی طرح پکارتی ہے پھر جنتِ عدن، پھر اس سے کرسی سنتی ہے تو اسی طرح کہتی ہے پھر عرش سنتاہے تو پوچھتاہے: "اے کرسی کیا ہوا؟" تو کرسی کہتی ہے: "مجھے جنتِ عدن نے جنتِ نعیم کے حوالے سے، جنتُ الماویٰ سے سن کر کہ اس نے سِدرۃُ المنتہیٰ سے، اس نے اپنے رہنے والوں سے، انہوں نے

حضرتِ جبرائیل(علیہ السلام)سے سن کر خبر دی کہ اللہ عزّوَجَلَّ نے امتِ محمدیہ (علٰی صاحبہا الصلٰوۃ والسلام) کو بخش دیا اور نافرمانوں کے حق میں نیکوں کی شفاعت قبول فرمالی ہے۔" یہ سن کر عرش بھی خوشی سے جھومنے لگتا ہے تو اللہ عزّوَجَلَّ پوچھتا ہے: "کیا ہوا؟" حالانکہ وہ جانتا ہے۔ عرش کہتا ہے: "یارب عزوجل! مجھے کرسی نے حضرتِ جبرائیل علیہ السلام کے حوالے سے خبر دی کہ تونے امتِ محمدیہ علٰی صاحبہا الصلٰوۃ والسلام کو بخش دیا اور بروں کے حق میں نیکوں کی شفاعت قبول فرمالی ہے۔" تو اللہ عزّوَجَلَّ فرماتا ہے جبرائیل نے سچ کہا، سدرۃُ المنتہٰی نے سچ کہا، جنت الماویٰ نے سچ کہا، جنت نعیم، جنت عدن، کرسی اوراے عرش! تونے بھی سچ کہا۔ میں نے امتِ محمدیہ (علٰی صاحبہا الصلٰوۃ والسلام) کے لئے وہ اجر وثواب تیار کیا ہے جونہ تو کسی آنکھ نے دیکھا، نہ کسی کان نے سنا اور نہ ہی کسی کے دل میں اس کا خیال گزرا۔"

پیارے اسلامی بھائیو! دیکھو! اللہ عزّوَجَلَّ نے تم پر اپنا خاص انعام واکرام فرمایا اور بغیر کسی بدلے کے بڑی بڑی نعمتیں عطا فرمائیں اور اپنے محبوب، نبیٔ رحمت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم سے نوازا اور ان کی برکت سے ہلاکت سے بچایا اور گناہگاروں کو بخش کر نیکوں میں شامل فرمایا اور ہدایت عطا فرمائی۔ اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے! اپنی زندگی کے ایام میں رحمتِ الٰہی عزوجل حاصل کرنے کی کوشش کرو کیونکہ موت کے فرشتے نے کُوچ کا اعلان کر دیا ہے اور شبِ قدر کو غنیمت جانو، شاید! تم سعادت مندوں کے گروہ میں شامل ہو جاؤ اس لئے کہ یہ رات زمانے کی تمام راتوں سے افضل ہے اور ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ جو بھی اس رات میں دعا کرتا ہے اللہ عزّوَجَلَّ اس کی دعا قبول فرماتا اور اس کی آرزو اور مقصد پورا فرماتا ہے۔ جو بھی کچھ مانگتا

ہے اللہ تعالیٰ اس کو عطا کرتا اور اس پر فضل و کرم فرماتا ہے۔ جس نے شبِ قدر کو عبادت میں گزارا وہ کامیاب ہو گیا۔ کتنا سعادت مند ہے وہ شخص جس نے اس کو دیکھ لیا بلاشبہ اس نے قابل فخر بھلائی کو پالیا۔ صحیح سند کے ساتھ مروی ہے کہ شبِ قدر طاق راتوں میں تلاش کی جاتی ہے پس اسے طاق راتوں میں تلاش کرو تو کامیاب ہو جاؤ گے۔

اے سیدھی راہ سے بھٹکنے والے! کیا تو ہلاکت کے انجام سے نہیں ڈرتا؟ کیا موت کی آواز نہیں سنتا؟ کیا تو اب بھی سیدھے راستے کا سوال نہیں کرے گا؟ کیا تو شبِ قدر کو غنیمت نہیں سمجھتا جو تیرے دل سے زنگ کو دُور کر دے۔

اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! سوالی تیری رحمت کے دروازے پر کھڑے ہیں اور فقراء تیری بارگاہ میں حاضر ہیں اور مساکین کا سفینہ تیرے بحرِ کرم کے ساحل پر کھڑا ہے جو تیری وسیع رحمت کی اُمید رکھتے ہیں۔ یا الٰہ العالمین عزوجل! اس مہینے اگر تو صرف ان لوگوں کی ہی عزت بلند کرے گا جنہوں نے تیری رضا کے لئے روزے رکھے اور قیام کیا تو گناہوں کے سمندر میں غرق لوگ کہاں جائیں گے؟ اگر تو صرف اطاعت کرنے والوں پر رحم فرمائے گا تو نافرمانوں کا کیا بنے گا؟ اگر تو صرف نیکوں کو قبول فرمائے گا تو نافرمانوں کو کون سہارا دے گا؟ یا الٰہی عزوجل! روزے دار کامیاب ہو گئے، راتوں کو قیام کرنے والے کامیابی کی چوٹی پر پہنچ گئے اور اخلاص والے نجات پا گئے، یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْن عزوجل! ہم تیرے گنہگار بندے ہیں، ہم پر رحم فرما اور ہمیں اپنے فضل و احسان سے نواز دے اور ہم سب کو اپنی رحمت کے ذریعے بخش دے۔ (آمین)

(حکایتیں اور نصیحتیں ص ۱۰۵۔۱۰۶۔۱۰۷)

اے عاشقانِ رسول! جی ہاں یہ تذکرہ اسی امت کا ہو رہا ہے جس کی افضلیت پر قرآن ناطق ہے جیسے کہ پارہ ۳ سورہ آل عمران کی آیت ۱۱۰ میں فرمانِ باری تعالی ہے۔

كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ

ترجمہ کنزالایمان: تم بہتر ہو اُن سب اُمتوں میں جو لوگوں میں ظاہر ہوئیں بھلائی کا حکم دیتے ہو اور بُرائی سے منع کرتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔

شانِ نزول

اس آیتِ پاک کا شانِ نزول بیان کرتے ہوئے صدر الافاضل نعیم الدین مرادآبادی علیہ رحمۃ اللہ الہادی تفسیر خزائن العرفان لکھتے ہیں: یہودیوں میں سے مالک بن صیف اور وہب بن یہودا نے حضرت عبد اللہ بن مسعود وغیرہ اصحابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا ہم تم سے افضل ہیں اور ہمارا دین تمہارے دین سے بہتر ہے جس کی تم ہمیں دعوت دیتے ہو اس پر یہ آیت نازل ہوئی ترمذی کی حدیث میں ہے سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ میری امت کو گمراہی پر جمع نہ کرے گا اور اللہ تعالیٰ کا دست رحمت جماعت پر ہے جو جماعت سے جدا ہوا دوزخ میں گیا۔

شبِ قدر کا تذکرہ قرآن میں

اور شبِ قدر کی برکتوں اور عظمتوں کے کیا کہنے کہ ربِّ کریم قرآنِ عظیم کے پارہ ۳۰ میں اس کے متعلق ایک پوری سورت نازل فرمائی ہے جس کا ہی سورہ قدر ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا۔

اِنَّاۤ اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ ﴿۱﴾

بے شک ہم نے اسے شب قدر میں اتارا۔

وَ مَاۤ اَدْرٰىكَ مَا لَیْلَةُ الْقَدْرِ ﴿۲﴾

اور تم نے کیا جانا کیا شب قدر۔

لَیْلَةُ الْقَدْرِ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ ﴿۳﴾

شب قدر ہزار مہینوں سے بہتر۔

تَنَزَّلُ الْمَلٰٓىٕكَةُ وَ الرُّوْحُ فِیْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ مِنْ كُلِّ اَمْرٍ ﴿۴﴾

اس میں فرشتے اور جبریل اترتے ہیں اپنے رب کے حکم سے ہر کام کے لئے۔

سَلٰمٌ هِیَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ ﴿۵﴾

وہ سلامتی ہے صبح چمکنے تک۔

حضرتِ سیّدُنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں: "اللہ عزَّوَجَلَّ نے لوحِ محفوظ سے بیتُ العزّت کی طرف ایک ہی دفعہ پورا قرآنِ حکیم ماہِ رمضان، شبِ قدر میں نازل فرمایا۔" مفسرینِ کرام رحمہم اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: "بیت العزت آسمانِ دنیا میں ہے۔" (حکایتیں اور نصیحتیں ص ۱۰۰)

شبِ قدر امت محمدیہ کی خصوصیات سے ہے

مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ اللہ المنان مراۃ شرح مشکوۃ کے جلد ۳۔ باب لیلۃ القدر۔

ص ۳۱۰ میں فرماتے ہیں:

شبِ قدر اس امت محمدیہ کی خصوصیات سے ہے ہم سے پہلے کسی کو نہ ملی۔ قدر کے معنے ہیں اندازہ لگانا، عزت و عظمت و تنگی، چونکہ اس رات میں سال بھر کے ہونے والے واقعات فرشتوں کے صحیفوں میں لکھ کر انہیں دے دیئے جاتے ہیں، ملک الموت کو سال بھر میں مرنے والوں کی فہرست مل جاتی ہے، حضرت میکائیل کو تقسیم رزق کی فہرست عطا ہوتی ہے، رب تعالٰی فرماتا ہے: "فِيهَا يُفْرَقُ كُلُّ اَمْرٍ حَكِيمٍ"۔ نیز اس رات میں اتنے فرشتے زمین پر اترتے ہیں کہ زمین تنگ ہو جاتی ہے، ارشاد باری تعالٰی ہے: "تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوحُ فِيهَا" اس لیے اسے لیلۃ القدر کہتے ہیں، نیز اس رات کی عزت و عظمت بہت زیادہ ہے، اس شب میں عبادت کرنے والا رب تعالٰی کے ہاں عزت پاتا ہے لہذا اسے لیلۃ القدر کہتے ہیں۔ اس میں بہت اختلاف ہے کہ یہ رات کب ہوتی ہے۔ بعض کے خیال میں یہ مقرر نہیں کسی سال کسی مہینہ اور کسی تاریخ میں، دوسرے سال کسی مہینہ اور تاریخ میں، بعض کا خیال ہے کہ رمضان شریف میں ہوتی ہے مگر تاریخ مقرر نہیں، بعض کے خیال میں رمضان کے آخری عشرہ میں ہے، بعض کہتے ہیں کہ اس عشرہ کی طاق تاریخوں میں ہے اکیسویں تئیسویں وغیرہ مگر زیادہ قوی قول یہ ہے کہ ان شاءاللہ شب قدر ہمیشہ ستائیسویں رمضان کی شب ہے کیونکہ لیلۃ القدر میں ۹ حرف ہیں، یہ لفظ سورۂ قدر میں تین جگہ ارشاد ہوا ہے تو تیہ ستائیس ہوتے ہیں، نیز سورۂ قدر میں تیس حرف ہیں جن میں سے ستائیسواں حرف ہے "ھی" یہ ضمیر لیلۃ القدر کی طرف لوٹتی ہے۔

(مراۃ شرح مشکوۃ کے جلد ۳۔ باب لیلۃ القدر۔ ص ۳۱۰)

ماہِ رمضان اور شب قدر کے بارے میں مزید جاننے کے لئے شیخ طریقت امیرِ اہلسنت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ کی مایہ ناز تصنیف فیضانِ سنت جلد اوّل کا باب فیضانِ رمضان ملاحظہ فرمایئے۔

واقعہ نمبر (12)

مقامِ فنا:

حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر شبلی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں کہ میں نے ایک پہاڑ پر ریحانہ عابدہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہا کو یہ شعر پڑھتے سنا:

اَحْضَرْتَنِیْ فِیْكَ وَلٰكِنْ

غَیْبَتِیْ فِیْ التَّجَلِّیْ

ترجمہ: (اے میرے رب!) تو نے مجھے اپنی بارگاہ میں حضوری عطا فرمائی مگر میں تیری تجلیات میں گم ہو گئی۔

میں نے اسے دائیں بائیں تلاش کیا تو نظر آئی میں نے سلام کیا اس نے سلام کا جواب دیا۔ میں نے کہا: "اے ریحانہ!" اس نے جواب دیا: "اے شبلی (علیہ رحمۃ اللہ القوی)! میں حاضر ہوں۔" میں نے پوچھا: "کس کو ڈھونڈ رہی ہو؟" تو اس نے جواب دیا: "ریحانہ کو۔" میں نے حیران ہو کر اس سے پوچھا: "کیا تو ریحانہ نہیں؟" اس نے جواب دیا: "اے شبلی (رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ)! کیوں نہیں، مگر جب سے مجھے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا قرب ملا ہے میں قید ہو گئی ہوں اور مجھے یہ بھی خبر نہیں کہ میں کہاں ہوں؟ میں اپنے آپ سے غائب ہو چکی اور اپنے آپ کو بھول چکی ہوں، اور اب مسافروں سے اپنے متعلق پوچھتی رہتی ہوں مگر میں نے کوئی شخص ایسا نہ پایا جو مجھے میرے بارے میں بتا دے۔" یہ سن کر میں نے اُسے کہا: "اب میں بھی تیری طرف رجوع کرتا ہوں

کیونکہ تجھ پر نشانیاں ظاہر ہو چکی ہیں۔" تو وہ کہنے لگی: "اے شبلی (علیہ رحمۃ اللہ القوی)! میں نے اس سلسلے میں اپنے عناصر سے پوچھا تو کسی کو اپنا مددگار نہ پایا۔ میں نے حواس سے پوچھا تو ان کو بغیر جامِ محبت پیئے مدہوش پایا۔ اپنی فہم سے پوچھا تو اس نے وہم کی طرف میری رہنمائی کی۔ میں نے اپنے راز سے پوچھا تو اس نے کہا میں نہیں جانتا۔ میں نے دل سے پوچھا تو اس نے بھی مجھے میری مراد تک نہ پہنچایا۔ اپنے قلب سے پوچھا تو وہ گہری سوچ میں ڈوب گیا پھر کہنے لگا: مجھے اجازت نہیں، میں نہ تو بتا سکتا ہوں اور نہ ہی ظاہر کر سکتا ہوں۔"

پھر ریحانہ عابدہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا کہنے لگی: "اے شبلی (علیہ رحمۃ اللہ القوی)! میں نے ہر زندہ سے کہا کہ مجھے میری ذات تک پہنچادے اور مجھ پر میری رہنمائی کردے لیکن کوئی بھی میری باتیں نہ سمجھ سکا، اے شبلی (علیہ رحمۃ اللہ القوی)! اگر تجھے میرا ٹھکانہ معلوم ہے تو میرے ترجمان کو اِدھر لے آ۔" میں نے اسے کہا: "تیرا ٹھکانہ رحیم و رحمن عزوجل کے قُرب میں ہے۔" یہ سنتے ہی اس نے ایک چیخ ماری اور اس کے بعد لمبا سانس لیا۔ میں نے اسے حرکت دی تو اس کی روح قَفَسِ عُنصُری سے پرواز کر چکی تھی۔ میں نے اسے ایک چٹان کے سہارے لٹایا اور خود اس امید پر وسیع و عریض میدان میں چلا گیا تاکہ کوئی ایسا شخص پاؤں جو اس کی تجہیز و تکفین پر میری مدد کرے مگر مجھے کوئی نہ ملا۔ میں واپس آیا تو اس کا کچھ پتہ نہ چلا کہ کہاں گئی۔ ہاں! میں نے وہاں ایک نور دیکھا جو شعاعیں دے رہا تھا اور بجلی چمک رہی تھی۔ میں دل میں کہنے لگا: کاش! میں جان لیتا کہ اس نیک بندی کے ساتھ کیا ہوا تو مجھے ندا دی گئی: "اے شبلی! ہم جس کو اس

کی زندگی میں اس سے لے لیتے ہیں تو موت کے بعد بھی اسے لوگوں کی آنکھوں سے چھپا دیتے ہیں۔"

حضرتِ سیِّدُنا شبلی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں، میں نے اسی رات اس کو خواب میں دیکھا اور پوچھا: مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِكَ "اللہ عزوجل نے تیرے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟" اس نے جواب دیا: "اے نوجوان! قید ختم ہوگئی، میں نے اپنی مراد اور نعمتیں پالیں اور میرا مقصد پورا ہو گیا۔ اگر تم بھی ہمیشہ کی عزت چاہتے ہو تو میری طرح موت کو گلے لگالو۔"

(حکایتیں اور نصیحتیں ص 170.171)

پارسا خواتین کی شان

پارسا خواتین کی شان میں اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے:

فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ لِّلْغَیْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ ؕ

ترجمۂ کنزالایمان: تو نیک بخت عورتیں ادب والیاں ہیں، خاوند کے پیچھے حفاظت رکھتی ہیں جس طرح اللہ نے حفاظت کا حکم دیا۔ (پ۵، النسآء:۳۴)

حضرتِ سیِّدُنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں: فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ سے مراد فرمانبردار خواتین ہیں۔ اور "حٰفِظٰتٌ لِّلْغَیْبِ" سے مراد اپنے شوہر کی عدم موجودگی میں اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرنے والیاں ہیں۔" ایک قول یہ بھی ہے کہ اس سے مراد شوہر کے راز کی اس طرح حفاظت کرنے والیاں ہیں جس طرح اللہ عزوجل نے حفاظت کا حکم دیا۔

(تفسیرِ بغوی، النسآء، تحت الآیۃ ۳۴، ج۱، ص۳۳۵، بدون لفظ "ابن عباس")

اللہ کی ایک نیک بندی کی حکایت

عبادت گزار اللہ کی ایک نیک بندی کی حکایت ملاحظہ فرمایئے: منقول ہے کہ "ایک صالح شخص نے جنگل میں کسی لڑکی کو تنہا لنگڑا کر چلتے ہوئے دیکھا تو پوچھا: "کہاں سے آئی ہو؟"اس نے جواب دیا:"محبوب کے پاس سے۔"پھر پوچھا:"کہاں جاناہے؟"جواب ملا:"محبوب کے پاس۔"اس نیک شخص نے پوچھا:"اس جنگل میں تنہا چلتے ہوئے تمہیں وحشت محسوس نہیں ہوتی؟"تو اس لڑکی نے بلند آواز سے اس آیتِ مبارکہ کی تلاوت کی:

یَعْلَمُ مَا یَلِجُ فِی الْاَرْضِ وَ مَا یَخْرُجُ مِنْهَا وَ مَا یَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَ مَا یَعْرُجُ فِیْهَا ؕ وَ هُوَ مَعَكُمْ اَیْنَ مَا كُنْتُمْ ؕ وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ۔ (پ ۲۷، الحدید: ۴)

ترجمۂ کنزالایمان: جانتاہے جو زمین کے اندر جاتاہے اور جو اس سے باہر نکلتاہے اور جو آسمان سے اترتاہے اور جو اس میں چڑھتا اور وہ تمہارے ساتھ ہے تم کہیں ہو اور اللہ تمہارے کام دیکھ رہاہے۔

پھر اس نے اس آدمی کو مخاطب کرکے کہا:"بہادر نوجوان! جس شخص نے اللہ عزوجل کی اُنسیت حاصل کرلی وہ دوسروں سے وحشت محسوس کرتاہے اور جو رضا کا طالب ہے تو وہ اس کے فیصلے پر صبر کرتاہے۔" (حکایتیں اور نصیحتیں ص۵۵۹۔۵۶۰)

واقعہ نمبر (13)

امرد کو دیکھنے کی نحوست

حضرت سیِّدُنا ابو بکر کتّانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ "میں نے ایک دوست کو خواب میں دیکھ کر پوچھا: مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِكَ یعنی اللہ عزوجل نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا۔" تو اس نے جواب دیا: "میرے گناہ میرے سامنے لا کر پوچھا گیا: "تُو نے یہ گناہ کیا تھا؟" میں نے عرض کی: "جی ہاں۔" پھر پوچھا گیا: "کیا تُو نے فلاں فلاں گناہ بھی کیا تھا؟" میں نے پھر اِقرار کرلیا۔ لیکن جب تیسری بار پوچھا گیا کہ کیا تُو نے فلاں گناہ بھی کیا تھا۔؟ تو مجھے اس کا اقرار کرنے سے بہت شرمساری ہوئی۔" آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، میں نے اپنے دوست سے پوچھا: "وہ گناہ کیا تھا؟" بولا: "میرے قریب سے ایک خوبصورت لڑکا گزرا تو میں نے اس کی طرف دیکھ لیا، جس کی سبب مجھے اللہ عزوجل کے سامنے ستر سال کھڑا رکھا گیا اور اس گناہ سے شرمندگی کی وجہ سے پسینہ بہتا رہا، پھر اس نے اپنے فضل سے مجھے معاف فرمادیا۔"

(حکایتیں اور نصیحتیں ص ۲۴۷)

اندھیری قبر کا دل سے نہیں نکلتا ڈر
کروں گا کیا جو تُو ناراض ہو گیا یارب

گناہگار ہوں میں لائِق جہنَّم ہوں
کرم سے بخش دے مجھ کو نہ دے سزا یارب

واقعہ نمبر (14)

خوبصورت شخص کو دیکھنے کا وبال

حضرت سیِّدُنا ابو عبداللہ زراد علیہ رحمۃ اللہ الجواد کو خواب میں دیکھ کر پوچھا گیا: مَافَعَلَ اللّٰہُ بِكَ یعنی اللہ عزوجل نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟"تو انہوں نے فرمایا:"میں نے تمام گناہوں کا اقرار کیا اور اللہ عزوجل نے انہیں بخش دیا سوائے ایک گناہ کے کہ مجھے اس کا اقرار کرنے سے حیاء آئی اور مجھے پسینے میں کھڑا کر دیا گیا یہاں تک کہ میرے چہرے کا گوشت جھڑ گیا۔"ان سے عرض کی گئی:"وہ گناہ کیا تھا؟"تو انہوں نے فرمایا:"میں نے ایک خوبصورت شخص کو دیکھا تھا۔" (حکایتیں اور نصیحتیں ص ۲۴۸)

شہوت پرستی کے مختلف انداز

میرے شیخِ طریقت قبلہ امیر اہلسنت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ اپنے رسالے قومِ لوط کی تباہ کاریاں کے صفحہ ۱۵ تا ۱۷ میں فرماتے ہیں: اے بروزِ قیامت شہنشاہِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم مسکراتی نور برساتی حسین صورت دیکھنے کے آرزومند عاشقانِ رسول! غور تو کیجئے! جب بلا نظرِ شہوت دیکھنے کا انجام اس قدر ہولناک ہے تو پھر شہوت کے ساتھ امرد کو دیکھنا، اس کی مسکراہٹ سے لطف اندوز ہونا، بلکہ خود اس کے سامنے گندی لذّت کے ساتھ اس لئے مسکرانا تاکہ وہ بھی مسکرائے، یہ کس قدر تباہ کن ہوگا! نیز امرد کے ساتھ مزید یہ کام بھی شہوت کے ساتھ کرنا حرام ہیں۔ اس سے دوستی اور ہنسی مذاق

کرنا، اس کو چھیڑ کر، غصہ دلا کر اس کے اضطراب یعنی بے چینی سے گندا مزا حاصل کرنا، اس کو آگے یا پیچھے اسکوٹر پر سوار کرنا، اس سے لپٹنا، اس سے ہاتھ ملانا، گلے ملنا، اس سے اپنا جسم ٹکرانا اس سے اپنا سر، پاؤں یا کمر وغیرہ دبوانا، مرض وغیرہ میں اٹھتے بیٹھتے یا چلتے ہوئے اس کے ہاتھ کا سہارا لینا، اس کو تیمارداری کے لئے رکھنا، اس کو اپنے یہاں ملازم رکھنا، مذاق میں اس کو دبوچ کر گرانا، اس کا ہاتھ پکڑ کر یا اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کے چلنا، اجتماع وغیرہ میں اس کے قریب بیٹھنا، اس کے پاس بیٹھ کر اس کی ران پر اپنا گھٹنا رکھنا یا اس کا گھٹنا اپنی ران پر رہنے دینا، معاذ اللہ مسجد کے اندر نمازِ باجماعت میں اس سے کندھا چپکا کر کھڑا ہونا، وغیرہ وغیرہ۔

مسئلہ: جماعت میں اس طرح کھڑا ہونا واجب ہے کہ کندھے سے کندھا چھل رہا ہو یعنی ایک کا کندھا دوسرے کے کندھے سے خوب ملا ہوا ہو البتہ برابر میں امرد کھڑا ہو اور کندھا ملا کر کھڑے ہونے سے شہوت آتی ہو تو وہاں سے ہٹ جائے ورنہ گنہگار ہو گا۔

بوسہ لینے کا عذاب

منقول ہے کہ جو کسی لڑکے کا (شہوت کے ساتھ) بوسہ لے گا وہ پانچ سو سال جہنم کی آگ میں جلایا جائے گا۔ (مکاشفۃ القلوب ص۷۶)

اے عذابِ نار کی سہار نہ رکھنے والے زار و نزار! اگر کبھی امرد کے تعلق سے بدنگاہی یا بوسہ بازی وغیرہ کسی طرح کا بھی گناہ کر بیٹھے ہیں تو خوفِ خدا سے لرز اٹھئے اور گبرا کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں رجوع کر لیجئے، سچی پکی توبہ کر کے اس طرح کے بلکہ ہر طرح کے گناہوں سے آئندہ بچنے کا عزمِ مصمم کر لیجئے۔ خبردار! امرد کی دوستی سے باز رہنے کی تلقین کرنے والے خیر خواہ پر

ناراض مت ہوں، شیطان کے اکسانے پر، تاؤمیں آکر، بل کھا کر ناصح کو دلائل میں الجھا کر، اس پر اپنی پارسائی کا سکہ جما کر ہو سکتا ہے کہ چند روزہ زندگی میں آپ رسوائی سے بچ بھی جائیں، مگر یادرکھئے! ربِ ذوالجلال دلوں کے احوال سے باخبر ہے۔

وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿۲۳۴﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اور اللّٰہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے۔ (پارہ ۲۔البقرہ ۲۳۴)

چھپ کے لوگوں سے کئے جس کے گناہ
وہ خبر دار ہے کیا ہونا ہے
(حدائقِ بخشش)

بد نگاہی سے شکل بگڑ سکتی ہے

سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا تم یا تو نگاہیں نیچی رکھو گے اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرو گے یا پھر اللہ تعالی تمہاری شکلیں بگاڑ دے گا۔(المعجم الکبیر للطبرانی۔جلد۔۸ص۲۰۸)

اب توبہ کر لیجئے

حضرت شیخ شعیب حریفیش رحمۃ اللہ علیہ (الرَّوْضُ الْفَائِقُ فِي الْمَوَاعِظِ وَ الرَّقَائِقِ) میں فرماتے ہیں: اے ابن آدم! تیری آنکھیں حرام میں آزاد ہیں اور تیری زبان گناہوں میں طویل ہو رہی ہے، تیرا جسم دنیا کی دولت کمانے میں تھکاوٹ قبول کر رہا ہے۔بہت سی بد نگاہیاں ایسی ہیں کہ جن کی وجہ سے قدم پھسل جاتے ہیں۔ اے اللہ عزوجل کے بندو! جان لو! عید کا دن سعادت کا دن ہے۔ اس میں کچھ لوگ نیک بخت ہوتے ہیں اور کچھ بد بخت۔ اس بندے کو

مبارک باد ہو جس کے اعمال اس دن قبول کر لئے گئے، اوراس کے لئے ہلاکت ہے جس کے اعمال رد کر دیئے گئے۔ یہ تو ایسا دن ہے جس میں مقبول کو مبارکباد دی جاتی ہے اور مردود کو تسلّی۔ اللہ عزوجل تم پر رحم فرمائے! بُرے اعمال سے اجتناب کرو اور رضائے الٰہی عزوجل والے کاموں کی کوشش کرو، عنقریب وہ تمھیں برے اعمال سے نجات عطا فرمادے گا۔
(حکایتیں اور نصیحتیں ص ۲۴۸)

مزید امرد پسندی کی تباہ کاریوں کو جاننے کے لئے میرے شیخِ طریقت قبلہ امیر اہلسنت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ کے رسالے (قومِ لوط کی تباہ کاریاں) اور (امرد پسندی کی تباہ کاریاں) کا مطالعہ فرمائیں ان شاء اللہ عزوجل آپ کو اس گناہ سے نفرت کے ساتھ ساتھ ڈھیروں علمِ دین کا خزانہ ہاتھ آئے گا۔

اے عاشقانِ رسول! عاشقانِ رسول کے مَدَنی قافلے میں مسلسل سفر کی سعادت اور **مَدَنی انعامات** کا رسالہ پر کرکے ہر ماہ جمع کروانے کی برکت سے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ بطفیل مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم لواطت کے جرمِ عظیم سے چھٹکارے کے ساتھ ساتھ کردار کی پارسائی، قول کی سچائی اور قلب کی صفائی کا وہ جذبہ نصیب ہو گا کہ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کو دیکھ کر ہر فرد خوش ہو کر آپ کو "دعائے مدینہ" سے نوازا کرے گا۔

میں دنیا کی دولت کا منگتا نہیں ہوں
مجھے بھائیو! دو دعائے مدینہ

(وسائلِ بخشش)

واقعہ نمبر (15)

ہمیشہ دیدارِ الٰہی کرنے والا لڑکا:

حضرتِ سیّدُنا ابراہیم خوّاص رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ میں شدید گرمی والے سال حج کے ارادے سے نکلا۔ ایک دن جبکہ ہم حجازِ مقدّس میں تھے، میں قافلے سے بچھڑ گیا اور مجھے ہلکی سی نیند آنے لگی، مجھے اتنا ہی علم تھا کہ میں جنگل میں تنہا ہوں۔ اچانک ایک شخص میرے سامنے ظاہر ہوا، میں جلدی سے اسے جا ملا، وہ ایک کم سِن لڑکا تھا جس کا چہرہ چودھویں کے چاند یا دوپہر کے سورج کی طرح چمک رہا تھا، اس پر خوشحالی ورہنمائی کے آثار نمایاں تھے۔ میں نے اسے سلام کیا تو اس نے یوں جواب دیا: "وعلیکُمُ السَّلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، اے ابراہیم!" مجھے اس سے بڑا تعجب ہوا، میں نے پوچھا: "تم مجھے کیسے پہچانتے ہو حالانکہ اس سے پہلے تم نے مجھے کبھی نہیں دیکھا؟" تو وہ کہنے لگا: "اے ابراہیم! جب سے مجھے معرفت نصیب ہوئی ہے تب سے میں ناواقف نہ رہا اور جب سے مجھے اللہ تعالٰی کے وصال کی دولت ملی ہے تب سے میں جدائی سے نہ آزمایا گیا۔" میں نے پوچھا: "اتنی شدید گرمی والے سال اس جنگل میں کیسے آ گئے ہو؟" تو اس نے جواب دیا: "اے ابراہیم! میں نے اللہ عزوجل کے علاوہ کبھی کسی سے محبت نہ کی، نہ اس کے غیر سے کبھی ملاقات کی ہے اور مکمل طور پر اسی کی طرف متوجہ رہتا ہوں اور اس کا بندہ ہونے کا اقرار کرتا ہوں۔" میں نے اس سے پوچھا: "کھاتے پیتے کہاں سے ہو؟" تو بولا: "میرا محبوب میری کفالت کرتا ہے۔" جب اس نے مجھے یہ جواب دیا

تو اس کے آنسوؤں کی لڑی رخسار پر موتیوں کی طرح اُمَنڈ آئی۔ پھر اس نے چند اشعار پڑھے، جن کا مفہوم کچھ اس طرح ہے:

"کون ہے جو مجھے چٹیل میدان میں جانے سے ڈرا رہا ہے، میں تو ضرور اس زمین سے گزر کر اپنے محبوب تک پہنچوں گا اور میں اس پر پہلے ہی ایمان لا چکا ہوں، محبت و شوق مجھے مضطرب کئے ہوئے ہیں اور جو اللہ عزوجل کا محب ہو وہ کسی انسان سے نہیں ڈرتا، کیا آج آپ میری کم سنی کی وجہ سے مجھے حقیر جان رہے ہیں، میرے ساتھ جو بیتی ہے اس کی وجہ سے مجھ پر ملامت کرنا چھوڑ دیں۔"

اس کے بعد اس نے مجھ سے پوچھا: "اے ابراہیم! کیا تم قافلے سے بچھڑ گئے ہو؟" میں نے جواب دیا: "جی ہاں۔" آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے اس کم سن لڑکے کو دیکھا کہ وہ اپنی نگاہیں آسمان کی طرف اُٹھا کر کچھ پڑھنے کا ارادہ کر رہا تھا، اسی وقت مجھ پر نیند کا غلبہ ہو گیا۔ جب آنکھ کھلی تو میں نے اپنے آپ کو قافلے میں پایا اور مجھے میرا رفیق کہہ رہا ہے: "اے ابراہیم! خیال رکھنا، کہیں سواری سے گر نہ جاؤ۔" مجھے معلوم بھی نہ ہوا کہ وہ کم سن لڑکا کہا ں گیا، آسمان پر چڑھ گیا یا زمین میں اُتر گیا۔ جب میں میدانِ عرفات پہنچا اور حرمِ پاک میں داخل ہوا تو اس لڑکے کو کعبہ شریف کے پردوں سے لپٹ کر روتے ہوئے یہ مناجات کرتے دیکھا: "میں کعبہ ٔمکرمہ زَادَھَا اللّٰہُ تَعَالٰی شَرَفاً وَّتَعْظِیْماً کے غلاف سے چمٹا ہوا ہوں، اے میرے اللہ عزوجل! تو دلوں کے بھید اور پوشیدہ باتوں کو خوب جانتا ہے، میں تیری بارگاہ میں پیدل چل کر حاضر ہوا ہوں کیونکہ میں تیری محبت میں مبتلا ہوں، میں تو بچپن سے ہی تیری محبت

وچاہت میں گرفتار ہو گیا تھا جس وقت مجھے محبت کا صحیح مفہوم بھی معلوم نہ تھا۔ اے لوگو! مجھے ملامت نہ کرو کیونکہ میں تو ابھی محبت کے اصول سیکھ رہا ہوں اور اے میرے محبوبِ حقیقی عزوجل! اگر میری موت کا وقت قریب آچکا ہے تو پھر مجھے اُمید ہے کہ میں تیرا وصال پا کر اپنی محبت کا حصہ حاصل کر لوں گا۔" پھر وہ سجدے میں گر گیا۔ میں اس کی طرف دیکھتا رہا۔ جب اس کا سجدہ بہت طویل ہو گیا تو میں نے اس کو حرکت دی تو معلوم ہوا کہ اس کی روح قفس عنصری سے پرواز کر چکی ہے۔ مجھے بہت افسوس ہوا، میں اپنی سواری کے جانور کی طرف گیا اور کفن کے لئے ایک کپڑا لیا اور غسل دینے والے کی مدد طلب کی۔ جب واپس اس لڑکے کے پاس پہنچا تو وہاں کوئی موجود نہ تھا۔ اس کے متعلق تمام حاجیوں سے پوچھا مگر مجھے کوئی ایسا شخص نہ ملا جس نے اُسے زندہ یا مُردہ دیکھا ہو تو میں سمجھ گیا کہ وہ لڑکا مخلوق کی نظروں سے پوشیدہ تھا اور اُسے میرے علاوہ کسی نے نہ دیکھا، میں اپنی قیام گاہ میں آکر سو گیا۔

خواب میں، مَیں نے اُسے ایک بہت بڑی جماعت کے آگے آگے دیکھا کہ اس پر خوشی کے آثار نمایاں تھے۔ میں نے اس سے پوچھا: "کیا تم میرے ساتھ نہ تھے؟" تو اس نے جواب دیا: "یقیناً میں آپ کے ساتھ ہی تھا۔" میں نے اس سے پوچھا: "کیا تم مر نہیں گئے تھے؟" تو اس نے جواب دیا: "ایسا ہی ہے۔" میں نے کہا: "میں تو تمہیں کفن دینے کے لئے تلاش کر رہا تھا تاکہ تجہیز و تکفین کے بعد تمہاری تدفین عمل میں لاؤں، مگر جب میں واپس آیا تو تم موجود ہی نہ تھے۔" تو اس نے جواب دیا: "اے ابراہیم! جس ذات نے مجھے شہر سے نکالا اور اپنی محبت کا شوق عطا کیا اور میرے گھر والوں سے مجھے دور کر دیا، اسی نے مجھے سب کی نظروں سے چھپا کر

کفن بھی دے دیا۔" پھر میں نے پوچھا: مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِكَ "اللہ عزوجل نے تمہارے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟" اس نے جواب دیا:" مجھے میرے اللہ عزوجل نے اپنے سامنے کھڑا کیا اور فرمایا:"تجھے کیا چاہے؟"میں نے عرض کی:"یا الٰہی عزوجل!تو خوب جانتا ہے۔"اس نے ارشاد فرمایا:"تو میرا سچا بندہ ہے، میرے نزدیک تیرا مقام یہ ہے کہ میرے اور تیرے درمیان کبھی حجاب نہ ہو گا۔"پھر مزید ارشاد فرمایا:"اور بھی کچھ چاہے؟"میں نے عرض کی:"میں جس بستی میں رہتا تھا اس کے حق میں میری شفاعت قبول فرما۔"ارشاد فرمایا:"میں نے اس بستی کے حق میں تیری شفاعت بھی قبول فرمائی۔"حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم خواص رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ پھر اس نے مجھ سے مصافحہ کیا۔ اس کے بعد میں بیدار ہو گیا اور ارکانِ حج ادا کرنے کے بعد قافلے والوں کے ساتھ چل پڑا۔ جس سے بھی میری ملاقات ہوتی وہ یہی کہتا:"آپ کے ہاتھوں کی پاکیزہ خوشبو سے سب لوگ حیران ہیں۔"اس واقعہ کے ناقِل کا کہنا ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم خواص علیہ رحمۃ اللہ الرزاق کے ہاتھ سے مرتے دم تک وہ خوشبو آتی رہی۔

(حکایتیں اور نصیحتیں ص321.322.323)

سبحٰن اللہ! ہمارے اسلاف کا ذوقِ عبادت و شوقِ حبِّ خدا مرحبا!ان کی کیسی تربیت ہوتی تھی کہ بچپن سے ہی عبادت وریاضت کی جانب مائل ہو کر اپنے مالکِ حقیقی کا قرب پانے کی سعی میں مشغول ہو جاتے اور آج ایک ہمارے معاشرے کا حال ہے کہ بچوں کو عبادت کی جانب مائل کرنے کے بجائے فلمیں، ڈرامے ،موسیقی، گالی گلوچ اور دیگر گناہوں کی جانب صرف رہنمائی نہیں بلکہ ان کے اسباب بھی مہیا کئے جاتے ہیں۔ایئے اس ضمن میں ابو یزید علیہ رحمۃ اللہ المجید کے بچپن سے ہی ذوقِ عبادت ملاحظہ فرمائے۔

ابویزید علیہ رحمۃ اللہ المجید کا ذوقِ عبادت

حضرت سیِّدُنا ابنِ ظفر علیہ رحمۃ الرَّب بیان فرماتے ہیں کہ "حضرت سیِّدُنا ابویزید بسطامی قُدِّسَ سِرُّہ، النُّورَانِی کو بچپن میں جب مدرسہ داخل کیا گیا اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ قرآنِ کریم کی تعلیم حاصل کرتے ہوئے اس آیتِ مبارکہ پر پہنچے:

یٰۤاَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ ۙ﴿۱﴾ قُمِ الَّیْلَ اِلَّا قَلِیْلًا ۙ﴿۲﴾ (پ۲۹، المزمل ۱۔۲)

ترجمۂ کنزالایمان: اے جھرمٹ مارنے والے! رات میں قیام فرما سوا کچھ رات کے۔

"تو اپنے والدِ محترم حضرت سیِّدُنا طیفور بن عیسیٰ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں عرض کی: "یہاں اللہ عزوجل کس سے مخاطب ہے؟" تو انہوں نے جواب دیتے ہوئے فرمایا: "اے میرے بیٹے! یہ ہمارے آقا و مولیٰ حضرت سیِّدُنا احمدِ مجتبیٰ، محمدِ مصطفی صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم ہیں۔" پوچھا: "اے میرے ابا جان! پھر آپ بھی حضور نبیٔ کریم، رءُوف رحیم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کی سُنَّت پر عمل کیوں نہیں کرتے۔" تو انہوں نے جواب دیا: "پیارے بیٹے! یہ حکم خاص حضور صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کو فرمایا گیا پھر سورۂ طٰہٰ میں اس میں تخفیف کر دی گئی۔" جب آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا سبق اس آیتِ مبارکہ پر پہنچا:

اِنَّ رَبَّكَ یَعْلَمُ اَنَّكَ تَقُوْمُ اَدْنٰى مِنْ ثُلُثَیِ الَّیْلِ وَ نِصْفَهٗ وَ ثُلُثَهٗ وَ طَآىٕفَةٌ مِّنَ الَّذِیْنَ مَعَكَ ؕ

ترجمۂ کنزالایمان: بے شک تمہارا رب جانتا ہے کہ تم قیام کرتے ہو کبھی دو تہائی رات کے قریب کبھی آدھی رات کبھی تہائی اور ایک جماعت تمہارے ساتھ والی۔ (پ۲۹، المزمل: ۲۰)"

تو پھر پوچھنے لگے:"اے میرے والدِ محترم! میں سن رہاہوں کہ اس میں ایک ایسے گروہ کاذکرِ خیر بھی ہے جو راتوں کو قیام کرتا ہے۔" تو والدِ محترم نے بتایا:"جی ہاں! وہ ہمارے پیارے آقا، دوعالم کے داتا صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کے صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین ہیں۔" تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے عرض کی:"اس چیز کو ترک کرنے میں کوئی بھلائی نہیں جو رسول اللہ عزوجل وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم اور آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کے صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کیا کرتے تھے۔" چنانچہ، اس کے بعد آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے والدِ محترم ساری ساری رات قیام کرنے لگے۔ایک رات آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بیدار ہوئے اور اپنے والدِ محترم سے عرض کی:"مجھے بھی سکھلایئے، میں بھی آپ کے ساتھ نماز ادا کروں گا۔" والد صاحب فرمانے لگے:"بیٹے! ابھی تم چھوٹے ہو۔" عرض کی:"اے میرے ابا جان! جس دن لوگ الگ الگ اپنے رب عزوجل کے حضور حاضر ہوں گے تاکہ اپنے اعمال دیکھیں، اور اگر میرے رب عزوجل نے مجھ سے پوچھ لیا، "اے ابویزید! تم نے کیاکِیا؟" تو میں جواب دوں گا:" میں نے اپنے والدِ محترم سے عرض کی تھی کہ مجھے سکھلایئے تاکہ میں بھی آپ کے ساتھ نماز پڑھا کروں تو انہوں نے مجھے کہا تھا، "ابھی تم چھوٹے ہو۔" یہ سن کر فوراً آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے والدِ محترم کہنے لگے:"نہیں، خدا عزوجل کی قسم! میں نہیں چاہتا کہ تم ایسی بات کہو۔" پھر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو والد صاحب نے نماز سکھائی اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بھی رات کا اکثر حصہ نماز ادا کرتے رہتے۔(الروض الفائق ص ۳۶۲۔۳۶۳)

سُبْحَانَ اللہ! عزوجل! کیا شان ہے ان لوگوں کی جن کے ذوق وشوق کی سواری مقصد کے حصول کے لئے راتوں کو چلتی رہتی یہاں تک کہ وہ اپنی منزلِ مراد پر پہنچ جاتے اور انہیں عنایتِ خداوندی حاصل ہو جاتی ہے۔

واقعہ نمبر(16)

امامِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بخش دیا گیا:

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی وفات کے بعد بغداد کے کسی بزرگ نے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو خواب میں دیکھا تو دریافت کیا کہ اے امام! مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِكَ یعنی آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ساتھ خدا عزوجل کا کیا معاملہ ہوا؟ فرمایا کہ "الحمد للہ" میری مغفرت ہو گئی۔ بزرگ نے کہا کہ غالباً آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی علمی و دینی خدمتوں کی بنا پر مغفرت ہوئی ہو گی؟ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے جواب دیا کہ نہیں مجھے تو ارحم الراحمین نے صرف اتنی بات پر بخش دیا ہے کہ میرے مخالفین میرے بارے میں ایسی افواہیں اور تہمتیں پھیلایا کرتے تھے جو مجھ میں نہیں تھیں اور میں ہمیشہ ان کی ایذاؤں پر صبر کیا کرتا تھا۔ (الطبقات الکبری للشعرانی، ج۱، ص۷۷)

امامِ اعظم کا تقوی وخوفِ خدا

ہمارے امامِ اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ بڑے متقی اور خوفِ خدا رکھنے والے تھے چنانچہ: حضرت سیِّدُنا حفص بن عبد الرحمن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تیس سال تک ساری رات ایک رکعت میں قرآنِ کریم کی تلاوت فرماتے رہے۔ حضرت سیِّدُنا اسد بن عمرو رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے چالیس سال تک عشاء کے وضو سے نمازِ فجر پڑھی۔ رات کے وقت آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آہ وبُکا کی اتنی شدید آواز سنائی دیتی کہ پڑوسیوں کو آپ پر ترس

آ جاتا۔ کہا جاتا ہے کہ جس جگہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات ہوئی اس مقام پر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے چھ ہزار مرتبہ قرآنِ کریم ختم کیا۔ حضرت سیِّدُنا ابن ابی زائد علیہ رحمۃ اللہ الواحد فرماتے ہیں کہ میں نے امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ نمازِ عشاء ادا کی۔ نماز کے بعد لوگ چلے گئے اور میں مسجد میں ہی ٹھہر گیا۔ میرا ارادہ تھا کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک مسئلہ دریافت کروں گا لیکن آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مسجد میں میری موجودگی کا علم نہ ہوا اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قرآنِ کریم کی تلاوت شروع کر دی اور اس آیتِ کریمہ پر پہنچے:

فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا وَ وَقٰىنَا عَذَابَ السَّمُوْمِ ﴿۲۷﴾

ترجمۂ کنز الایمان: تو اللہ نے ہم پر احسان کیا اور ہمیں لُو کے عذاب سے بچا لیا۔ (پ ۲۷، الطور: ۲۷)

تو طلوعِ فجر تک اِسے دُہراتے رہے۔ منقول ہے کہ ایک رات آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مسجد میں کسی قاریٔ قرآن کو یہ آیتِ مبارکہ تلاوت کرتے ہوئے سنا،

اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا ﴿۱﴾ (پ ۳۰، الزلزال: ۱)

ترجمۂ کنز الایمان: جب زمین تھرتھرا دی جائے جیسا اس کا تھرتھرانا ٹھہرا ہے۔"

تو شدّتِ خوف سے فجر تک اپنی داڑھی مبارک ہاتھ میں پکڑے یہی کہتے رہے: "ہمیں ذرہ بھر گناہ کی بھی سزا دی جائے گی۔" (تاریخ بغداد، ص ۳۵۲ تا ۳۵۵، بتغیرٍ قلیلٍ)

امامِ اعظم کے وصال کی علامت

حضرت سیِّدُنا عبد الحمید بن عبد الرحمن جمانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے خواب میں حضرت سیِّدُنا امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یوں دیکھا گویا کہ ایک ستارہ

آسمان سے گر پڑا ہے، اور کہا گیا: یہ امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ پھر دوسرا استارہ گرا تو کہا گیا: یہ حضرت سیِّدُنا مسعر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہیں۔ پھر تیسرا استارہ گرا تو کہا گیا: یہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہیں۔ چنانچہ، تینوں میں سب سے پہلے حضرت سیِّدُنا امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا انتقال ہوا، پھر حضرت سیِّدُنا مسعر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا اور آخر میں حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ہوا۔(الروض الفائق ص ۳۳۶)

وصالِ امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

احمد بن کامل اور عبد الباقی بن قانع رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وصالِ باکمال رَجَبُ المُرَجَّب یا شعبانُ المُعَظَّم کے مہینے ۱۵۰ھ بغداد میں ہوا، اس وقت آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عمر مبارک ستر (۷۰) برس تھی۔

(تاریخ بغداد، الرقم ۷۲۹۷، النعمان بن ثابت ابو حنیفۃ التیمی، ذکر ما قالہ العلماء۔۔۔۔۔۔ الخ، ج ۱۳، ص ۴۲۴)

ایک قول یہ بھی ہے کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو زہر دیا گیا جس کے اثر سے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی موت واقع ہوئی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نمازِ جنازہ قاضی القضاۃ حضرت سیِّدُنا حسن بن عمارہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بہت بڑی جماعت کے ساتھ پڑھائی۔

(مناقب الامام الاعظم للموفق بن احمد المکی، الباب الثامن والعشرون، سبب آخر فی وفاۃ الامام رضی اللہ عنہ، ج ۲، ص ۱۸۳)

فقیہ چلا گیا

حضرت سیِّدُنا صدقہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مستجابُ الدعوات بزرگ تھے، فرماتے ہیں کہ جب امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خیزران کے قبرستان میں دفن کیا گیا تو میں نے تین رات مسلسل یہ آواز سنی:

ذَهَبَ الْفِقْهُ فَلاَ فِقْهَ لَكُمْ
فَاتَّقُوْا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا خَلَفَا

مَاتَ النُّعْمَانُ فَمَنْ هٰذَا الَّذِي
يُحْيِيْ اللَّيْلَ إِذَا مَا سَجَفَا
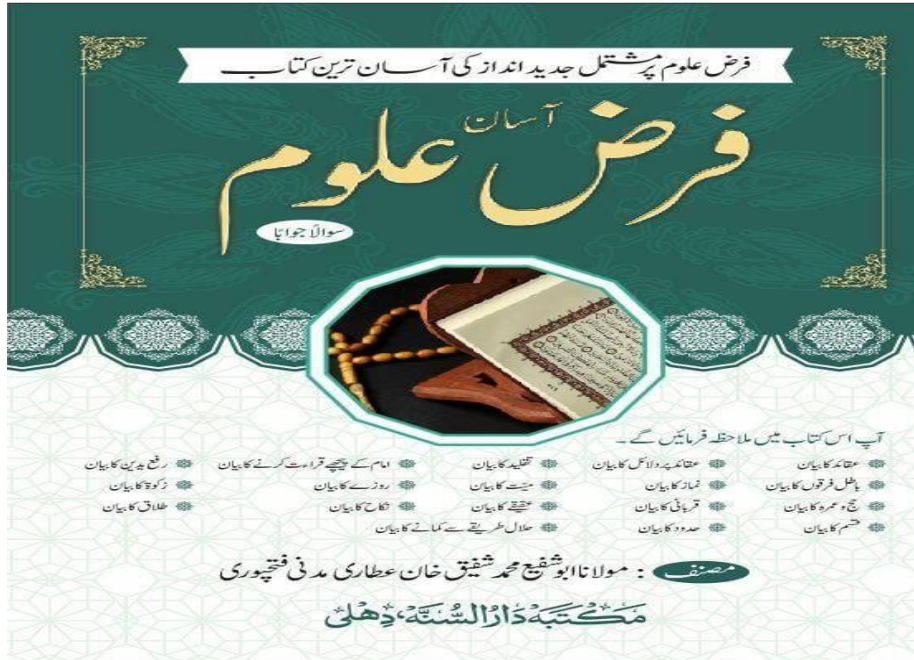
ترجمہ:(۱) فقیہہ چلا گیا، اب تمہارے پاس ایسا فقیہہ کوئی نہیں، لہٰذا اللہ عزوجل سے ڈرو اور امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بہترین جانشین بنو۔

(۲) امام اعظم نعمان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وصال ہو گیا۔ تو اب کون ہے جو اُن کے بعد تاریک راتوں میں بیدار رہے۔ (الروض الفائق ص ۳۳۶)

واقعہ نمبر (17)

مُتَّقِی کی موت در حقیقت حیاتِ جاوِدانی ہے

حضرت سیِّدُنا ابو بکر خیَّاط علیہ رحمۃ اللہ الجَوَّاد فرماتے ہیں کہ میں نے عالم خواب میں خود کو قبرستان میں دیکھا۔ قبر والے اپنی قبروں پر بیٹھے ہوئے ہیں اور ان کے سامنے پھولوں کے پودے ہیں۔ اچانک حضرت سیِّدُنا معروف کرخی علیہ رحمۃ اللہ الغنی کو ان کے درمیان کھڑا پایا کہ کبھی اِدھر جاتے ہیں اور کبھی اُدھر۔ میں نے پوچھا:"اے ابو محفوظ! مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِكَ یعنی اللہ عزوجل نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟"اور کیا آپ اس دنیا سے کوچ نہیں کر چکے؟"تو آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے جواباً فرمایا:"کیوں نہیں، پھر چند اشعار پڑھے، جن کا مفہوم کچھ یوں ہے:

"مُتَّقِی انسان کی موت در حقیقت حیاتِ جاوِدانی ہے یعنی ایسی زندگی ہے جو ختم ہونے والی نہیں۔ کئی لوگ اس جہانِ فانی سے کوچ کر چکے ہیں لیکن ان کا نام ابھی تک لوگوں میں (اچھائی کے ساتھ) زندہ ہے۔ فخر کرنا صرف اہلِ علم کو روا ہے کیونکہ وہ ہدایت پر ہوتے ہیں اور جو بھی ان سے ہدایت حاصل کرنا چاہے، یقیناً ہدایت پا جاتا ہے۔ وہ خود تو اس جہانِ فانی سے کوچ کر گئے لیکن ان کے چاہنے والے ان کے وصال کے بعد بھی ان کا نام زندہ رکھے ہوئے ہیں اور ہم بھی انہی مرنے والوں کی صف میں ہیں جو زندہ ہیں۔" (حکایتیں اور نصیحتیں ص.356.357)

اس حکایت میں جہانِ فانی کا تذکرہ آیا ہے لہذا اس کے متعلق مزید ملاحظہ کیجئے۔

لوگوں کی چار اقسام

حضرتِ سیّدُنا ابو علی علیہ رحمۃ اللہ الولی فرماتے ہیں کہ "مقام فناء(یعنی وہ مرتبہ جس تک بندہ بذریعہ عبادت درجہ بدرجہ ترقی حاصل کرتا ہے،اس)میں لوگوں کی چار اقسام ہیں:

پہلا: وہ شخص جس کے دل پر اللہ عزوجل کی عظمت اور محبت غالب آگئی اور وہ اللہ عزوجل کے ذکر میں مشغول ہو کر دوسروں سے غافل ہو گیا۔ یہ وہی شخص ہے جس کا ذکر اللہ عزوجل نے اپنے اس فرمان میں کیا ہے:

رِجَالٌ ۙ لَّا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّ لَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ۔ (پ۱۸،النور:۳۷)

ترجمۂ کنز الایمان:۔وہ مرد جنہیں غافل نہیں کرتا کوئی سودا اور نہ خرید و فروخت اللہ کی یاد سے۔

دوسرا: وہ شخص جس نے اللہ سے صدقِ عبادت، اظہارِ بندگی، خالص پرہیز گاری اور وفاداری کا وعدہ کیا ہے، یہ وہ شخص ہے جس کا تذکرہ اللہ عزوجل نے اپنے اس فرمانِ عظیم میں کیا:

رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ

ترجمۂ کنز الایمان: کچھ وہ مرد ہیں جنہوں نے سچا کر دیا جو عہد اللہ سے کیا تھا۔(پ۲۱،الاحزاب:۲۳)

تیسرا: وہ شخص جس کا کلام اللہ عزوجل کے لئے ہو،وہ نیکی کی دعوت دے، برائی کی تمام اقسام سے خود بھی بچے اور دوسروں کو بھی منع کرے۔ یہ وہ شخص ہے جس کا وصف اللہ عزوجل نے اپنے اس فرمانِ عظمت نشان میں بیان کیا ہے:

وَ جَآءَ مِنْ اَقْصَا الْمَدِيْنَةِ رَجُلٌ يَّسْعٰى

ترجمۂ کنزالایمان: اور شہر کے پرلے کنارے سے ایک مرد دوڑتا آیا۔(پ۲۲،سورۃ یٰس آیت ۲۰)

چوتھا:وہ شخص جس کا باطن اس کے موکل فرشتوں کے بارے میں گفتگو کرے اور اس کے راز کو اس کے مولیٰ عزوجل کے علاوہ کوئی نہ جانتا ہو۔ یہ وہ شخص ہے جس کا تذکرہ اللہ عزوجل نے اپنے اس فرمانِ ذیشان میں کیا ہے:

اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحۡسَنَ الۡحَدِيۡثِ كِتٰبًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِىَ ۖ تَقۡشَعِرُّ مِنۡهُ جُلُوۡدُ الَّذِيۡنَ يَخۡشَوۡنَ رَبَّهُمۡ ۚ ثُمَّ تَلِيۡنُ جُلُوۡدُهُمۡ وَقُلُوۡبُهُمۡ اِلٰى ذِكۡرِ اللّٰهِ ؕ

ترجمۂ کنزالایمان: اللہ نے اُتاری سب سے اچھی کتاب کہ اول سے آخر تک ایک سی ہے دوہرے بیان والی اس سے بال کھڑے ہوتے ہیں ان کے بدن پر جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں پھر ان کی کھالیں اور دل نرم پڑتے ہیں یادِ خدا کی طرف رغبت میں۔**(پ۲۳،الزمر:۲۳)**

(آنسوؤں کا دریا۔ ص ۱۲۳۔۱۲۴)

باقی رہنے والی کو فنا ہونے والی پر ترجیح دو

حضرت سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے محبوب، دانائے غیوب، منزہ عن العیوب عزوجل و صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے:"جس نے دنیا سے محبت کی وہ آخرت میں نقصان اٹھائے گا اور جس نے آخرت سے محبت کی اس کو دنیا میں نقصان ہو گا، تو تم باقی رہنے والی (آخرت) کو فنا ہونے والی (دنیا) پر ترجیح دو۔"

((المستدرک للحاکم، کتاب الرقاق، الحدیث:۷۹۹۶، ص ۴۵۴)

سونا اور مٹی کا ٹھیکرا

حضرت سیدنا فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ارشاد فرمایا: "اگر دنیا فنا ہو جانے والے سونے کی بنی ہوئی ہوتی اور آخرت باقی رہنے والے مٹی کے ٹھیکرے سے تو پھر بھی ہم پر لازم ہوتا کہ ہم باقی رہنے والے ٹھیکرے کو ختم ہو جانے والے سونے پر ترجیح دیں (تو اے لوگو!) پھر ہم نے کیونکر باقی رہنے والے سونے (یعنی آخرت) کے مقابلے میں فنا ہونے والے مٹی کے ٹھیکرے (یعنی دنیا) کو اختیار کر رکھا ہے؟" (اَلزُّهْدَ وَ قَصْرُ الْاَمَل۔ص۷۸)

حکیم لقمان رحمۃ اللہ علیہ کی نصیحتیں

حضرت سیدنا لقمان علیہ رحمۃ اللہ المنان نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: "اے میرے بیٹے! یقیناً دنیا ایک گہرا سمندر ہے اور اس میں بہت سارے لوگ غرق ہو چکے ہیں پس اس گہرے سمندر میں نجات کے لئے تیرا سفینہ، خوفِ خدا عزوجل ہونا چاہیے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے یہ نصیحت بھی فرمائی: "اے میرے بیٹے! دنیا کو آخرت کے عوض بیچ ڈال، دونوں سے نفع پائے گا اور آخرت کو دنیا کے بدلے مت بیچ، ورنہ دونوں جہاں میں خسارہ پائے گا۔" (اَلزُّهْدَ وَ قَصْرُ الْاَمَل۔ص۷۸)

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا وعظ و نصیحت

امام شافعی علیہ رحمۃ اللہ الکافی نے وعظ و نصیحت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: "اے میرے بھائی! بے شک دنیا پھسلنے کی جگہ اور ذلت کا گھر ہے،۔۔۔۔۔۔اس کو آباد کرنے والے خرابی کی طرف بڑھ رہے ہیں،۔۔۔۔۔۔ اس میں رہنے والے قبروں کی طرف جانے والے

ہیں،۔۔۔۔۔۔اس کا شیرازہ بکھرنے پر موقوف ہے،۔۔۔۔۔۔اس کی مالداری، غربت میں بدل جاتی ہے،۔۔۔۔۔۔اس کا دولت مند تنگدست ہو جاتا ہے اور تنگدست دولت مند بن جاتا ہے،۔۔۔۔۔۔اللہ سے ڈرو اور اس کے عطا کردہ رزق پر راضی رہو،۔۔۔۔۔۔باقی رہنے والے گھر (جنت) سے فنا ہونے والے گھر (دنیا) کے لئے پیشگی وصول نہ کر،۔۔۔۔۔۔تیری زندگی زائل ہو جانے والے سائے اور گرنے والی دیوار کی طرح ہے،۔۔۔۔۔۔پس اچھے عمل زیادہ کرو اور امیدیں کم رکھو۔" (اَلزُّھْدَ وَقَصْرُ الْاَمَل۔ص۷۸)

دُنیا کی چھ چیزیں اور اُن کی حقیقت

امیر المومنین حضرت سیدنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم نے ارشاد فرمایا:ـــــ"دنیا چھ چیزوں پر مشتمل ہے (۱)غذا(۲)مشروب (۳)لباس (۴)سواری (۵)نکاح اور(۶) خوشبو۔(۱)۔۔۔۔۔۔سب سے اعلی غذا شہد ہے اور وہ مکھیوں کا لعاب ہے۔(۲)۔۔۔۔۔۔سب سے اعلی مشروب پانی ہے اور اس میں نیک، بد، انسان اور حیوان سب برابر ہیں۔(۳)۔۔۔۔۔۔سب سے اعلی لباس ریشم ہے اور وہ کیڑے سے بنایا جاتا ہے۔ (۴)۔۔۔۔۔۔سب سے اعلی سواری گھوڑا ہے اور اس پر مردوں کو قتل کیا جاتا ہے۔ (۵)۔۔۔۔۔۔نکاح میں سے سب اعلی نعمت عورت سے صحبت کرنا ہے اور وہ شرم گاہ کا شرم گاہ میں جانا ہے۔ اور عورت اپنے بدن میں اچھے اعضا کو سنوارتی ہے، لیکن اس سے ارادہ سب سے بری چیز کا کیا جاتا ہے اور(۶)۔۔۔۔۔۔سب سے اعلی خوشبو مُشک ہے اور وہ ہرن کا خون ہے۔"

(الزہد وقصر الامل۔ دنیا سے بے رغبتی اور۔ ص۷۸۔۷۹)

ملک فانی میں فنا ہر شئے کو ہے
سن لگا کر کان آخر موت ہے

واقعہ نمبر (18)

ولی کی برکت سے عذاب ٹل گیا

ایک بزرگ سے منقول ہے کہ میں نے اپنے بھائی کو مرنے کے ایک سال بعد خواب میں دیکھ کر پوچھا:"اے میرے بھائی! مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِكَ یعنی اللہ عزوجل نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟" تو اس نے جواب دیا:"اب مجھے آزاد کر دیا گیا ہے کیونکہ جب حضرت سیّدُنا معروف کرخی علیہ رحمۃ اللہ الغنی ہمارے پاس مدفون ہوئے تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے دائیں، بائیں، آگے، پیچھے سے عذاب میں گرفتار تیس تیس ہزار گنہگاروں کو نجات دے دی گئی۔" (حکایتیں اور نصیحتیں ص ۳۵۸)

(اللہ کی اُن پر رحمت ہو۔ اور.. اُن کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔ آمین بجاہ النبی الامین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم)

نیک لوگوں کے ساتھ موت

سبحٰن اللہ! اللہ والوں کی کیسی نرالی شان ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ دنیاوالوں کو ان کی برکتیں ان کی حیات و ممات دونوں میں عطا فرماتا ہے، نیک و پرہیز گار اور بالخصوص اولیائے کاملین کے قرب کی بڑی برکتیں ہیں چاہے وہ ان کی حیاتِ ظاہری کی ہو یا ان کے وفات کے بعد کی ہو، اور نیک لوگوں کے ساتھ موت مانگنے کی خود ربِّ کریم قرانِ عظیم میں ترغیب ارشاد فرمائی ہے چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

{وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ۔

ترجمۂ کنزالایمان: اور ہمیں نیک لوگوں کے گروہ میں موت عطا فرما۔

یہاں اللہ تعالیٰ نے سکھایا ہے کہ دعا کرو کہ موت بھی نیک لوگوں کے ساتھ ہو یعنی ان کی فرمانبرداری کرتے ہوئے موت آئے اور ان کی مَعیّت نصیب ہو جائے۔

نیک لوگوں کی صحبت اختیار کرنے کی ترغیب

یادرہے کہ نیک لوگوں کی صحبت بہت عظیم چیز ہے۔ ربُّ العالمین عزوجل نے فرمایا:

وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ (التوبہ ۱۱۹) ترجمۂ کنزالایمان: سچوں کے ساتھ ہو جاؤ۔

صحبت نے کتنا بڑا مرتبہ عطا کیا

اور صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُم کو صحبت نے ہی عظیم ترین مرتبے پر فائز کیا۔ زندگی میں نیک لوگوں کا ساتھ تو نعمت ہے ہی، مرنے کے بعد بھی نیکوں کا ساتھ اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے چنانچہ پسندیدہ بندے کو موت کے وقت فرمایا جاتا ہے:

يٰۤاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ﴿۲۷﴾ ارْجِعِيْۤ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً ﴿۲۸﴾ فَادْخُلِيْ فِيْ عِبٰدِيْ ﴿۲۹﴾ وَ ادْخُلِيْ جَنَّتِيْ ﴿۳۰﴾ (پ ۳۰ـ الفجر ـ ۲۷ ـ ۲۸ ـ ۲۹ ـ ۳۰)

ترجمۂ کنزالایمان: اے اطمینان والی جان اپنے رب کی طرف اس حال میں واپس آ کہ تو اس سے راضی ہو وہ تجھ سے راضی ہو۔ پھر میرے خاص بندوں میں داخل ہو جا اور میری جنت میں داخل ہو جا۔

دیکھیں، فوت ہونے والی روح سے کہا جاتا ہے کہ میرے خاص بندوں میں داخل

ہو جا۔ لہٰذا ہر مسلمان کو چاہئے کہ وہ اپنی زندگی میں نیک لوگوں کے ساتھ رہے اور انہی کے گروہ میں موت ملنے کی دعا کرے تاکہ ان کے صدقے جنت کی اعلیٰ ترین نعمتوں سے فیضیاب ہو اور موت کے بعد نیک لوگوں کے قرب میں دفن ہونے کی وصیت کرے۔ حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا "اپنے مردوں کو نیک لوگوں کے درمیان دفن کرو کیونکہ میت برے پڑوسی سے اسی طرح اَذِیَّت پاتی ہے جس طرح زندہ انسان برے پڑوسی سے اذیت پاتا ہے۔

(کنز العمال کتاب الموت قسم الاقوال، الفصل السادس۔ (صراط الجنان، جلد ۲ ص ۱۲۶)

ولی اللہ کے قرب سے اژدہے گلاب کی شاخیں بن گئے

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُاللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں "میں نے حضرت میاں صاحب قبلہ قُدِّسَ سِرُّہٗ کو فرماتے سنا: ایک جگہ کوئی قبر کھل گئی اور مردہ نظر آنے لگا۔ دیکھا کہ گلاب کی دو شاخیں اس کے بدن سے لپٹی ہیں اور گلاب کے دو پھول اس کے نتھنوں پر رکھے ہیں۔ اس کے عزیزوں نے اِس خیال سے کہ یہاں قبر پانی کے صدمہ سے کھل گئی، دوسری جگہ قبر کھود کر اس میں رکھیں، اب جو دیکھیں تو دو اژدہے اس کے بدن سے لپٹے اپنے پھَنوں سے اس کا منہ بھَموڑ رہے ہیں، حیران ہوئے۔ کسی صاحبِ دل سے یہ واقعہ بیان کیا، انہوں نے فرمایا: وہاں بھی یہ اژدہا ہی تھے مگر ایک ولی اللہ کے مزار کا قرب تھا اس کی برکت سے وہ عذاب رحمت ہو گیا تھا، وہ اژدھے درختِ گُل کی شکل ہو گئے تھے اور ان کے پھَن گلاب کے پھول۔ اِس کی خیریت چاہو تو وہیں لے جا کر دفن کرو۔ وہیں لے جا کر رکھا پھر وہی درختِ گل تھے اور وہی

گلاب کے پھول۔(ملفوظات اعلیٰ حضرت، حصہ دوم، ص ۲۷۰)

واقعہ نمبر (19)

خواب میں اچھے خاتمہ کی بشارت

حضرت سیِّدُنا ابو حازم علیہ رحمۃ اللہ الناصر فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ ایک بار حضرت سیِّدُنا عمر بن عبد العزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کسی تکلیف پہنچنے کے فوراً بعد محوِ خواب تھے، پہلے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روئے، پھر مسکرانے لگے۔ جب آنکھ کھلی تو میں نے عرض کی، "اے امیر المؤمنین! خواب میں کیسا معاملہ پیش آیا کہ آپ رو پڑے، پھر مسکرانے لگے۔" آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پوچھا: "کیا تم نے دیکھ لیا تھا؟" میں نے عرض کی: "جی ہاں! اور ارد گرد کے تمام لوگوں نے بھی دیکھ لیا تھا۔" پھر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا: "میں نے دیکھا کہ قیامت قائم ہو چکی ہے، قبروں سے اٹھنے کے بعد لوگوں کی ایک سو بیس صفیں ہیں، جن میں سے اسّی (۸۰) اُمَّتِ محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کی ہیں۔ اچانک منادی نے نِدا دی: "(حضرت سیِّدُنا) عبد اللہ بن ابی قحافہ (ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کہاں ہیں؟" آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لَبَّیْک کہا تو فرشتوں نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بارگاہِ خداوندی عزوجل میں کھڑا کر دیا اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے آسان حساب لیا گیا۔ فارغ ہونے کے بعد آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم فرمایا گیا کہ دائیں جانب والوں (یعنی جنتیوں) کی طرف آجاؤ۔ پھر امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو لایا گیا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا حساب کتاب بھی بآسانی مکمل ہو گیا پھر دونوں حضرات (یعنی ابو بکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ

عنہما) کو دخولِ جنت کا حکم دیا گیا۔ اس کے بعد امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو لایا گیا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی ویسا ہی حساب لیا گیا پھر جنت میں جانے کا حکم دیا گیا۔" پھر امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کو لایا گیا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی ویسا ہی حساب لیا گیا اور دخولِ جنت کا حکم دیا گیا۔"

حضرت سیِّدُنا عمر بن عبد العزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، "جب پکارا گیا کہ "عمر بن عبد العزیز کہاں ہے؟" تو مجھے پسینہ آ گیا اور ملائکہ نے مجھے پکڑ کر بارگاہِ الٰہی عزوجل میں کھڑا کر دیا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھ سے معمولی معمولی چیزوں اور میرے تمام فیصلوں کے متعلق پُوچھ گُچھ فرمائی، پھر مجھے بخش دیا اور جنت میں جانے کا حکم ہوا۔ پھر میرا گزر ایک نیم مردہ شخص پر ہوا۔ میں نے ملائکہ سے اس کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے جواب دیا کہ آپ خود اس سے پوچھیں یہ جواب دے گا۔ میں نے اپنے پاؤں سے اسے ٹھوکر ماری تو اس نے سر اٹھا کر اپنی آنکھیں کھول دیں۔ میں نے پوچھا، "تم کون ہو؟" تو وہ کہنے لگا، "آپ کون ہیں؟" میں نے اپنا نام بتایا۔ اس نے پھر پوچھا، مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِکَ "اللہ عزوجل نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟" میں نے جواب دیا: "اس نے مجھ پر اپنا رحم و کرم فرمایا اور میرے ساتھ بھی وہی معاملہ فرمایا جو گزشتہ خلفاء (یعنی چاروں خلفائے راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین) کے ساتھ فرمایا۔" یہ سُن کر اس نے مجھے مبارک باد دی۔ میں نے پھر اپنا سوال دُہراتے ہوئے پوچھا، "تم کون ہو؟" جواب ملا، "میں حجاج بن یوسف ثقفی ہوں، مجھے اللہ عزوجل کی بارگاہ میں پیش کیا گیا تو میں نے اسے شدید غضب میں پایا۔ مجھے میرے ہر مقتول کے بدلے قتل کیا گیا اور حضرت سیِّدُنا سعید بن جبیر

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بدلے ستر مرتبہ قتل کیا گیا اوراب میں اپنے رب عزوجل کی بارگاہ میں اسی چیز کا انتظار کر رہاہوں جس کا تمام کلمہ گو انتظار کر رہے ہیں یعنی جنت یا جہنم۔"حضرت سیّدُنا ابوحازم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:"حضرت سیّدُنا عمر بن عبد العزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ خواب سننے کے بعد میں نے اللہ عزوجل سے عہد کر لیا کہ آئندہ کسی بھی "لَآ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ " پڑھنے والے کو آگ کی تکلیف نہیں دوں گا۔

(حلیۃ الاولیاء، عمر بن عبد العزیز، الحدیث۷۲۹۸، ج۵، ص۳۳۲، بتغیرٍ)

حجاج بن یوسف ثقفی ظالم

یہ خلفائے بنوامیہ میں سے انتہائی سفاک وخونخوار ظالم گورنر تھا۔اس نے ایک لاکھ انسانوں کو اپنی تلوار سے قتل کیا اور جو لوگ اس کے حکم سے قتل کئے گئے ان کو تو کوئی گن ہی نہیں سکا۔بہت سے صحابہ اور تابعین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو اس نے قتل کیا یا قیدوبند رکھا۔ حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ اگر ساری امتیں اپنے اپنے منافقوں کو قیامت کے دن لے کر آئیں اور ہم اپنے ایک منافق حجاج بن یوسف ثقفی کو پیش کر دیں تو ہمارا پلہ بھاری رہے گا۔یہ حجاج بن یوسف جب کینسر کی خبیث بیماری میں مرنے لگا تو اس کی زبان پر یہ دعا جاری ہوگئی۔یہی دعا مانگتے مانگتے اس کا دم نکل گیا۔اس کی دعا یہ تھی کہ اللھم اغفرلی فان الناس یقولون انك لاتغفرلی- اے میرے اللہ! عزوجل تو مجھے بخش دے کیونکہ سب لوگ یہی کہتے ہیں کہ تو مجھے نہیں بخشے گا۔

خلیفہ عادل حضرت عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو حجاج بن یوسف ثقفی کی زبان سے مرتے وقت کی یہ دعا بہت اچھی لگی اور ان کو حجاج کی موت پر رشک ہونے لگا اور جب حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے لوگوں نے حجاج کی اس دعا کا ذکر کیا تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے تعجب سے فرمایا کہ کیا واقعی حجاج نے یہ دعا مانگی تھی؟ تو لوگوں نے کہا کہ جی ہاں اس نے یہ دعا مانگی تھی۔ تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ شاید (خدا اس کو بخش دے)۔ (احیاء العلوم ج ۴ ص ۴۰۹)

حضرت سعید بن جبیر تابعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بہت ہی جلیل القدر تابعی ہیں بلکہ بعض محدثین نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خیر التابعین (تمام تابعین میں بہترین) لکھا ہے، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بصرہ کے ظالم گورنر حجاج بن یوسف ثقفی کو اس کی خلافِ شرع باتوں پر روک ٹوک کرتے رہتے تھے اس لیے اس ظالم نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قتل کرا دیا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کا واقعہ بڑا ہی عجیب و غریب ہے، حجاج نے پوچھا کہ سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ! بولو میں کس طریقے سے تمہیں قتل کروں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جس طرح تو مجھے قتل کریگا قیامت کے دن اسی طریقے سے میں تجھے قتل کروں گا، حجاج نے کہا کہ تم مجھ سے معافی مانگ لو میں تمہیں چھوڑ دوں گا، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں خدا عزوجل کے سوا کسی دوسرے سے معافی نہیں مانگ سکتا، حجاج نے جھلا کر کہا: اے جلاد! ان کو قتل کر دے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ سن کر ہنسنے لگے حجاج نے تعجب سے پوچھا کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس

وقت کس بات پر ہنس پڑے؟ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ خدا عزوجل کے روبرو تمہاری جرات پر مجھے تعجب ہوا اور ہنسی آگئی، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جلاد کے سامنے قبلہ رو ہو کر کھڑے ہو گئے اور

اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّ مَاۤ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ (۷۹)

ترجمہ کنزالایمان: میں نے اپنا منہ اس کی طرف کیا جس نے آسمان وزمین بنائے ایک اسی کا ہو کر اور میں مشرکوں میں نہیں۔ (پ۷، الانعام:۷۹)

پڑھنے لگے۔ حجاج نے کہا کہ اے جلاد! ان کا منہ قبلہ سے پھیر دے۔ تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پڑھا:

فَاَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ ؕ (پ۱، البقرۃ:۱۱۵)

ترجمہ کنزالایمان: تو تم جدھر منہ کرو ادھر وجہ اللہ (خدا کی رحمت تمہاری طرف متوجہ) ہے۔

حجاج نے کہا کہ اے جلاد! ان کو منہ کے بل زمین پر لٹا کر قتل کر ڈالو۔ جب جلاد نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو منہ کے بل بحالت سجدہ لٹایا تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ وَ فِیْهَا نُعِیْدُكُمْ وَ مِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى (۵۵)

ترجمہ کنزالایمان: ہم نے زمین ہی سے تمہیں بنایا اور اسی میں تمہیں پھر لے جائیں گے اور اسی سے تمہیں دوبارہ نکالیں گے۔ (پ۱۶، طٰہٰ:۵۵)

جب جلاد نے خنجر اٹھایا تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بلند آواز سے لَآ اِلٰہ اِلا اللہ وَحدہ لاشریك لہ واشھد ان محمداً عبدہ و رسولہ پڑھا اور یہ دعا مانگی کہ " یااللہ! عزوجل میرے قتل کے بعد حجاج کو کسی مسلمان پر قابو نہ دے۔" آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یہ دعا مقبول ہوگئی کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کے بعد صرف پندرہ رات حجاج زندہ رہا اور کسی مسلمان کو قتل نہ کرسکا۔ اس کے پیٹ میں کینسر ہو گیا تھا۔ طبیب بدبودار گوشت کی بوٹی کو دھاگے میں باندھ کر اس کے حلق میں ڈالتا تھا اور وہ اس کو گھونٹ جاتا تھا۔ پھر اس کو نکالتا تھا تو وہ بوٹی خون میں لپٹی ہوئی نکلتی تھی اور ان پندرہ راتوں میں حجاج کبھی سو نہیں سکا کیونکہ آنکھ لگتے ہی وہ خواب دیکھتا کہ حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس کی ٹانگ پکڑ کر گھسیٹ رہے ہیں، بس آنکھ کھل جاتی۔ یہ بھی منقول ہے کہ قتل کے بعد حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بدن سے اس قدر خون نکلا کہ حجاج اور حاضرین حیران رہ گئے، جب طبیب سے پوچھا گیا تو اس نے بتایا کہ قتل ہونے والوں کا خون خوف سے سوکھ جاتا ہے، مگر حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ چونکہ بالکل بے خوف تھے اس لیے ان کا خون بالکل خشک نہیں ہوا اور اس قدر زیادہ خون نکلا کہ سارا دربار خون سے بھر گیا۔

(الطبقات الکبری للشعرانی، سعید بن جبیر، ج۱، ص۶۱۔ والطبقات الکبری لابن سعد، سعید بن جبیر، ج۶، ص۲۷۴)

جہاں حجاج بن یوسف ثقفی نے اتنے ظلم و ستم کیا وہیں اس نے یہ کام بھی سرانجام دیا (۱) قرآنِ پاک پر نقطے اور اعراب حجاج بن یوسف نے ۹۵ھ میں لگوائے۔ (۲) اسی نے ختمِ آیات پر علامات کے طور پر نُقطے لگوائے۔ (۳) قراٰنِ پاک کی چھپائی۔ (فیضانِ چہل حدیث ص ۳۴)

واقعہ نمبر (20)

ایک کلمے کے سبب بخشش

کسی نیک بزرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حضرت سیّدُنا امام مالک بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بعدِ وصال خواب میں دیکھ کر پوچھا: ''مَافَعَلَ اللّٰہُ بِكَ یعنی اللہ عزوجل نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟" ارشاد فرمایا:"اس نے مجھے بخش دیا۔" پوچھا : "کس سبب سے ؟"فرمایا:"ایک کلمہ کے سبب جو میں نے امیر المؤمنین حضرت سیّدُنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق کسی سے سنا تھا کہ جب آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کسی مردے کو دیکھتے تو پڑھتے:

اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ، سُبْحَانَ الْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ

ترجمہ: وہ اللہ ہے جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ آپ زندہ ہے، دوسروں کو قائم رکھنے والا ہے، پاک ہے وہ ذات جو خود زندہ ہے کہ اسے کبھی موت نہیں۔

تو میں بھی اپنی زندگی میں جب کسی مردے کو دیکھتا تو ہمیشہ یہ کلمہ پڑھا کرتا جس کی برکت سے اللہ عزوجل نے مجھے جنت میں داخل فرمادیا۔"

(ترتیب المدارک وتقریب المسالک، باب ذکر وفاۃ مالک، ج۱، ص۷۸)

اے عاشقانِ رسول ! جہاں میت کو دیکھ کر یہ دعا پڑھنے کی برکتیں ہیں وہیں مسلمان کے جنازے میں شرکت کرنے کے بھی بہت زبردست برکتیں ہیں چنانچہ میرے شیخِ طریقت امیر اہلسنت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ اپنے رسالہ

بنام نمازِ جنازہ کا طریقہ کے صفحہ ۳ پر ایک حکایت نقل فرماتے ہیں۔

کفن چور کی مغفرت

ایک عورت کی نَمازِ جنازہ میں ایک کفن چور بھی شامِل ہو گیا اور قبرِستان ساتھ جا کر اُس نے قَبْر کا پتا محفوظ کر لیا۔ جب رات ہوئی تو اس نے کفن چُرانے کیلئے قَبْر کھود ڈالی۔ یکا یک مرحومہ بول اُٹھی: سُبحٰنَ الله عَزَّوَجَلَّ ایک مغفور (یعنی بخشِش کا حقدار) شخص مغفور (یعنی بخشی ہوئی) عورت کا کفن چُراتا ہے! سُن، الله تعالیٰ نے میری بھی مغفرت کر دی اور اُن تمام لوگوں کی بھی جنہوں نے میرے جنازے کی نَماز پڑھی اور تُو بھی اُن میں شریک تھا۔ (یہ سُن کر اُس نے فوراً قبر پر مِٹّی ڈال دی اور سچّے دل سے تائب ہو گیا) (شُعَبُ الْاِیمان ج۷ص۸رقم۹۲۶۱)

تمام شُرَکائے جنازہ کی بخشش

اے عاشقانِ رسول ! دیکھا آپ نے ! نیک بندوں کی نَمازِ جنازہ میں حاضِری کس قَدَر سعادتمندی کی بات ہے۔ جب بھی موقع ملے بلکہ موقع نکال کر مسلمانوں کے جنازوں میں شرکت کرتے رَہنا چاہیئے ، ہو سکتا ہے کسی نیک بندے کے جنازے میں شُمُولیَّت ہمارے لئے سامانِ مغفِرت بن جائے۔ خدائے رحمٰن عَزَّوَجَلَّ کی رَحمت پر قربان کہ جب وہ کسی مرنے والے کی مغفِرت فرما دیتا ہے تو اُس کے جنازے کا ساتھ دینے والوں کو بھی بخش دیتا ہے۔ چُنانچِہ حضرتِ سیِّدُنا عبد الله بن عبّاس رضی الله عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ ، سلطانِ باقرینہ ، قرارِ قلب وسینہ ، فیض گنجینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: "بندۂ مؤمن کو مرنے کے بعد سب سے پہلی جزا یہ دی جائے گی کہ اس کے تمام شرکائے جنازہ کی بخشِش کر دی جائے گی۔ "

(اَلتَّرغِیب وَالتَّرہِیب ج۴ص۱۷۸حدیث۱۳)

قبر میں پہلا تحفہ

سرکارِ نامدار، دو عالم کے مالِک و مختار، شَہَنشاہِ اَبرار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے کسی نے پوچھا: مؤمِن جب قَبْر میں داخِل ہوتا ہے تو اُس کو سب سے پہلا تحفہ کیا دیا جاتا ہے؟ تو ارشاد فرمایا: اُس کی نَمازِ جنازہ پڑھنے والوں کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔ (شُعَبُ الْاِیمان ج۷ص۸رقم۹۲۵۷)

واقعہ نمبر (21)

تین چیزوں کے سبب بخشش ہو گئی:

حضرت سیِّدُنا ابو یوسف غسلونی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: "ایک دن میں شام کی ایک مسجد میں بیٹھا ہوا تھا کہ حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن اَدہَم علیہ رحمۃ اللہ الاعظم تشریف لائے اور مجھے فرمایا: "اے غسلونی! آج میں نے ایک عجیب بات دیکھی۔" میں نے پوچھا، "وہ کیا ہے؟" فرمانے لگے: "میں قبرستان میں ایک قبر کے پاس کھڑا تھا کہ اچانک ایک سفید رِیش بوڑھے کی قبر شق ہوئی۔ اس نے مجھ سے کہا: "اے ابراہیم! مجھ سے کچھ پوچھنا ہے تو پوچھ لو کہ اللہ عزوجل نے مجھے آپ کے لئے زندہ کیا ہے۔" تو میں نے پوچھا: "مَافَعَلَ اللّٰهُ بِكَ" اللہ عزوجل نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟" اس نے جواب دیا: "میں اللہ عزوجل کے حضور گناہوں کا بوجھ لئے حاضر ہوا لیکن اس نے مجھ سے فرمایا: "میں نے تجھے تین چیزوں کے سبب بخش دیا: (۱)۔۔۔۔۔ تو میرے پاس اس حال میں آیا کہ تجھے اس سے محبت ہے جو میرا محبوب ہے (۲)۔۔۔۔۔ تیرے سینے میں ذرہ برابر حرام شراب نہیں اور (۳)۔۔۔۔۔ تیرے بال سفید ہیں اور مجھے حیا آتی ہے کہ کسی سفید بالوں والے بوڑھے کو آگ کا عذاب دوں۔ حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم علیہ رحمۃ اللہ الاعظم فرماتے ہیں: "پھر بوڑھے کی قبر بند ہو گئی۔" حضرت سیِّدُنا غسلونی نے عرض کی، "اے ابو اسحاق! کیا آپ مجھے اس قبر کی زیارت نہ کروائیں گے؟" تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: اے غسلونی! اللہ عزوجل تجھ پر رحم فرمائے! اُس کے ساتھ اپنا

معاملہ درست رکھ تو وہ تجھے اپنی قدرت کے عجائبات دکھائے گا اور اس کی محبت میں تمام غیروں سے غافل و بے نیاز ہو جا۔" (حکایتیں اور نصیحتیں ص ۴۳۶۔۴۳۷) (عیون الحکایات جلد ۲ ص ۱۹۳۔۱۹۴)

اس حکایت میں تین چیزوں کا تذکرہ ہوا ہے (۱) اس سے محبت کرنا جو اللہ تعالیٰ کا محبوب ہو۔(۲) شراب سے اجتناب کرنا۔(۳) سفید بال ہونا۔ ان شاء اللہ عزوجل ہم ان تینوں کے متعلق کچھ مدنی پھول پیش کرتے ہیں۔

نیک لوگوں سے محبت محبتِ الٰہی کا باعث ہے

اِمام یحیٰی بن شرف النووی رحمہ اللہ تعالیٰ شرح الأربعین النوویۃ کے صفحہ ۲۵ میں مسلم شریف کے حوالہ سے ایک حدیثِ پاک نقل فرماتے ہیں کہ حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ "ایک شخص کسی شہر میں اپنے کسی بھائی سے ملنے گیا تو اللہ عزوجل نے ایک فرشتہ اس کے راستے میں بھیجا، جب وہ فرشتہ اس کے پاس پہنچا تو اس سے پوچھا کہ "کہاں کا ارادہ ہے؟" اس نے کہا، "اس شہر میں میرا ایک بھائی رہتا ہے اس سے ملنے جا رہا ہوں۔" اس فرشتے نے پوچھا، "کیا اس کا تجھ پر کوئی احسان ہے جسے اتارنے جا رہا ہے؟" تو اس نے کہا، "نہیں! بلکہ میں اللہ عزوجل کے لئے اس سے محبت کرتا ہوں۔" فرشتے نے کہا، "مجھے اللہ عزوجل نے تیرے پاس بھیجا ہے تاکہ تجھے بتا دوں کہ اللہ عزوجل بھی تجھ سے اسی طرح محبت فرماتا ہے جس طرح تو اس کے لئے دوسروں سے محبت کرتا ہے۔"

(مسلم، کتاب البر والصلۃ، باب فی فضل الحب فی اللہ، رقم ۲۵۶۷، ص ۱۳۸۸)

اللہ کے لئے محبت کرنے سے مراد

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ ۴۰۸ صفحات پر مشتمل کتاب بنام ضیائے صدقات میں نقل ہے کہ اللہ کے لئے محبت کرنے سے مراد، "کہ جس کی محبت سے رب راضی ہو اس سے محبت کریں اور جس کی نفرت سے رب راضی ہو اس سے نفرت کریں بے دین اور بد عمل اولاد سے نفرت، متقی اجنبی سے محبت عبادت ہے۔

(ہزاروں اپنے، خدا سے بیگانے ہیں اور اس ایک بیگانے پر فِدا جو خدا سے آشنا ہو)۔

یونہی گہرے دوست کی بد عقیدگی پر واقف ہو کر اس سے الگ ہو جانا اور جانی دشمن کے تقویٰ پر خبر دار ہو کر اس کا دوست بن جانا بہترین عمل ہے"۔(ضیائے صدقات ص ۲۲۷)

اللہ عزوجل کے لئے باہم محبت کرنے والوں کے متعلق (۱۰) احادیث کریمہ

(۱)۔۔۔۔۔۔حضور نبی کریم ،رءُوف رحیم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے:"مؤمن کے علاوہ کسی سے دوستی نہ کرو اور تمہارا کھانا متقی ہی کھائے۔"

(جامع الترمذی، ابواب الزہد، باب ماجاء فی صحبۃ المومن، الحدیث:۲۳۹۵، ص ۱۸۹۲)

(۲)۔۔۔۔۔۔مَخْزنِ جود وسخاوت، پیکرِ عظمت و شرافت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے:"تین خصلتیں ایسی ہیں جس میں ہوں گی وہ ان کے سبب ایمان کی حلاوت پالے گا: (۱) جس کے نزدیک اللہ عزوجل اور اس کے رسول صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم دوسروں سے زیادہ محبوب ہوں (۲) جو کسی بندے سے محبت کرے اور اس کی محبت صرف اللہ

عزوجل کے لئے ہو اور (۳)وہ جو اللہ عزوجل کے اسے کفر سے نکالنے کے بعد کفر میں لوٹنے کو اسی طرح ناپسند کرے جس طرح آگ میں ڈالے جانے کو ناپسند کرتا ہے۔"

(صحیح مسلم،کتاب الایمان،باب بیان خصال من اتصف۔۔۔۔۔۔الخ،الحدیث:۱۶۵،ص۶۸۸)

(۳)۔۔۔۔۔۔ایک اور روایت میں یہ اضافہ ہے:"بندہ اللہ عزوجل کے لئے کسی سے محبت کرے اور اللہ عزوجل ہی کے لئے بغض رکھے۔"

(سنن النسائی،کتاب الایمان،وشرائعہ،باب طعم الایمان،الحدیث:۴۹۹۰،ص۲۴۰۹بدون"المرء")

(۴)۔۔۔۔۔۔شہنشاہِ مدینہ،قرارِ قلب وسینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا:"بے شک اللہ عزوجل قیامت کے دن ارشاد فرمائے گا:"میرے جلال کے لئے ایک دوسرے سے محبت رکھنے والے کہاں ہیں؟آج جبکہ میرے عرش کے سوا کوئی سایہ نہیں میں انہیں اپنے عرش کے سائے میں جگہ دوں گا۔"

(صحیح مسلم،کتاب البر۔۔۔۔۔۔الخ،باب فضل الحب فی اللہ تعالیٰ،الحدیث:۶۵۴۸،ص۱۱۲۷)

(۵)۔۔۔۔۔۔صاحبِ معطر پسینہ،باعثِ نُزولِ سکینہ،فیض گنجینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا:"بے شک آدمی کے ایمان میں سے یہ بھی ہے کہ وہ کسی آدمی سے صرف اللہ عزوجل کے لئے محبت کرے،اس کی محبت کسی مال کے عطیہ کرنے کی وجہ سے نہ ہو تو یہی ایمان ہے۔"(المعجم الاوسط،الحدیث:۷۲۱۴،ج۵،ص۲۴۵)

(۶)۔۔۔۔۔۔نور کے پیکر،تمام نبیوں کے سَرْوَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے:"جب دو دوست اللہ عزوجل کے لئے محبت کرتے ہیں تو ان میں سے جو اپنے ساتھی سے زیادہ محبت کرتا ہے وہ اللہ عزوجل کا زیادہ محبوب ہوتا ہے۔"

(المستدرک، کتاب البر والصلۃ، باب اذا احب احدکم الخ، الحدیث:۷۴۰۳، ج۵، ص۲۳۹، احبھما بدلہ "افضلھما")

(۷)۔۔۔۔۔۔سرکارِ والا تَبار، ہم بے کسوں کے مدد گار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: "اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے: "میرے لئے آپس میں محبت کرنے والوں اور میرے لئے مل کر بیٹھنے والوں، میرے لئے ایک دوسرے سے ملنے والوں اور میری راہ میں خرچ کرنے والوں کی محبت میرے ذمہ کرم پر ہو گئی۔" (یعنی میں ان سے ضرور محبت کروں گا۔)

(المستدرک، کتاب البر والصلۃ، باب احب لاخیک المسلم۔۔۔۔۔۔الخ، الحدیث:۷۳۹۴، ج۵، ص۲۳۵)

(۸)۔۔۔۔۔۔شفیعِ روزِ شُمار، دو عالَم کے مالک و مختار باذنِ پروردگار عزوجل وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے: "میری عزت وجلال کے لئے آپس میں محبت کرنے والوں کے لئے نور کے منبر ہوں گے اور انبیاء وشہداء کرام بھی ان پر رشک کریں گے۔" (جامع الترمذی، ابواب الزھد، باب ماجاء فی الحب فی اللہ، الحدیث:۲۳۹۰، ص۱۸۹۲)

(۹)۔۔۔۔۔۔حسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، مَحبوبِ رَبِّ اکبر عزوجل وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کا فرمان عالیشان ہے کہ اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا کہ "میرے لئے آپس میں محبت کرنے والوں، میرے لئے آپس میں تعلق رکھنے والوں، میرے لئے ایک دوسرے سے ملنے والوں، میری راہ میں خرچ کرنے والوں اور میرے لئے آپس میں دوستی کرنے والوں کے لئے میری محبت ثابت ہو گئی۔"

(المسند للامام احمد بن حنبل، مسند الانصار، الحدیث:۲۲۰۶۳، ج۸، ص۲۳۲)

(۱۰)۔۔۔۔۔۔سرکارِ والا تَبار، ہم بے کسوں کے مدد گار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: "اللہ عزوجل کے لئے آپس میں محبت کرنے والے اس دن عرش کے سائے

میں ہوں گے جس دن عرش کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہو گا، انبیاءُ وشہداءِ کرام ان کے مرتبہ پر رشک کریں گے۔"(یعنی ان سے خوش ہوں گے۔)(المرجع السابق،الحدیث:۲۲۸۴۶،ج۸،ص۴۲۱)

قرآن میں شراب کی ممانعت

یَسْــٴَـلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَ الْمَیْسِرِؕ قُلْ فِیْهِمَاۤ اِثْمٌ كَبِیْرٌ وَّ مَنَافِعُ لِلنَّاسِ٘ وَ اِثْمُهُمَاۤ اَكْبَرُ مِنْ نَّفْعِهِمَاؕ

ترجمۂ کنزالایمان: تم سے شراب اور جوئے کا حکم پوچھتے ہیں تم فرمادو کہ ان دونوں میں بڑا گناہ ہے اور لوگوں کے کچھ دنیوی نفع بھی اور ان کا گناہ ان کے نفع سے بڑا ہے۔(پ۲ البقرہ ۲۱۹)

صدر الافاضل حضرت نعیم الدین مراد آبادی اس آیت کے تحت تفسیر خزائن العرفان میں فرماتے ہیں حضرت علی مرتضٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اگر شراب کا ایک قطرہ کنویں میں گر جائے پھر اس جگہ منارہ بنایا جائے تو میں اس پر اذان نہ کہوں اور اگر دریا میں شراب کا قطرہ پڑے پھر دریا خشک ہو اور وہاں گھاس پیدا ہو اس میں اپنے جانوروں کو نہ چراؤں سبحان اللہ گناہ سے کس قدر نفرت ہے۔" رَزَقَنَا اللّٰهُ تَعَالٰی اِتِّبَاعَهُمْ" شراب سن ۳ھ میں غزوۂ احزاب سے چند روز بعد حرام کی گئی اس سے قبل یہ بتایا گیا تھا کہ جوئے اور شراب کا گناہ اس کے نفع سے زیادہ ہے نفع تو یہی ہے کہ شراب سے کچھ سرور پیدا ہوتا ہے یا اس کی خرید و فروخت سے تجارتی فائدہ ہوتا ہے اور جوئے میں کبھی مفت کا مال ہاتھ آتا ہے اور گناہوں اور مفسدوں کا کیا شمار عقل کا زوال غیرت و حمیت کا زوال عبادات سے محرومی لوگوں سے عداوتیں سب کی نظر میں خوار ہونا دولت و مال کی اضاعت ایک روایت میں ہے کہ جبریل امین نے حضور پر نور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور میں عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ کو جعفر طیار کی چار

خصلیتں پسند ہیں۔ حضور نے حضرت جعفر رضی اللہ عنہ سے دریافت فرمایا انہوں نے عرض کیا کہ ایک تو یہ ہے کہ میں نے شراب کبھی نہیں پی یعنی حکم حرمت سے پہلے بھی اور اس کی وجہ یہ تھی کہ میں جانتا تھا کہ اس سے عقل زائل ہوتی ہے اور میں چاہتا تھا کہ عقل اور بھی تیز ہو، دوسری خصلت یہ ہے کہ زمانہ جاہلیت میں بھی میں نے کبھی بت کی پوجا نہیں کی کیونکہ میں جانتا تھا کہ یہ پتھر ہے نہ نفع دے سکے نہ ضرر، تیسری خصلت یہ ہے کہ کبھی میں زنا میں مبتلا نہ ہوا کہ اس کو بے غیرتی سمجھتا تھا، چوتھی خصلت یہ تھی کہ میں نے کبھی جھوٹ نہیں بولا کیونکہ میں اس کو کمینہ پن خیال کرتا تھا۔

اور ایک دوسری جگہ ارشاد فرمایا:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَ اَنْتُمْ سُكٰرٰى حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ۔ (پ۵ النساء ۴۳)

ترجمۂ کنز الایمان: اے ایمان والو نشہ کی حالت میں نماز کے پاس نہ جاؤ جب تک اتنا ہوش نہ ہو کہ جو کہو اسے سمجھو۔

اللہ عزوجل نے اپنے اس فرمانِ عالیشان میں شراب پینے سے منع فرمایا اور اس سے بچنے کا حکم فرمایا:

اَلْخَمْرُ وَ الْمَیْسِرُ وَ الْاَنْصَابُ وَ الْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّیْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ (۹۰) اِنَّمَا یُرِیْدُ الشَّیْطٰنُ اَنْ یُّوْقِعَ بَیْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَ الْبَغْضَآءَ فِی الْخَمْرِ وَ الْمَیْسِرِ وَ یَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَ عَنِ الصَّلٰوةِ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ (۹۱) (پ۷، المائدۃ: ۹۱،۹۰)

ترجمۂ کنز الایمان: اے ایمان والو! شراب اور جوا اور بت اور پانسے ناپاک ہی ہیں شیطانی کام تو

ان سے بچتے رہنا کہ تم فلاح پاؤ، شیطان یہی چاہتا ہے کہ تم میں بیر اور دشمنی ڈلوادے شراب اور جوئے میں اور تمہیں اللہ کی یاد اور نماز سے روکے تو کیا تم باز آئے۔

جنت میں داخلے سے محروم

اللہ کے محبوب، دانائے غیوب، منزّہٌ عنِ العُیُوب، عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ ذیشان ہے: اللہ عزوجل نے جب جنت کو پیدا فرمایا تو اس سے فرمایا: "کلام کر۔" تو وہ بولی: "جو مجھ میں داخل ہو گا وہ سعادت مند ہے۔" تو اللہ عزوجل نے فرمایا: "مجھے اپنی عزت وجلال کی قسم! تجھ میں اٹھ قسم کے لوگ داخل نہ ہوں گے: شراب کا عادی، زنا پر اصرار کرنے والا، چغل خور، دیوث، (ظالم) سپاہی، ہیجڑا اور رشتہ داری توڑنے والا اور وہ شخص جو خدا کی قسم کھا کر کہتا ہے کہ فلاں کام ضرور کروں گا پھر وہ کام نہیں کرتا۔"

(اتحاف السادۃ المتقین، کتاب آفات اللسان، ج۹، ص۳۴۵۔۳۴۶)

ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ بحر الدموع میں فرماتے ہیں: زنا پر اصرار کرنے والے سے مراد ہمیشہ زنا کرتا رہنے والا نہیں، اسی طرح شراب کے عادی سے مراد یہ نہیں جو ہمیشہ شراب پیتا رہے بلکہ مراد یہ ہے کہ جب اسے شراب میسر ہو تو وہ پی لے اور اللہ عزوجل کے خوف کی وجہ سے شراب پینے سے باز نہ آئے اسی طرح جب اسے زنا کا موقع ملے تو اس سے توبہ نہ کرے اور نہ ہی اپنے نفس کو اس بری خواہش کی تکمیل سے روکے۔ بے شک ایسے لوگوں کا ٹھکانا جہنم ہی ہے۔

حدیث میں شراب کی ممانعت

(۱)۔۔۔۔۔۔ دافِعِ رنج و مَلال، صاحبِ جُودو نوال صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے:"خمر (یعنی انگور کی شراب) پینا سب سے بڑا گناہ اور بے حیائیوں کی جڑ ہے، جس نے شراب پی اس نے نماز چھوڑ دی اور گویا اپنی ماں، خالہ اور پھوپھی کے ساتھ زنا کیا۔"

(مجمع الزوائد، کتاب الاشربۃ، الحدیث:۸۱۷۴، ج۵، ص۱۰۴)

(۲)۔۔۔۔۔۔ مَحبوبِ ربُّ العلمین، جنابِ صادق و امین عزوجل وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے:"جس نے دنیا میں ریشم پہنا وہ آخرت میں نہ پہن سکے گا، جس نے دنیا میں شراب پی وہ آخرت میں نہ پی سکے گا اور جس نے دنیا میں سونے چاندی کے برتنوں میں پانی پیا وہ آخرت میں ان کے ذریعے نہ پی سکے گا۔" پھر ارشاد فرمایا:"اہلِ جنت کا لباس ریشم، اہلِ جنت کا مشروب شرابِ طہور اور اہلِ جنت کے برتن سونے کے ہیں۔"

(المستدرک، کتاب الاشربہ، باب من لبس الحریر فی الدنیا۔۔۔۔۔۔ الخ، الحدیث:۷۲۹۸، ج۵، ص۱۹۵)

(۳)۔۔۔۔۔۔ حُسنِ اَخلاق کے پیکر، محبوبِ رَبِّ اَکبر صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''تمام برائیوں کی جڑ شراب سے بچو! (ا) جو اس سے نہ بچا اس نے اللہ عزوجل اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نافرمانی کی اور اللہ عزوجل اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نافرمانی کی وجہ سے عذاب کا مستحق ہو گیا۔ اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے:

وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَتَعَدَّ حُدُوْدَهٗ يُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِيْهَا ۠ وَلَهٗ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿۱۴﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اور جو اللہ اور اسکے رسول کی نافرمانی کرے اور اس کی کل حدوں سے بڑھ جائے اللہ اسے آگ میں داخل کرے گا جس میں ہمیشہ رہے گا اور اس کے لئے خواری کا عذاب

ہے۔"(پ۴، النساء:۱۴)

احادیث میں یہ مضمون بیان ہو چکا ہے کہ جب شراب حرام کر دی گئی تو صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن ایک دوسرے کے پاس گئے اور کہنے لگے: "شراب حرام کر دی گئی ہے اور اسے شرک کے برابر قرار دیا گیا ہے۔ "شراب کا عادی بت پرست کی طرح ہے اور اگر وہ توبہ کئے بغیر مر گیا تو جنت میں داخل نہ ہو گا(یعنی اگر وہ حلال جان کر پئے)۔

حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کا مؤقف یہ ہے کہ شراب نوشی کرنا کبیرہ گناہوں میں سب سے بڑا گناہ ہے اور بلاشبہ یہ تمام برائیوں کی جڑ ہے اور کئی احادیثِ مبارکہ میں اس کے پینے والے اور دیگر معاونین پر لعنت کی گئی ہے۔ نیز حدیثِ پاک میں یہ بات گزر چکی ہے کہ نشہ کرنے والے کی نماز ۴۰ دن تک قبول نہیں کی جاتی اور نہ ہی اس کی کوئی نیکی آسمان کی طرف بلند ہوتی ہے۔

(۴)۔۔۔۔۔۔خَاتَمُ الْمُرْسَلِیْن، رَحْمَةٌ لِّلْعٰلَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: "جس نے شراب پی اور اسے نشہ نہ ہوا تو اللہ عزوجل اس سے ۴۰ راتوں تک اعراض فرماتا ہے اور جس نے شراب پی اور اس پر نشہ طاری ہو گیا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ ۴۰ راتیں نہ تو اس کے نفل قبول فرمائے گا اور نہ ہی فرض اور اگر وہ اسی دوران مر گیا تو بت پرست کی موت مرا اور اللہ عزوجل پر حق ہے کہ اسے طِیْنَةُ الْخَبَال سے پلائے۔ "عرض کی گئی: "یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم! طِیْنَةُ الْخَبَال کیا ہے؟ "ارشاد فرمایا: "جہنمیوں کا خون اور پیپ۔

(کتاب الکبائر للذہبی، الکبیرۃ التاسعۃ عشرۃ: شرب الخمر، ص۹۲۔)

(۵)۔۔۔۔۔۔حضرت سیِّدُنا عبد اللہ ابن ابی اَوفٰی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ارشاد

فرمایا: ”جو شراب پینے کی عادت میں مرا وہ لات وعُزّیٰ کی پوجا کرنے والے کی طرح مرا۔“ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہسے کہا گیا: ”مُدْمِنُ الْخَمْر وہ ہے جسے شراب پینے سے اِفاقہ نہ ہو۔“ ارشاد فرمایا: ”نہیں، بلکہ مُدْمِنُ الْخَمْراسے کہتے ہیں کہ جب بھی شراب پائے پی لے اگرچہ اسے کئی سال کے بعد ملے۔ (المرجع السابق۔ الکامل فی ضعفاء الرجال، الرقم ۴۴۵ الحسن بن عمارۃ، ج۳، ص ۱۰۴۔)

(۶)۔۔۔۔۔۔ سرکارِ والا تَبار، ہم بے کسوں کے مدد گار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”جس نے شام کو شراب پی وہ صبح مُشرک ہو جائے گا اور جس نے صبح کو شراب پی وہ شام کے وقت مُشرک ہو جائے گا۔ (کتاب الکبائر للذہبی، الکبیرۃ التاسعۃ عشرۃ: شرب الخمر، ص ۹۳)

واقعہ نمبر (22)

سفید بالوں کی وجہ سے جنت مل گئی

حضرتِ سیّدُنا احمد بن سہل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے خواب میں حضرتِ سیّدُنا یحییٰ بن اکثم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم کو دیکھ کر پوچھا: ''مَافَعَلَ اللّٰہُ بِكَ'' اللہ عزوجل نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟" توانہوں نے جواب دیا کہ مجھے بلاکر ارشاد فرمایا: " اے بوڑھے! میں نے عرض کی: "یااللہ عزوجل! ہمیں حضرتِ سیّدُنا عبدالرزاق نے حضرتِ سیّدُنا معمر کے حوالے سے ،انہوں نے حضرتِ سیّدُنا زہری کے حوالے سے، انہوں نے حضرتِ سیّدُنا عروہ کے حوالے سے اور انہوں نے اُمُّ المؤمنین حضرت سیّدَتُنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حوالے سے یہ بات بتائی کہ حضور نبیٔ کریم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے بیان فرمایا: "حضرتِ جبرائیلِ امین علیہ الصلٰوۃ والسلام نے مجھے بتایا کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے: "مجھے حیا آتی ہے کہ میں کسی سفید بالوں والے کو عذاب دوں جو اسلام میں بوڑھا ہوا ہو۔" اور میں تو بہت عمر رسیدہ ہوں۔" اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا: "عبدالرزاق نے سچ کہا، معمر نے سچ کہا، زہری نے صحیح کہا، عروہ بھی سچا ہے، عائشہ نے بھی ٹھیک کہا، میرے نبیٔ کریم نے بھی سچ فرمایا، جبرائیل نے بھی سچ بتایا اور میں نے بھی سچ فرمایا ہے۔ پھر اللہ عزوجل نے مجھے دائیں طرف جنت میں جانے کا حکم فرمایا۔" (حکایتیں اور نصیحتیں ص ۶۳۵)

عیون الحکایات میں اس واقعہ کو کچھ اس طرح بیان کیا گیا ہے:

حضرت محمد بن سلم خوَّاص علیہ رحمۃ اللہ الرزاق سے منقول ہے کہ "میں نے قاضی یحیی بن اَکْثَم کو خواب میں دیکھ کر پوچھا:" مَا فَعَلَ اللّٰهُ بِكَ ؟ یعنی اللہ عزوجل نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟" کہا:"اللہ عزوجل نے مجھے اپنی بارگاہ میں کھڑا کیا اور فرمایا: اے بد عمل بڑھے!" اگر تیرے بال سفید نہ ہوتے تو میں تجھے ضرور آگ میں جلاتا۔" یہ فرمان سن کر میری کیفیت وہ ہو گئی جو ایک مجرم کی اپنے آقا کے سامنے ہوتی ہے، میں بری طرح کانپنے لگا۔ جب افاقہ ہوا تو دوبارہ ارشاد ہوا:" اے بد عمل بڑھے! تو سفید ریش نہ ہوتا تو میں ضرور تجھے آگ میں جلاتا۔" مجھ پر پھر ہیبت طاری ہو گئی اور میں بری طرح کانپنے لگا۔ جب حالت کچھ سنبھلی تو تیسری مرتبہ پھر اسی طرح فرمایا۔ میں نے بارگاہِ خداوندی عزوجل میں عرض کی:"اے میرے خالق ومالک! اے رحیم و کریم! اے عفو ودرگزر فرمانے والے! میں نے عبدالرزاق بن ہمام سے، انہوں نے مَعْمَر بن راشد سے، انہوں نے ابنِ شِہَاب زُہرِی سے، انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور انہوں نے تیرے نبیِٔ مُکَرَّم، نورِ مُجَسَّم، رسولِ مُحتشم، شافعِ اُمَم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم سے اور انہوں نے جبرائیلِ امین علیہ السلام سے تیرا یہ فرمان سنا:"میرا وہ بندہ جسے اسلام میں بڑھاپا آئے، اسے جہنم کا عذاب دینے سے مجھے حیا آتی ہے۔" تو میرے پروردگار عزوجل نے فرمایا:"عبدالرزاق، مَعْمَر، زُہرِی اور اَنس سب نے سچ کہا، میرے نبی نے سچ کہا، جبریل نے سچ کہا اور میرا قول سچا ہے، اے فرشتو! اسے جنت میں لے جاؤ۔"

(اللآلئُ المصنوعۃ فی الاحادیث الموضوعۃ، کتاب المبتداء، ج۱، ص۱۲۵)

ایک روایت میں اس طرح ہے، قاضی یحیی بن اَکْثَم سے اللہ عزوجل نے فرمایا:"اے بوڑھے! تیرے لئے برائی ہے۔" عرض کی:"اے میرے پاک پروردگار عزوجل! تیرے نبیٔ

برحق صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے فرمایا: "تو اس بات سے حیاء کرتا ہے کہ اَسّی (۸۰) سال والے بوڑھوں کو عذاب دے۔ (الجامع الصغیر، الحدیث ۱۸۹۱، ص ۱۱٦، مفهومًا) اے میرے خالق! میں بھی اَسّی سال دنیا میں گزار کر آیا ہوں، مجھ پر بھی کرم فرمادے۔" اللہ عزوجل نے فرمایا: "میرے نبیٔ آخر الزماں نے سچ فرمایا ہے، جا! ہم نے تجھے بخش دیا۔"

(عیون الحکایات جلد۔۲۔ ص ۱۳۴۔۱۳۵)

ہر خطا تُو درگزر کر بیکس و مجبور کی
یا الٰہی مغفرت کر بیکس و مجبور کی

(وسائلِ بخشش)

اسلام میں بڑھاپا پانے والے کا ثواب

(۱)۔۔۔۔۔امیر المومنین حضرتِ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دوجہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحرو بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا، "جس کے بال راہِ خدا عزوجل میں سفید ہوگئے اس کے بالوں کی سفیدی قیامت کے دن اس کے لئے نور ہوگی۔"

(الاحسان بترتیبِ صحیح ابن حبان، کتاب الجنائز ، فصل فی اعمار ھذہ الامۃ، رقم ۲۹۷۳، ج ۴ ،ص ۲۷۸ ، رواہ عن ابی نجیح السلمی)

(۲)۔۔۔۔۔ حضرتِ سیدنا عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سرکارِ والا تَبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار، دوعالَم کے مالک و مختار، حبیبِ پروردگار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا، "جس کے بال اسلام میں سفید ہوئے تو وہ بال قیامت کے دن اس کیلئے نور ہونگے۔" (نسائی، کتاب الجھاد، باب ثواب من رمی بسھم، ج٦، ص ۲۷، رواہ عن کعب بن مرہ)

(۳)۔۔۔۔۔۔حضرتِ سیدنا عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ آقائے مظلوم، سرورِ معصوم، حسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، مَحبوبِ رَبِّ اکبر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا، "سفید بالوں کو نہ اکھاڑو کیونکہ جس کے بال اسلام کی حالت میں سفید ہوئے قیامت کے دن اس کے بالوں کی سفیدی اس کے لئے نور ہو گی۔"

(۴)۔۔۔۔۔۔ایک روایت میں ہے کہ" جس کے بال اسلام کی حالت میں سفید ہوئے اس کے لئے ایک نیکی لکھی جائے گی اور اس کا ایک گناہ مٹا دیا جائے گا۔"

(۵)۔۔۔۔۔۔ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے سفید بالوں کو اکھاڑنے سے منع کیا اور فرمایا کہ یہ مسلمان کا نور ہیں۔"

(ترمذی، کتاب الادب، باب ماجاء فی النھی عن نتف الشیب، رقم ۲۸۳۰، ج ۴، ص ۳۷۵)

(۶)۔۔۔۔۔۔حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ "سفید بالوں کو نہ اکھاڑو کیونکہ یہ قیامت کے دن نور ہونگے۔ جس کا ایک بال سفید ہوا اللہ عزوجل اس کے لئے ایک نیکی لکھے گا اور اس کا ایک گناہ معاف فرمائے گا اور اس کا ایک درجہ بلند فرمائے گا۔" (الترغیب والترھیب، کتاب اللباس والزینۃ، باب فی ابقاء الشیب، رقم ۱، ج ۳، ص ۸۶)

(۷)۔۔۔۔۔۔حضرت سیدنا مثنی بن صباح رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ سرکار مدینہ صَلَّی اللہ تَعَالیٰ علیہ وَاٰلہٖ وَسلَّم نے ارشاد فرمایا، "سفید بالوں والے مسلمان اور افراط و تفریط سے بچنے والے عاملِ قرآن کی تعظیم گویا اللہ عزوجل کی تعظیم ہے۔"

(سنن ابوداؤد، کتاب الادب، باب فی تنزیل الناس منازلھم ج ۴، رقم ۴۸۴۳، ص ۳۴۴)

(۸)۔۔۔۔۔۔نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی تعظیم میں سے یہ بھی ہے کہ سفید بالوں والے مسلمان کی عزت کی جائے۔(والدین،زوجین اور اساتذہ کے حقوق ص۹۸)

(۹)۔۔۔۔۔۔امام مالک نے روایت کی، سعید بن المسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے تھے کہ حضرت ابراہیم خلیل الرحمن علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سب سے پہلے مہمانوں کی ضیافت کی اور سب سے پہلے ختنہ کیا اور سب سے پہلے مونچھ کے بال تراشے اور سب سے پہلے سفید بال دیکھا۔ عرض کی، اے رب! یہ کیا ہے؟ پروردگار تبارک و تعالیٰ نے فرمایا: "اے ابراہیم! یہ وقار ہے۔" عرض کی، اے میرے رب! میرا وقار زیادہ کر۔

(الموطأ"،كتاب صفة النبی صلی الله عليه وسلم، باب ماجاء في السنة في الفطرة، الحديث:١٧٥٦، ج٢، ص٤١٥)

سفید بال اکھاڑنا منع ہے

(۱۰)۔۔۔۔۔۔دیلمی نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلَّم نے فرمایا: "جو شخص قصداً سفید بال اکھاڑے گا، قیامت کے دن وہ نیزہ ہو جائے گا، جس سے اس کو بھونکا جائے گا۔(کنزالعمال"،کتاب الزینۃ والتجمل، رقم:١٧٢٧٦،ج٦،ص٢٨١.)

سفید بالوں میں خضاب لگانا

(۱۱)۔۔۔۔۔۔ صحیح بخاری و مسلم میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہ نبی کریم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلَّم نے فرمایا کہ "یہود و نصاریٰ خضاب نہیں کرتے، تم ان کی مخالفت کرو۔"یعنی خضاب کرو۔

(" صحیح البخاري"،کتاب أحاديث الأنبياء، باب ماذكر عن بني اسرائيل، الحديث:٣٤٦٢،ج٢،ص٤٦٢.)

(۱۲)۔۔۔۔۔۔ صحیح مسلم میں جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی، کہ فتح مکہ کے دن ابو قحافہ (حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ کے والد) لائے گئے اور ان کا سر اور داڑھی ثغامہ (یہ ایک گھاس ہے) کی طرح سفید تھی۔ نبی کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: "اس کو کسی چیز سے بدل دو (یعنی خضاب لگاؤ) اور سیاہی سے بچو۔" یعنی سیاہ خضاب نہ لگانا۔

("صحیح مسلم"، کتاب اللباس...إلخ، باب إستحباب خضاب الشیب بصفرۃ...إلخ، الحدیث:۸۰۔(۲۱۰۲)، ص۱۱۶۴.)

(۱۳)۔۔۔۔۔۔ ابو داود و نسائی نے ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کی، کہ نبی کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا کہ "آخر زمانہ میں کچھ لوگ ہوں گے جو سیاہ خضاب کریں گے جیسے کبوتر کے پوٹے، وہ لوگ جنت کی خوشبو نہیں پائیں گے۔"

("سنن أبي داود"، کتاب الترجل، باب ماجاء في خضاب السواد، الحدیث:۴۲۱۲، ج۴، ص۱۱۸)

(۱۴)۔۔۔۔۔۔ ترمذی و ابو داود و نسائی نے ابوذر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: "سب سے اچھی چیز جس سے سفید بالوں کا رنگ بدلا جائے، منہدی یا کتم ہے۔" یعنی منہدی لگائی جائے یا کتم۔

("سنن الترمذي"، کتاب اللباس، باب ماجاء في الخضاب، الحدیث:۱۷۵۹، ج۳، ص۲۹۲.)

(۱۵)۔۔۔۔۔۔ ابو داود نے ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کی، کہ نبی کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم کے سامنے ایک شخص گزرا جس نے منہدی کا خضاب کیا تھا، ارشاد فرمایا: یہ خوب اچھا ہے۔ پھر ایک دوسرا شخص گزرا جس نے منہدی اور کتم کا خضاب کیا تھا، فرمایا: یہ اس سے بھی اچھا ہے۔ پھر ایک تیسرا شخص گزرا جس نے زرد خضاب کیا تھا، فرمایا: "یہ ان سب سے اچھا ہے۔" ("سنن أبي داود"، کتاب الترجل، باب في خضاب الصفرۃ، الحدیث:۴۲۱۱، ج۴، ص۱۱۷)

(۱۶)۔۔۔۔۔۔ ابن النجار نے انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا کہ "سب سے پہلے منہدی اور کتم کا خضاب ابراہیم علیہ السلام نے کیا اور سب سے پہلے سیاہ خضاب فرعون نے کیا۔"

("الفردوس بمأثور الخطاب"، الحدیث:۴۷، ج۱، ص۳۵.)

(۱۷)۔۔۔۔۔۔ طبرانی نے کبیر میں اور حاکم نے مستدرک میں ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کی، کہ مومن کا خضاب زردی ہے اور مسلم کا خضاب سرخی ہے اور کافر کا خضاب سیاہی ہے۔" ("المستدرک"، کتاب معرفۃ الصحابۃ، باب الصفرۃ خضاب المؤمن... إلخ، الحدیث:۶۲۹۶، ج۴، ص۶۷۵.)

واقعہ نمبر (23)

جنت کے سبز حُلّے

حضرت سیدنا ابراہیم بن عبد اللہ بن علاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، میں نے ابو عامر واعظ علیہ رحمۃ اللہ الواحد کو یہ فرماتے ہوئے سنا:"ایک مرتبہ میں مسجد نبوی شریف کی نور بار فضاؤں میں بیٹھا ہوا تھا کہ اچانک ایک کالا غلام آیا جس کے پاس ایک خط تھا، اس نے وہ خط مجھے دیا اور پڑھنے کو کہا۔ میں نے خط کھولا تو اس میں یہ مضمون لکھا تھا۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ؕ

ترجمہ: (اے ابو عامر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ!) اللہ عزوجل نے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو اُمورِ آخرت میں غور وخوض کرنے کی سعادت عطا فرمائی۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو (لوگوں سے) عبرت حاصل کرنے کی توفیق بخشی، اور خلوت نشینی کی عظیم دولت سے سرفراز فرمایا، اے ابو عامر! بے شک میں بھی آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ان بھائیوں میں سے ہوں جو سفر آخرت کے مسافر ہیں۔ مجھے خبر ملی ہے کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مدینہ منورہ میں آئے ہوئے ہیں، مجھے اس بات سے بہت خوشی ہوئی اور میں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی زیارت کا متمنی ہوں اور مجھے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی صحبت اختیار کرنے اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی گفتگو سننے کا اتنا شوق ہے کہ میرا رواں رواں آپ کے دیدار کی طلب میں تڑپ رہا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو اس کریم ذات کا واسطہ جس نے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو محبت کے جام پلائے مجھے اپنی

قدم بوسی اور زیارت سے محروم نہ کیجئے گا(برائے کرم میرے غریب خانہ پر تشریف لایئے اور مردہ دلوں کو جلا بخشئے)۔والسّلام۔

حضرت سیدنا ابو عامر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:" میں اسی وقت اس خط لانے والے غلام کے ساتھ اس کے آقا کے گھر کی طرف چل دیا، ہم چلتے ہوئے ایک ویران جگہ پر پہنچے ،وہاں ایک خستہ حال ٹوٹا پھوٹا گھر تھا۔غلام نے مجھے دروازے کے پاس کھڑا کیا اور کہا:"آپ (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) تھوڑی دیر یہاں انتظار فرمائیں،میں آپ کے لئے اجازت طلب کرتا ہوں۔چنانچہ میں وہاں انتظار کرنے لگا۔کچھ دیر کے بعد غلام نے آکر کہا:"حضور! اندر تشریف لے آئے۔"جب میں کمرے میں داخل ہوا تو دیکھا کہ کمرہ نہایت بوسیدہ اور خالی ہے، اس کا دروازہ کھجور کے تنے سے بنا ہوا ہے اور ایک نہایت کمزور و نحیف شخص قبلہ رو بیٹھا ہوا ہے، چہرے پر خوف وکرب کے آثار نمایاں ہیں اور اسے دیکھ کر مجھے احساس ہوا کہ یہ شدید غم وپریشانی میں ہے۔ کثرت بکاء (یعنی بہت زیادہ رونے) کی وجہ سے اس کی آنکھیں بھی ضائع ہوچکی تھیں۔میں نے اسے سلام کیا،اس نے سلام کا جواب دیا۔جب میں نے غور سے دیکھا تو معلوم ہوا کہ وہ اندھا اور اپاہج بھی ہے اور نہایت غم والم میں مبتلا ہے اور اسے جذام کی بیماری بھی لاحق ہے۔پھر اس نے مجھ سے کہا:"اے ابو عامر (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)!اللہ عزوجل آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے دل کو گناہوں کی بیماری سے حفاظت میں رکھے،میں ہمیشہ اس بات کا خواہش مند رہا ہوں کہ آپ (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) کی صحبت اختیار کروں اور آپ (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) سے نصیحت آموز گفتگو سنوں،اے ابو عامر (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)! مجھے ایک ایسا زخمِ دل

لاحق ہے کہ تمام واعظین وناصحین بھی اس کا علاج نہ کرسکے اور اطباء اس کے علاج سے عاجز آچکے ہیں۔ مجھے یہ خبر ملی ہے کہ آپ (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) کی تجویز کردہ دوا اور مرہم زخموں کے لئے بے حد سود مند ہے، برائے کرم! میرے زخمی دل کا علاج فرمائیں اگرچہ دوا کتنی ہی تلخ وناگوار کیوں نہ ہو، میں شفاء کی امید لگائے دوا کی تلخی وناگواری برداشت کرلوں گا۔"

حضرت سیدنا ابو عامر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: اس بزرگ کی یہ بات سن کر مجھ پر رُعب ودبدبہ طاری ہوگیا، اس کی باتوں میں مجھے بڑی حقیقت نظر آئی۔ میں کافی دیر خاموش رہا اور غور وفکر کرتا رہا پھر میں نے اس بزرگ سے کہا:"اگر تم اپنی بیماری کا علاج چاہتے ہو تو اپنی نظر کو عالم ملکوت کی طرف پھیرو، اپنے کانوں کو اسی عالم کی طرف مشغول کرلو اور اپنے ایمان کی حقیقت کو جنت ماوٰی کی طرف منتقل کرلو۔ اگر ایسا کروگے تو ربِّ کائنات عزوجل نے اپنے مقرب بندوں کے لئے جو نعمتیں اور آسائشیں اس میں رکھی ہیں وہ تم پر منکشف ہوجائیں گی۔اسی طرح پھر اپنی تمام توجہ جہنم کی طرف کرو اور اس میں غور وفکر کرو اور حقیقی نظر سے اس کو دیکھو تو تمہیں وہ تمام عذاب ومصائب نظر آجائیں گے جو اللہ جلّ جلالہ کے دشمنوں اور نافرمانوں کے لئے تیار کئے گئے ہیں۔ اگر اس طرح کروگے تو تمہیں دونوں چیزوں میں فرق معلوم ہوجائے گا اور یہ بات بالکل واضح ہوجائے گی کہ نیکوں اور بدوں کی موت برابر نہیں۔"

حضرت سیدنا ابو عامر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، میری یہ بات سن کر وہ بزرگ رونے لگے اور سرد آہیں بھرنے لگے اور ایک چیخ مار کر کہنے لگے:"اے ابو عامر (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)! اللہ عزوجل کی قسم! تمہاری دوا نے فوراً میرے زخمی دل پر اثر کیا ہے، میں اُمید

رکھتا ہوں کہ تمہارے پاس مجھے ضرور شفاء نصیب ہو جائے گی، رحیم و کریم پروردگار عزوجل آپ پر رحم فرمائے۔ مجھے مزید نصیحت فرمایئے۔"

حضرت سیدنا ابو عامر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، پھر میں نے اس بزرگ سے کہا: "اے مرد صالح! اللہ عزوجل تجھے اس وقت بھی دیکھتا ہے جب تو تنہائی میں ہوتا ہے اور جب تو جلوت میں ہوتا ہے تو بھی وہ تجھے دیکھتا ہے۔" تو اس بزرگ نے پہلے کی طرح پھر چیخ ماری پھر فرمایا: "وہ کون سی ہستی ہے جو میرے گناہوں کو معاف کرے، جو میرے غم و حزن کو دور کرے اور میری خطاؤں کو معاف کرے؟ اے میرے رحیم و کریم پروردگار عزوجل! تیری ہی ذات ایسی ہے جو میری مددگار ہے، اور میں تجھی پر بھروسہ کرتا ہوں اور تیری ہی طرف رجوع کرتا ہوں۔" اتنا کہنے کے بعد وہ بزرگ زمین پر گرے اور ان کی روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔

حضرت سیدنا ابو عامر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: "کچھ دیر بعد ایک لڑکی وہاں آئی جس نے اُون کا کرتہ پہنا ہوا تھا اور اُون ہی کی چادر اوڑھی ہوئی تھی اور اس کے ماتھے پر سجدوں کی کثرت کی وجہ سے نورانی نشانات بن چکے تھے، روزوں کی کثرت کی وجہ سے اس کا رنگ زرد ہو گیا تھا اور طویل قیام کی وجہ سے پاؤں سوجھے ہوئے تھے۔ اس نے مجھ سے کہا: "اے عارفین کے دلوں کو تقویت دینے والے اور اے غم زدوں کی مصیبتوں کو حل کرنے والے! تو نے بہت اچھا کیا، ان شاء اللہ عزوجل تمہارا یہ عمل رائیگاں نہیں جائے گا، اے ابو عامر! یہ بزرگ میرے والد تھے اور تقریباً بیس سال سے کوڑھ کی بیماری انہیں لاحق تھی، یہ ہر وقت نماز ہی میں مشغول رہتے یہاں تک کہ یہ اپاہج ہو گئے، رونے کی کثرت کی وجہ سے ان کی آنکھیں ضائع ہو گئیں اور

یہ اللہ رب العزت سے امید رکھتے تھے کہ آپ سے ملاقات ضرور ہو گی۔"اور یہ فرمایا کرتے تھے:"میں ایک مرتبہ حضرت سیدنا ابو عامر واعظ علیہ رحمۃ اللہ الواحد کی محفل میں حاضر ہوا تھا۔ ان کی پُر اثر باتوں نے میرے مردہ دل کو زندہ کر دیا، اور مجھے خوابِ غفلت سے بیدار کر دیا، اگر دوبارہ کبھی میں ان کی محفل میں چلا گیا یا ان کی باتیں سن لیں تو میں ان کی باتیں سن کر ہلاک ہو جاؤں گا، پھر وہ لڑکی کہنے لگی:"اے ابو عامر (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)! اللہ عزوجل تمہیں جزائے خیر عطا فرمائے کہ تم نے میرے والد کو وعظ و نصیحت کی اور ان کو سکون وآرام مہیا کیا، اللہ عزوجل تمہیں اس کا اچھا صلہ عطا فرمائے۔"

پھر وہ لڑکی اپنے باپ کے پاس آئی اور اس کی آنکھوں کو بوسہ دینے لگی اور روتے ہوئے کہنے لگی:"اے وہ عظیم شخص جس نے اللہ عزوجل کے خوف سے رو رو کر اپنی آنکھیں گنوا دیں! اے میرے کریم باپ! تجھے تیرے رب عزوجل کے عذاب کی وعیدوں نے ہلاک کر دیا، تم ہمیشہ اپنے رب عزوجل کے خوف سے گریہ وزاری کرتے رہے اور دعاء و استغفار میں مشغول رہے۔"

میں نے اس سے پوچھا:"اے نیک بندی! تو اتنا کیوں رو رہی ہے؟"اور اتنی غمزدہ کیوں ہو رہی ہے، تمہارے والدِ گرامی تو اب دار الجزاء میں جا چکے ہیں اور وہ اپنے ہر عمل کا بدلہ دیکھ چکے ہوں گے اور ان کے اعمال ان کے سامنے پیش کر دیئے جائیں گے اگر ان کے اعمال اچھے تھے تو ان کے لئے خوشخبری ہے اور اگر اعمال نامقبول تھے تو یہ افسوس ناک بات ہے۔"

یہ سن کر اس لڑکی نے بھی اپنے باپ کی طرح چیخ ماری اور تڑپنے لگی اور اسی حالت میں ان کی روح بھی عالم بالا کی طرف پرواز کر گئی۔ پھر میں عصر کی نماز کے لئے مسجد نبوی شریف علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں حاضر ہوا اور میں نے نماز کے بعد ان دونوں باپ بیٹی کے لئے خوب رو رو کر دعا کی، پھر وہ غلام آیا اور اس نے اطلاع دی کہ ان دونوں کی تکفین ہو چکی ہے، آپ نماز جنازہ کے لئے تشریف لے چلیں۔ پھر ہم نے ان کی نماز جنازہ پڑھی اور انہیں دفنا دیا گیا۔ پھر میں نے لوگوں سے دریافت کیا: "یہ باپ بیٹی کون تھے؟" تو مجھے بتایا گیا: "یہ حضرت سیدنا حسن بن علی بن ابو طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی اولاد سے ہیں۔

حضرت سیدنا ابو عامر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: "مجھے کافی دنوں تک ان کی موت کا افسوس رہا پھر ایک رات میں نے ان دونوں باپ بیٹی کو خواب میں دیکھا، انہوں نے سبز جنّتی حُلّے زیب تن کئے ہوئے تھے۔ میں نے ان کو دیکھ کر کہا: "مرحبا! تمہیں مبارک ہو، میں تو تمہاری وجہ سے بہت غمگین تھا، "مَافَعَلَ اللّٰہُ بِکُمَا تمہارے ساتھ اللہ عزوجل نے کیا معاملہ فرمایا؟" اس بزرگ نے فرمایا: "ہمیں بخش دیا گیا اور ہمیں نعمتیں ملیں، ان میں تم بھی ہمارے ساتھ شریک ہو۔" (عیون الحکایات جلد۔۱۔ص ۱۱۶۔۱۱۷۔۱۱۸۔۱۱۹)

(اللہ کی اُن پر رحمت ہو۔۔اور۔۔اُن کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔آمین بجاہ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

بعض بیان جادو ہوتے ہیں

یقیناً بعض وعظ و بیان جادو کی طرح اثر انداز ہوتے ہیں جیسے کہ حدیث میں آیا: خَاتَمُ الْمُرْسَلِیْن، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے: ''بلاشبہ بعض بیان جادو ہوتے ہیں۔

(صحیح البخاری، کتاب النکاح، باب الخطبۃ، الحدیث:۵۱۴۶، ص۴۴۵۔)

کہ غافل شخص جس کو سن کر غفلت سے بیدار ہو جاتا ہے۔اور وعظ و بیان کرنے کے فوائد کے ساتھ ساتھ نقصانات بھی ہیں،لہذا ہم پہلے وعظ کہنے اور سننے والوں کے آداب ذکر کرتے ہیں پھر اس کے فوائد و نقصانات ان شاءاللہ عزوجل۔

وعظ و نصیحت کرنے والے کے آداب

(وعظ و نصیحت کرنے والے کو چاہے کہ) تکبر سے بچتے ہوئے ہمیشہ اپنے مالکِ حقیقی سے حیا کرتا رہے، اپنی حاجت بارگاہِ الٰہی عزوجل میں پیش کرے۔اس بات کا خواہش مند ہو کہ سننے والے وعظ و نصیحت سے فائدہ حاصل کریں، اپنی خامیوں پر آگاہ ہو تو اپنے نفس کو ملامت کرے، سننے والوں کو سلامتی چاہنے والی نگاہ سے دیکھے، ان کی پوشیدہ باتوں کے متعلق حسنِ ظن رکھے، اپنی ذات کو طعن و تشنیع سے محفوظ رکھنے کے لئے لوگوں سے کوئی چیز طلب نہ کرے، ادب سکھاتے ہوئے نرمی سے کام لے، ابتداءً جسے وعظ و نصیحت کرے اس پر نرمی کرے، جو کہے اس پر عمل کرنے کا پختہ ارادہ کرے تاکہ لوگ اس کی باتوں سے فائدہ حاصل کریں۔(آدابِ دین ص۲۱)

وعظ و نصیحت سننے والے کے آداب

ہمیشہ خشوع و خضوع (عاجزی وانکساری) کی کیفیت پیدا کرنے کی کوشش کرے، جو کچھ سنے اسے یاد رکھنے کی کوشش کرے، وعظ و نصیحت کرنے والے کے متعلق حسنِ ظن رکھے، واعظ کی بات کے درست ہونے کا اعتقاد رکھے، ہمیشہ خاموش رہنے کی عادت اپنائے،

مستقل مزاجی اختیار کرے، اپنے غموں اور فکروں کو مجتمع کرلے(یعنی دنیوی خیالات میں مشغول نہ رہے اور لوگوں پر) تہمت لگانے سے بچے۔(آدابِ دین ص ۲۱)

وعظ وبیان کی حقیقت

امامِ غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی فرماتے ہیں: (بے عملی کی صورت میں) وعظ و نصیحت کرنے سے اجتناب کر۔کیونکہ اس میں بڑی آفتیں اور نقصان ہیں۔ مگر جب تیرا اپنے بیان و تقریر پر عمل ہو، تو اب لوگوں کو وعظ و نصیحت کرنا درست ہے۔(کہ اس صورت میں تیری زبان میں تاثیر پیدا ہوگی) حضرت سیِّدُنا عیسٰی علٰی نبیّنا وعلیہ الصَّلوٰۃ والسَّلام سے پروردگارِ عالم عزّوجلّ نے جو ارشاد فرمایا، اس میں خوب غور وفکر کر تاکہ نصیحت حاصل کرسکے۔یَاابْنَ مَرْیَمَ عِظْ نَفْسَکَ فَاِنِ اتَّعَظَتْ فَعِظِ النَّاسَ وَاِلَّا فَاسْتَحِ مِنِّی-ترجمہ:اے ابن مریم!اپنے نفس کو نصیحت کر، اگر اس نے نصیحت قبول کرلی، تو پھر لوگوں کو نصیحت کرنا، ورنہ مجھ سے حیا کرو۔

(احیاء العلوم: کتاب العلم الباب السادس فی آفات العلم الخ ج ۱ ص ۹۱ دار صادر بیروت)

وعظ وبیان میں کن چیزوں کا خیال رکھا جائے؟

اگر معاملہ ایسا ہو کہ تجھے وعظ و بیان کرنا ہی پڑے تو دو باتوں سے پرہیز کرنا: پہلی بات :وعظ وبیان میں تَصَنُّع وبناوٹ، خوش کن عبارات، رنگین بیانی اور فُضول اشارات سے اجتناب کرنا۔ غیر مستند واقعات اور فُضول شعر وشاعری سے بھی پرہیز کرنا کیونکہ اللہ تعالٰی تَصَنُّع اور بناوٹ سے کام لینے والوں کو ناپسند فرماتا ہے۔ کلام میں تکلُّف یا نُمُود و نُمائش کا حد سے تجاوُز کرنا باطن کے خراب ہونے اور دل کی غفلت پر دلالت کرتا ہے۔ بیان کا مقصد (اپنی قابلیت کا اظہار

نہیں بلکہ) یہ ہے کہ بندہ آخرت کی تکالیف و عذاب کو بھُلانہ پائے، اللہ تعالیٰ کی عبادت میں جو کوتاہیاں سرزد ہوئیں انہیں یاد کرے ، فُضول ولایعنی کاموں میں ضائع کردہ اپنی عمر پر افسوس کرے، اور پیش آنے والے دشوار گزار مراحل کے بارے میں غور وفکر سے کام لے کہ ایمان پر خاتمہ نہ ہوا، تو کیا بنے گا؟ مَلَکُ الموت حضرت سیّدُنا عزرائیل علیہ السَّلام جب روح قبض فرمائیں گے ، تو کیسی حالت ہو گی؟ اور کیا مُنکَر نکیر کے سوالوں کے جوابات دینے کی طاقت وہمّت ہے ؟ روزِ محشر کی سختیوں پر غور کرے ، کہ کیا پل صِراط کو آسانی سے پار کر لے گا یا"ھَاوِیَہ"میں گر جائے گا؟ اس کے دل میں ان معاملات کی یاد ہمیشہ آتی رہے اور اس سے قرار و سُکون چھن جائے ، تو ایسے جذبات کے جوش اور ان مَصائب و آلام پر رونے کا نام بیان ہے۔ جبکہ لوگوں کو ان (بیان کردہ) معاملات کی طرف توجہ دلانا اور ان کی کوتاہیوں پر انہیں تنبیہ کرتے ہوئے، ان کے عیبوں سے انہیں آگاہ کرنا اس طرح ہو کہ اجتماع میں بیٹھے لوگوں پر رِقّت طاری ہو اور یہ مَصائب و آفات (جو پیش آنے والے ہیں) انھیں افسردہ و غمزَدہ کر دیں ، تاکہ جہاں تک ہو سکے وہ اپنے برباد شدہ وقت پر افسوس کریں اور (نیکیوں میں خوب اضافہ کر کے) اس کی تلافی کریں۔ اور جو دن اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں بسر کیے ، ان پر خوب حسرت و پشیمانی کا اظہار کریں ۔اس طریقے پر جامع کلام کو وعظ کہا جاتا ہے۔ مثلاً اگر دریا میں طغیانی ہو اور سیلاب کا رخ کسی کے گھر کی طرف ہو، اور اتفاق سے وہ اپنے اہل خانہ سمیت گھر میں موجود ہو، یقیناً تُو یہی کہے گا بچو! جلدی کرو! ان خطرناک لہروں سے بچنے کی کوشش کرو! اور کیا تیرا دل یہ چاہے گا، کہ اس نازک و پُر خَطر موقع پر صاحبِ خانہ کو پُر تکلُّف عبارات، تَصَنُّع و بناوٹ سے بھرپور نِکات اور

اشارے سے خبر دے؟ ظاہر ہے تُو ایسا کبھی نہیں چاہے گا۔(اور نہ ہی ایسی نادانی اور بے وقوفی کا مظاہرہ کریگا) پس یہی حال واعِظ و مُبلِّغ کا ہے۔ اسے بھی چاہیے کہ وہ ان باتوں یعنی پُرتکلُّف عبارات اور تَصَنُّع و بناوٹ سے پرہیز کرے۔

دوسری بات: وعظ و بیان کرنے میں ہر گز تیری نیّت اور خواہش یہ نہ ہو کہ لوگوں میں واہ واہ کے نعرے بلند ہوں۔ اور وجد کی کیفیت ان پر طاری ہو۔ اور وہ گریباں چاک کر دیں۔ اور ہر طرف یہ شور ہو کہ کیسی اچھی محفل ہے۔ کیونکہ (اس خواہش کا دل میں پیدا ہونا) دنیا کی طرف جھکاؤ اور ریاکاری کی علامت ہے۔ اور یہ چیز حق سے غافل ہونے کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے۔ بلکہ ہونا تَو یہ چاہیے کہ تیرا عزم و ارادہ یہ ہو کہ (تُو اپنے وعظ و بیان کے ذریعے) لوگوں کو دنیا سے آخرت کی طرف راغب کرے، گناہوں سے نیکیوں کی طرف، حرص و لالچ سے زہد و بے رغبتی کی طرف، بخل و کنجوسی سے سخاوت کی طرف، غرور سے تقوٰی و پرہیز گاری کی طرف، (ریاکاری سے اخلاص کی طرف، تکبر سے عاجزی و انکساری کی طرف، غفلت سے بیداری کی طرف) مائل کرنے کی کوشش کرے۔ ان کے دلوں میں آخرت کی محبت پیدا کر کے دنیا کو ان کی نظروں میں قابل نفرت بنا دے۔ اور انہیں عبادت و زہد کے علم سے مالا مال کرے۔ کیونکہ انسان کی طبیعت میں اس بات کا غَلَبہ ہے کہ وہ شریعت مطہَّرہ کی سیدھی راہ سے پھر کر اللہ تعالیٰ کی ناراضگی والے کاموں اور بیہودہ عادات و اطوار میں جلد مشغول ہو جاتا ہے۔ لہٰذا ان کے دلوں میں خوفِ خدا عزَّوجلَّ اور تقوٰی و پرہیز گاری پیدا کر اور انہیں (وقتِ نزع اور قبر و آخرت میں) پیش آنے والے خطرات و مشکلات سے ہر ممکن ڈرانے کی کوشش کر، شاید ایسا کرنے سے

ان کے ظاہری و باطنی مُعامَلات میں تبدیلی رُونُما ہو۔ اور وہ (سچّی توبہ کرکے) اللہ تعالیٰ کی عبادت و اطاعت میں شوق و رغبت کا مظاہرہ کریں۔ معصیت و نافرمانی سے بیزاری اختیار کریں (اور سنّتوں کے سانچے میں ڈھل جائیں) یہی وعظ و بیان کا طریقہ ہے۔ اور ہر وہ وعظ و بیان جس میں یہ خوبیاں نہ ہوں تو وہ (وعظ و بیان) واعِظ و مُبلّغ اور ہر سننے والے کے لیے وبال کا باعث ہے۔ بلکہ یہاں تک کہا گیا ہے کہ وہ (واعِظ و مُبلّغ) مختلف رنگ بدلنے والا جن اور شیطان ہے۔ جو لوگوں کو سیدھی راہ سے دور کرکے انہیں ہلاکت و رسوائی، تباہی و بربادی کے گڑھے میں پھینک دیتا ہے ۔ پس لوگوں پر لازم ہے کہ وہ ایسے واعظ سے دور بھاگیں کیونکہ دین کو نقصان جتنا ایسے واعظ پہنچاتے ہیں اتنا شیطان بھی نہیں پہنچاتا۔ لہٰذا جسے قوت و طاقت حاصل ہو، اس پر یہ لازم اور ضروری ہے کہ وہ ایسے (فتنہ و فساد پھیلانے والے) واعظ کو (اگر ممکن ہو تو) مسلمانوں کے منبر سے نیچے اُتار دے، اور اسے ایسا (وعظ وبیان) کرنے سے (نہایت سختی سے) باز رکھے ۔ کیوں کہ ایسا کرنا اَمْرٌ بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَر یعنی نیکی کی دعوت دینا اور برائی سے منع کرنا ہی ہے۔ (ایہاالولد ص ۴۴۔۴۵۔۴۶۔۴۷)

اللہ تعالیٰ واعظین سے بروزِ قیامت مؤاخذہ فرمائے گا

(۱)۔۔۔۔۔۔اللہ کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب عزوجل و صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: "جو بندہ لوگوں کو وعظ و نصیحت کرتا ہے اللہ عزوجل اس سے پوچھ گچھ ضرور فرمائے گا۔" راوی کہتے ہیں میرا گمان ہے کہ یہ بھی ارشاد فرمایا: "یہ ضرور پوچھے گا کہ تونے اس وعظ سے کیا نیت کی تھی۔"

(شعب الایمان، باب فی نشر العلم، الحدیث:۱۷۸۷،ج۲،ص۲۸۷)

(۲)۔۔۔۔۔۔حضرت سیدنا جعفر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ارشاد فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا مالک بن دینار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جب بھی یہ حدیثِ مبارکہ سناتے تو رو پڑتے، پھر جب افاقہ ہوتا تو ارشاد فرماتے:"تم لوگ یہ گمان کرتے ہو کہ تمہارے سامنے وعظ کرنے سے میری آنکھیں ٹھنڈی ہوتی ہیں حالانکہ میں جانتا ہوں کہ اللہ عزوجل قیامت کے دن مجھ سے پوچھے گا کہ تیرا وعظ سے مقصود کیا تھا؟"(جہنم میں لے جانے والے اعمال جلد۔۱۔ص ۳۱۱)

رقت انگیز بیان کے سبب بدمذہبی کے جراثیم نکل گئے

باب المدینہ (کراچی) کے علاقے گارڈن ویسٹ میں مقیم اسلامی بھائی اپنا بیان کچھ اس طرح تحریر کرتے ہیں کہ دینی معلومات سے دوری کے باعث بد قسمتی سے میرا اٹھنا بیٹھنا بدمذہبوں میں تھا۔ اَلصُّحبَۃُ مُؤَثِّرَۃٌ(صحبت اثر رکھتی ہے) کے مصداق آہستہ آہستہ میں اُنہی کے طور طریقے اپنانے لگا۔ اللہ بھلا کرے دعوتِ اسلامی والوں کا کہ جن کی بدولت خوفِ خدا اور عشقِ مصطفی کے ساتھ ساتھ اولیائے کرام کی عقیدت بھی نصیب ہوگئی۔ ہوا یوں کہ پندرھویں شعبان المعظم ۱۴۲۹ھ کی شب ہمارے علاقے میں دعوتِ اسلامی کے زیر اہتمام اجتماع ذکر و نعت منعقد کیا گیا۔ اتفاقاً میں بھی وہاں پہنچ گیا۔ مبلغِ دعوتِ اسلامی نے موت کے متعلق بیان فرمایا۔ میں نے ایسا پرسوز اور دل ہلا دینے والا بیان پہلے کبھی نہیں سنا تھا۔ ایک عاشقِ رسول کی زبان سے موت کا رِقت انگیز بیان سن کر بدن پر لرزہ طاری ہوگیا۔ دیکھتے ہی دیکھتے میرے دل سے بدمذہبی کے جراثیم نکلنے لگے جن کی جگہ عشقِ رسول کی لازوال دولت جاگزیں ہونے لگی۔ پھر کیا تھا بیان کا اس قدر اثر ہوا کہ میں نے وہیں بیٹھے بیٹھے اپنے برے عقائد سے توبہ کرنے کے

ساتھ ساتھ گناہوں بھری زندگی سے بھی چھٹکارا حاصل کرنے کی نیت کرتے ہوئے اُسی اجتماع میں حضور غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کی غلامی کا پٹہ گلے میں ڈال لیا اور بیعت کی سعادت حاصل کر کے عطاری بن گیا۔ تادمِ تحریر میں عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ میں دعوتِ اسلامی کے تحت ہونے والے اجتماعی اعتکاف کی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔ اعتکاف کے دوران وقتاً فوقتاً لگنے والے حلقوں میں نہ صرف خوب خوب سنّتیں سیکھ رہا ہوں بلکہ امیرِ اہلسنّت کے حکمت بھرے مدنی مذاکروں سے اپنی دینی معلومات میں اضافہ کر رہا ہوں۔ اب تو یقین ہو چکا ہے کہ یہی لوگ صحیح معنوں میں خوفِ خدا اور عشقِ مصطفی رکھنے والے ہیں۔ اللہ عزوجل دعوتِ اسلامی کے ماحول میں استقامت عطا فرمائے۔ (ڈانسر، نعت خواں بن گیا ص۲۸)

مرنے والے کو موت کے وقت پیش آنے والے

دردناک وعبرت ناک معاملات پر مشتمل واقعات کا مجموعہ بنام

مصنف

مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

مکتبہ دارالسنہ دہلی

واقعہ نمبر (24)

بے ادبوں سے دوری میں عافیت

حضرت سیدنا عبد اللہ الصنعانی قدس سرّہ الربّانی حضرت سیدنا حوثرہ بن محمد المقری علیہ رحمۃ اللہ الغنی سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت سیدنا یزید بن ہارون واسطی علیہ رحمۃ اللہ القوی کے اِنتقال کے بعد چار راتیں گزر گئیں پھر میں نے انہیں خواب میں دیکھا تو پوچھا: ''مَافَعَلَ اللّٰہُ بِکَ ''یعنی اللہ عزوجل نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرمانے لگے کہ میرے رحیم و کریم پروردگار عزوجل نے میری نیکیاں قبول فرمالیں اور میرے گناہ معاف فرمادیئے اور مجھے بہت سارے خُدّام عطا فرمائے۔ میں نے پوچھا: ''پھر اس کے بعد کیا ہوا؟ فرمایا: ''کریم کرم ہی کرتا ہے، میرا مولیٰ عزوجل بہت کریم ہے، اس نے میرے سارے گناہ معاف فرمادیئے اور مجھے جنت میں داخل فرمادیا۔ ''میں نے پوچھا: ''آپ (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) کو یہ مقام ومرتبہ کن اَعمال کی بدولت حاصل ہوا؟''

آپ نے ارشاد فرمایا: ''ان پانچ چیزوں کے سبب حاصل ہوا: (۱)۔۔۔۔۔۔ اجتماعِ ذکر میں شرکت (۲)۔۔۔۔۔۔ گفتگو میں سچائی (۳)۔۔۔۔۔۔ حدیث بیان کرنے میں امانت وصدق سے کام لینا (۴)۔۔۔۔۔۔ نماز میں طویل قیام کرنا (۵)۔۔۔۔۔۔ تنگدستی اور فقر و فاقہ کی حالت میں صبر وشکر کرنا۔''

میں نے پوچھا:"منکر نکیر کا معاملہ کیسا رہا؟" فرمایا:"اُس اللہ عزوجل کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہی عبادت کے لائق ہے! منکر نکیر میری قبر میں آئے اور مجھے کھڑا کر کے سوالات کرنے شروع کردیئے:"(۱) تیرا رب عزوجل کون ہے؟(۲) تیرا دین کیا ہے؟(۳) تیرا نبی (علیہ السلام) کون ہے؟" ان کے یہ سوالات سن کر میں نے اپنی سفید داڑھی سے مٹی جھاڑتے ہوئے کہا:"اے فرشتو! کیا تم مجھ سے سوال کرتے ہو؟ میں یزید بن ہارون واسطی ہوں، میں دنیا میں (اللہ عزوجل کی رضا کی خاطر) ساٹھ سال تک لوگوں کو علمِ دین سکھاتا رہا ہوں۔" میری یہ بات سن کر ان میں سے ایک فرشتے نے کہا:"اس نے سچ کہا ہے، یہ واقعی یزید بن ہارون واسطی علیہ رحمۃ اللہ القوی ہیں۔" پھر مجھ سے کہا:"اب تو دُلہن کی طرح سکون کی نیند سو جا، آج کے بعد تجھے کسی قسم کا غم وخوف نہ ہوگا۔"

پھر دوسرے فرشتے نے مجھ سے پوچھا:"کیا تُو نے جریر بن عثمان سے بھی کوئی حدیث سیکھی ہے؟" میں نے کہا:"ہاں! وہ تو حدیث میں ثقہ (یعنی پختہ) راوی ہے۔" اس فرشتے نے کہا :"یہ بات ٹھیک ہے کہ وہ ثقہ راوی ہے لیکن وہ حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم سے بغض رکھتا ہے اس لئے وہ اللہ عزوجل کے ہاں ناپسندیدہ شخص ہے۔" حضرت سیدنا یزید بن ہارون واسطی علیہ رحمۃ اللہ القوی کو خواب میں دیکھنے والا واقعہ اس طرح بھی بیان کیا جاتا ہے کہ ایک شخص حضرت سیدنا احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور عرض کی :"حضور! میں نے حضرت سیدنا یزید بن ہارون واسطی علیہ رحمۃ اللہ القوی کو خواب میں دیکھا تو پوچھا:" مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِکَ یعنی اللہ عزوجل نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟" تو انہوں نے

جواب دیا:"میرے پاک پروردگار عزوجل نے میرے گناہوں کو بخش دیا، مجھ پر خوب کرم فرمایا لیکن مجھ پر عتاب بھی ہوا۔" مَیں ان کی یہ بات سن کر متعجب ہوا اور پوچھا:" آپ کی مغفرت بھی ہوگئی، آپ پر رحم بھی کیا گیا پھر عتاب بھی ہوا؟"توانہوں نے جواباً فرمایا:"ہاں! مجھ سے پوچھا گیا کہ اے یزید بن ہارون واسطی! کیا تُونے جریر بن عثمان سے کوئی حدیث نقل کی ہے؟"میں نے کہا:"ہاں! اللہ ربُّ العزّت عزوجل کی قسم! میں نے اس میں ہمیشہ بھلائی ہی پائی۔" پھر مجھ سے کہا گیا:"مگر وہ ابو الحسن حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم سے بغض رکھتا تھا۔" (عیون الحکایات جلد۔۱۔ص ۳۰۲۔۳۰۳)

نوٹ: حضرت یزید بن ہارون رضی اللہ عنہ کے اس واقعہ کو مختلف انداز سے ان کتب میں بھی نقل کیا گیا ہے۔ (تفسیر القرطبّی۔جز۔۹۔ص ۳۶۳۔ تفسیر الرازی۔جز۔۲۔ص ۷۳۔)

تفسیر ابی سعود۔جز۔۴۔ص ۳۲۔ جامع بیان العلم و فضلہ لابن عبد الرّب۔جز۔۲۔ص ۱۱۵۔

الکشف والبیان للثعلبی۔جز۔۷۔ص ۳۲۲۔

شرح اصول اعتقاد اہل السنۃ والجماعۃ۔جز۔۵۔ص ۷۴۲۔

شرف اصحاب الحدیث للخطیب البغدادی۔جز۔۱۔ص ۲۷۵۔۲۷۶۔

محفوظ سدا رکھنا شہا بے ادبوں سے
اور مجھ سے بھی سرزد نہ کبھی بے ادبی ہو

(اے ہمارے پیارے اللہ عزوجل! ہمیں تمام صحابہ کرام علیہم الرضوان اور تمام اولیاء کرام رحمہم اللہ تعالیٰ کی سچی محبت عطا فرما، ہمارے دلوں کو ان کی محبت سے معمور فرما، ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرما، تمام صحابہ کرام علیہم الرضوان پر خوب رحمتوں کی برسا

ت فرما اور ان پاکیزہ ہستیوں کے صدقے ہماری مغفرت رما۔ آمین بجاہ النبی الامین صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم)

خوبصورت آنکھیں

حضرت سیدنا حسن بن عرفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے "واسط" میں حضرت سیدنا یزید بن ہارون رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا، آپ کی آنکھیں سب سے زیادہ خوبصورت تھیں پھر کچھ عرصہ بعد میں نے انہیں دیکھا تو وہ نابینا ہوچکے تھے، میں نے پوچھا:"اے ابو خالد! آپ کی خوبصورت آنکھوں کو کیا ہوا؟"تو انہوں نے ارشاد فرمایا:"انہیں سحر کا رونا لے گیا۔(جہنم میں لے جانے والے اعمال جلد اوّل ص ۸۲)

اللہ والوں کی گریاوزاری

بزرگانِ دین رحمہم اللہ المبین کا خوفِ خدا ملاحظہ ہو:

(۱)۔۔۔۔۔حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما اس قدر روئے کہ ٹپکنے والے مشکیزے کی طرح ہوگئے۔ اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شاگرد حضرت سیدنا سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اتنی کثرت سے روئے کہ آنکھیں کمزور ہو گئیں۔

(جہنم میں لے جانے والے اعمال جلد اوّل ص ۸۱)

(۲)۔۔۔۔۔حضرت سیدنا عبدالرحمن بن یزید بن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے یزید بن مرثد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا:"کیا بات ہے کہ میں نے آپ کی آنکھ کو کبھی خشک نہیں پایا؟" تو انہوں نے جواب دیا:"تم یہ سوال کیوں کررہے ہو؟" میں نے

عرض کی: "اِس لئے کہ شاید اللہ عزوجل اس کے ذریعے مجھے نفع بخشے۔" تو انہوں نے ارشاد فرمایا: "اے میرے بھائی! اللہ عزوجل نے مجھے خبردار کیاہے کہ اگر میں نے اس کی نافرمانی کی تو وہ مجھے جہنم میں قید کر دے گا۔ اللہ عزوجل کی قسم! اگر وہ مجھے حمام میں قید کرنے کی بھی وعید سناتا تب بھی میں اس بات کا حق دار تھا کہ میری کوئی آنکھ خشک نہ ہوتی۔" میں نے پوچھا: "کیا تنہائی میں بھی آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہی حال ہوتا ہے؟" تو انہوں نے ارشاد فرمایا: "تم یہ کیوں پوچھ رہے ہو؟" میں نے عرض کیا "شاید اللہ عزوجل مجھے اس سے نفع پہنچائے، تو انہوں نے جواب میں فرمایا: "اللہ عزوجل کی قسم! جب میں اپنی زوجہ کے پاس ہم بستری کے ارادے سے جاتا ہوں تو یہی خیال میرے ارادے کے درمیان حائل ہو جاتا ہے اور جب میرے سامنے کھانا رکھا جاتا ہے تب بھی یہی خیال میرے اور کھانے کے درمیان حائل ہو جاتا ہے یہاں تک کہ میری زوجہ اور بچے بھی رو پڑتے ہیں حالانکہ وہ یہ بھی نہیں جان سکتے کہ کیوں رو رہے ہیں؟ بسا اوقات میری زوجہ بے قرار ہو کر کہتی ہے ہائے افسوس! میں نے آپ کے ساتھ اس دنیوی زندگی میں اتنے غم پائے ہیں کہ میری آنکھوں نے کبھی ٹھنڈک اور قرار پایا ہی نہیں۔"

(جہنم میں لے جانے والے اعمال جلد اوّل ص ۸۱)

(۳)۔۔۔۔۔حضرت سیدنا جعفر بن سلیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: "حضرت سیدنا ثابت بنانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آنکھوں میں تکلیف ہوئی تو طبیب نے عرض کی: "آپ مجھے ایک چیز کی ضمانت دے دیں تو آپ کی آنکھیں ٹھیک ہو جائیں گی۔" آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دریافت فرمایا: "وہ کیا ہے؟" تو طبیب نے عرض کی: "رویا نہ کریں۔" تو

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا: "جو آنکھ نہ روئے ایسی آنکھ میں بھلا کون سی بھلائی رہ جاتی ہے۔(جہنم میں لے جانے والے اعمال جلد اوّل ص ۸۱۔۸۲)

مغفرتوں بھرا اجتماع

حضرت سیِّدُنا ابو ہُریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سرکارِ مدینۂ منوّرہ، سردارِ مکّۂ مکرّمہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کا فرمانِ عظمت نشان ہے: اللہ عزوجل کے کچھ سَیّاح (یعنی سیر کرنے والے) فرشتے ہیں، جب وہ مَحافِلِ ذکر کے پاس سے گزرتے ہیں تو ایک دوسرے سے کہتے ہیں: (یہاں) بیٹھو۔ جب ذاکرین (یعنی ذِکر کرنے والے) دُعا مانگتے ہیں تو فرشتے اُن کی دُعا پر اٰمین (یعنی "ایسا ہی ہو") کہتے ہیں۔ جب وہ نبی پر دُرُود بھیجتے ہیں تو وہ فرشتے بھی ان کے ساتھ مل کر دُرُود بھیجتے ہیں حتیٰ کہ وہ مُنتَشِر (یعنی اِدھر اُدھر) ہو جاتے ہیں، پھر فرشتے ایک دوسرے کو کہتے ہیں کہ اِن خوش نصیبوں کے لئے خوشخبری ہے کہ وہ مغفرت کے ساتھ واپس جارہے ہیں۔(جَمْعُ الْجَوامِع لِلسُّیُوطی ج۳ص۱۲۵حدیث۷۷۵۰)

مسجد آباد کرنے کے تین فضائل

سبحان اللہ! ذِکرودُرُود کی محفلوں کی بھی کیا بات ہے! یاد رہے! سنتوں بھرے اجتماعات، درس کے مَدَنی حلقے اور اجتماعِ ذکر ونعت وغیرہ بھی ذکر ہی کی محفلیں ہیں۔ کس قدَر خوش نصیب ہیں وہ مسلمان جو اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ اِس طرح کے رَحمتوں بھرے اجتماعات میں دل لگا کر شرکت فرماتے ہیں اور پھر اللہ عزوجل کی رَحمت سے مغفرت یافتہ اُٹھتے ہیں۔ البتہ ایسے مغفرت بھرے اجتماعات میں شرکت کی سعادت ہر ایک کو نہیں ملا کرتی یہ فقط

خوش قسمت حضرات ہی کا حصہ ہے۔ عموماً دَرس و بیان مساجِد میں ہُوا کرتے ہیں اور مساجِد کے اندر ہونے والے مَدَنی حلقوں میں بیٹھنا چُونکہ بَہُت زیادہ ثواب کا باعِث ہوتا ہے لٰہذا شیطان مسجِد میں دل لگنے ہی نہیں دیتا۔ ''مسجِد بھرو تحریک'' جاری فرمایئے اور مسجِدیں خوب خوب آباد کیجئے اور شیطٰن کو ناکام و نامُراد کیجئے۔ حضرتِ سیِّدُنا عبد الرّحمٰن بن مَعْقِل رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ ہم سے بیان کیا جاتا تھا کہ اَلْمَسْجِدُ حِصْنٌ حَصِینٌ مِّنَ الشَّیْطٰن یعنی مسجد شیطان سے بچنے کے لیے ایک مضبوط قَلعہ (قَل۔عَہ) ہے۔(مُصَنَّف ابن اَبی شَیْبہ ج ۸ ص ۱۷۲)

مزید تحریص (یعنی حِرص دلانے) کیلئے مسجِد کے فضائل پر مبنی تین فرامینِ مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلم پیش کئے جاتے ہیں:

(۱) بے شک اللہ عزوجل کے گھروں کو آباد کرنے والے ہی اللہ والے ہیں۔

(اَلْمُعْجَمُ الْاَوْسَط ج۲ ص۵۸ حدیث ۲۵۰۲)

(۲) جو مسجِد سے مَحَبَّت کرتا ہے اللہ عزوجل اُسے اپنا محبوب بنالیتا ہے

(ایضًا ج۴ ص۴۰۰ حدیث ۶۳۸۳)

(۳) جب کوئی بندہ ذِکر یا نماز کے لئے مسجِد کو ٹھکانا بنالیتا ہے تو اللہ عزوجل اُس کی طرف رحمت کی نظر فرماتا ہے جیسا کہ جب کوئی غائب آتا ہے تو اس کے گھر والے اس سے خوش ہوتے ہیں۔(ابن ماجہ ج ۱ ص ۴۳۸ حدیث ۸۰۰)

سچ کا ثواب

قرآن پاک میں کئی مقامات پر سچ بولنے کی فضیلت بیان کی گئی ہے چنانچہ ارشاد ہوتا ہے،

(۱) ھٰذَا یَوْمُ یَنْفَعُ الصّٰدِقِیْنَ صِدْقُھُمْ ؕ لَھُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھَا الْاَنْھٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْھَاۤ اَبَدًا ؕ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ وَ رَضُوْا عَنْہُ ؕ ذٰلِکَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ (۱۱۹) (پ۷، المائدہ:۱۱۹)

ترجمہ کنزالایمان: یہ ہے وہ دن جس میں سچوں کو ان کا سچ کام آئے گا ان کے لیے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں رواں ہمیشہ ہمیشہ ان میں رہیں گے اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی یہ ہے بڑی کامیابی۔

(۲) یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَ کُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ (۱۱۹)

ترجمہ کنزالایمان: اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ ہو۔ (پ۱۱، التوبہ:۱۱۹)

(۳) مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاھَدُوا اللّٰہَ عَلَیْہِ ۚ فَمِنْھُمْ مَّنْ قَضٰی نَحْبَہٗ وَ مِنْھُمْ مَّنْ یَّنْتَظِرُ ۫ۖ وَ مَا بَدَّلُوْا تَبْدِیْلًا ۙ (۲۳)

ترجمہ کنزالایمان: مسلمانوں میں کچھ وہ مرد ہیں جنہوں نے سچا کر دیا جو عہد اللہ سے کیا تھا تو ان میں کوئی اپنی منت پوری کر چکا اور کوئی راہ دیکھ رہا ہے اور وہ ذرا نہ بدلے۔ (پ۲۱، الاحزاب:۲۳)

(۴) لِّیَجْزِیَ اللّٰہُ الصّٰدِقِیْنَ بِصِدْقِھِمْ

ترجمہ کنزالایمان: تاکہ اللہ سچوں کو ان کے سچ کا صلہ دے۔ (پ۲۱، الاحزاب:۲۴)

(۵) وَ الصّٰدِقِیْنَ وَ الصّٰدِقٰتِ وَ الصّٰبِرِیْنَ وَ الصّٰبِرٰتِ وَ الْخٰشِعِیْنَ وَ الْخٰشِعٰتِ وَ الْمُتَصَدِّقِیْنَ وَ الْمُتَصَدِّقٰتِ وَ الصَّآئِمِیْنَ وَ الصّٰٓئِمٰتِ وَ الْحٰفِظِیْنَ فُرُوْجَھُمْ وَ الْحٰفِظٰتِ وَ الذّٰکِرِیْنَ اللّٰہَ کَثِیْرًا وَّ الذّٰکِرٰتِ ۙ اَعَدَّ اللّٰہُ لَھُمْ مَّغْفِرَۃً وَّ اَجْرًا عَظِیْمًا (۳۵) (پ۲۲، الاحزاب:۳۵)

ترجمہ کنزالایمان: اور سچے اور سچیاں اور صبر والے اور صبر والیاں اور عاجزی کرنے والے اور عاجزی کرنے والیاں اور خیرات کرنے والے اور خیرات کرنے والیاں اور روزے والے اور روزے والیاں اور اپنی پارسائی نگاہ رکھنے والے اور نگاہ رکھنے والیاں اور اللہ کو بہت یاد کرنے والے اور یاد کرنے والیاں ان سب کے لئے اللہ نے بخشش اور بڑا ثواب تیار کر رکھا ہے۔"

(۲) وَالَّذِیۡ جَآءَ بِالصِّدۡقِ وَصَدَّقَ بِہٖۤ اُولٰٓئِکَ ہُمُ الۡمُتَّقُوۡنَ ﴿۳۳﴾ لَہُمۡ مَّا یَشَآءُوۡنَ عِنۡدَ رَبِّہِمۡ ؕ ذٰلِکَ جَزٰٓؤُا الۡمُحۡسِنِیۡنَ ﴿ۚۖ۳۴﴾ لِیُکَفِّرَ اللّٰہُ عَنۡہُمۡ اَسۡوَاَ الَّذِیۡ عَمِلُوۡا وَیَجۡزِیَہُمۡ اَجۡرَہُمۡ بِاَحۡسَنِ الَّذِیۡ کَانُوۡا یَعۡمَلُوۡنَ ﴿۳۵﴾

ترجمہ کنزالایمان: اور وہ جو یہ سچ لے کر تشریف لائے اور وہ جنہوں نے انکی تصدیق کی یہی ڈروالے ہیں ان کے لئے ہے جو وہ چاہیں اپنے رب کے پاس نیکوں کا یہی صلہ ہے تا کہ اللہ ان سے اتار دے برے سے برا کام جو انہوں نے کیا اور انہیں ان کے ثواب کا صلہ دے اچھے سے اچھے کام پر جو وہ کرتے تھے۔"

سچ کے بارے میں احادیثِ مبارکہ

(۱)۔۔۔۔۔۔ جود وسخاوت، پیکرِ عظمت و شرافت، مَحبوبِ رَبُّ العزت، محسنِ انسانیت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ "سچائی کو اپنے اوپر لازم کرلو کیونکہ یہ نیکی کے ساتھ ہے اور یہ دونوں جنت میں ہیں اور جھوٹ سے بچتے رہو کیونکہ یہ گناہ کے ساتھ ہے اور یہ دونوں جہنم میں لے جانے والے ہیں۔

(۲)۔۔۔۔۔۔ جود و سخاوت، پیکرِ عظمت و شرافت، مَحبوبِ رَبُّ العزت، محسنِ انسانیت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ "سچائی کو اپنے اوپر لازم کرلو کیونکہ یہ نیکی کے ساتھ ہے اور یہ دونوں جنت میں ہیں اور جھوٹ سے بچتے رہو کیونکہ یہ گناہ کے ساتھ ہے اور یہ دونوں جہنم میں لے جانے والے ہیں۔

(الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان، باب الکذب، رقم ۵۷۰۴، ج۷، ص ۴۹۴)

(۳)۔۔۔۔۔۔ حضرتِ سیدنا معاویہ بن ابو سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ "سچائی کو اپنے اوپر لازم کرلو کیونکہ یہ نیکی کی طرف رہنمائی کرتی ہے اور یہ دونوں جنت میں ہیں اور جھوٹ سے بچتے رہو کیونکہ یہ گناہ کی طرف لے جاتا ہے اور یہ دونوں جہنم میں لے جانے والے ہیں۔" (طبرانی کبیر، رقم ۸۹۴، ج۱۹، ص ۳۸۱)

(۴)۔۔۔۔۔۔ حضرتِ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ والا تَبار، ہم بے کسوں کے مدد گار، شفیعِ روزِ شُمار، دو عالَم کے مالک و مختار، حبیبِ پروردگار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ "بیشک سچائی نیکی کی طرف لے جاتی ہے اور نیکی جنت کی طرف لے جاتی ہے اور بے شک بندہ سچ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ عزوجل کے نزدیک صدیق یعنی بہت سچ بولنے والا ہو جاتا ہے جبکہ جھوٹ گناہ کی طرف لے جاتا ہے اور گناہ جہنم کی طرف لے جاتا ہے اور بے شک بندہ جھوٹ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ عزوجل کے نزدیک کذّاب یعنی بہت بڑا جھوٹا ہو جاتا ہے۔"

(۵)۔۔۔۔۔ حضرتِ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ والا تَبار، ہم بے کسوں کے مدد گار، شفیعِ روزِ شُمار، دوعالَم کے مالک و مختار، حبیبِ پروردگار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ "بیشک سچائی نیکی کی طرف لے جاتی ہے اور نیکی جنت کی طرف لے جاتی ہے اور بے شک بندہ سچ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ عزوجل کے نزدیک صدیق یعنی بہت سچ بولنے والا ہو جاتا ہے جبکہ جھوٹ گناہ کی طرف لے جاتا ہے اور گناہ جہنم کی طرف لے جاتا ہے اور بے شک بندہ جھوٹ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ عزوجل کے نزدیک کذّاب یعنی بہت بڑا جھوٹا ہو جاتا ہے۔" (بخاری، کتاب الادب، باب قول اللہ تعالی، رقم ۶۰۹۴، ج۴، ص۱۲۵)

(۶)۔۔۔۔۔ حضرتِ سیدنا عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالی عنہما فرماتے ہیں کہ آقائے مظلوم، سرورِ معصوم، حسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، مَحبوبِ رَبِّ اکبر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی بارگاہ میں ایک شخص نے حاضر ہو کر عرض کیا، "یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! جنتی عمل کون سا ہے؟" آپ نے ارشاد فرمایا کہ "سچ بولنا، بندہ جب سچ بولتا ہے تو نیکی کرتا ہے اور جب نیکی کرتا ہے محفوظ ہو جاتا ہے اور جب محفوظ ہو جاتا ہے تو جنت میں داخل ہو جاتا ہے" پھر اس شخص نے عرض کیا، "یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! جہنم میں لے جانے والا عمل کونسا ہے؟" فرمایا کہ "جھوٹ بولنا جب بندہ جھوٹ بولتا ہے تو گناہ کرتا ہے اور جب گناہ کرتا ہے تو ناشکری کرتا ہے اور جب ناشکری کرتا ہے تو جہنم میں داخل ہو جاتا ہے۔"

(المسند للامام احمد بن حنبل، مسند عبد اللہ ابن عمرو بن العاص، رقم ۶۶۵۲، ج۲ ص۵۸۹)

(۷)۔۔۔۔۔ حضرتِ سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم، رسول اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ "تم مجھے

چھ چیزوں کی ضمانت دے دو میں تمہیں جنت کی ضمانت دیتا ہوں،(۱) جب بولو تو سچ بولو،(۲) جب وعدہ کرو تو اسے پورا کرو،(۳)جب امانت لو تو اسے ادا کرو،(۴)اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرو،(۵)اپنی نگاہیں نیچی رکھا کرو اور(٦)اپنے ہاتھوں کو روکے رکھو۔

(الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان، کتاب البر والصلۃ والاحسان..الخ،باب الصدق الخ،رقم ۲۷۱،ج۱،ص ۲۴۵)

(۸)۔۔۔۔۔حضرتِ سیدنا اَنس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ"تم میری چھ باتیں قبول کرلو میں تمہیں جنت کی ضمانت دیتا ہوں،(۱)جب تم میں سے کوئی گفتگو کرے تو جھوٹ نہ بولے،(۲)جب وعدہ کرے تو اسے پورا کرے،(۳)جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو اس میں خیانت نہ کرے،(۴)اپنی نگاہوں کو نیچے رکھو،(۵)اپنے ہاتھوں کو روکو اور(٦)اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرو۔"

(مسند ابی یعلی الموصلی، مسند انس بن مالک، رقم ۴۲۴۱،ج۳،ص ۴۴۳)

حضرت سیِّدُنا اَنَس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ سیِّدِ عالم، نُورِ مجسَّم صلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہمیں جو بھی خطبہ ارشاد فرمایا اس میں فرمایا: ''اس کا کوئی ایمان نہیں جو امانت دار نہیں اور اس کا کوئی دین نہیں جو وعدہ پورا نہیں کرتا۔

(المسند للامام احمد بن حنبل، مسند انس بن مالک، الحدیث:۱۲۳۸٦،ج۴،ص ۲۷۱)

امانت نہ ادا کرنے کا وبال

حضرت سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے:"اللہ عزوجل کی راہ میں مرنا امانت کے علاوہ تمام گناہوں کو مٹا دیتا ہے،(پھر ارشاد فرمایا) بندے کو قیامت کے

دن لایا جائے گا اگرچہ وہ اللہ عزوجل کی راہ میں قتل کیا گیا ہو اور اس سے کہا جائے گا: "اپنی امانت ادا کر۔" وہ عرض کریگا: "اے رب عزوجل! کیسے ادا کروں حالانکہ دنیا تو ختم ہو گئی۔" پس (فرشتوں سے) کہا جائے گا: "اسے ھَاوِیَۃ کی طرف لے جاؤ۔" وہ اسے لے کر ھَاوِیَۃ کی جانب چل دیں گے اور اس کی امانت اسی ہیئت میں لائی جائے گی جس میں اس دن تھی جب اسے دی گئی تھی، تو وہ اسے دیکھتے ہی پہچان لے گا اور اس کے پیچھے جائے گا یہاں تک کہ اسے حاصل کر لے گا اور اپنے کندھے پر اٹھا لے گا حتی کہ جب اسے یقین ہو جائے گا کہ وہ باہر آ گیا ہے تو وہ اس کے کندھے سے گر جائے گی اور وہ ہمیشہ اس کے پیچھے جاتا ہی رہے گا۔ پھر فرمایا: "نماز ایک امانت ہے، وضو بھی امانت ہے، وزن اور ماپ بھی امانت ہیں اور دیگر اشیاء شمار کیں اور ان میں سخت ترین ودیعت ہے۔" حضرت سیدنا زاذان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں: "میں حضرت سیدنا براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آیا اور ان سے عرض کی: "کیا آپ نہیں جانتے کہ حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایسا ایسا کہا ہے؟" تو انہوں نے ارشاد فرمایا: "انہوں نے سچ کہا ہے، کیا آپ نے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانِ عالیشان نہیں سنا:

اِنَّ اللّٰہَ یَاۡمُرُكُمۡ اَنۡ تُؤَدُّوا الۡاَمٰنٰتِ اِلٰۤی اَہۡلِہَا ۙ ۔ (پ۵، النساء:۵۸)

ترجمۂ کنز الایمان: بے شک اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں جن کی ہیں انہیں سپرد کرو۔

(شعب الایمان، باب فی الامانات ووجوب اداتھا الی اھلھا، الحدیث:۵۲۶۶، ج۴، ص۳۲۳)

امانت دار چرواہے کی حکیمانہ باتیں

حضرت سیدنا نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:"ایک مرتبہ میں حضرت سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ مدینہ منورہ کی ایک وادی میں گیا۔ ہمارے ساتھ کچھ اور لوگ بھی تھے۔ گرمی اپنے جوبن پر تھی گویا سورج آگ برسا رہا تھا۔ ہم نے ایک سایہ دار جگہ میں دستر خوان لگایا اور سب مل کر کھانا کھانے لگے۔ تھوڑی دیر بعد ہمارے قریب سے ایک چرواہا گزرا، حضرت سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اس سے فرمایا:" آیئے! آپ بھی ہمارے ساتھ کھانا تناول فرمایئے۔"چرواہے نے جواب دیا:"میرا روزہ ہے۔" آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اس سے فرمایا:"تو اس شدید گرمی کے عالم میں سارا دن جنگل میں بکریاں چراتا ہے، تو اتنی مشقت کا کام کرتا ہے اور پھر بھی تو نے نفلی روزہ رکھا ہوا ہے؟ کیا تجھ پر نفلی روزہ رکھنا ضروری ہے؟" یہ سن کر وہ چرواہا کہنے لگا:"کیا وہ وقت آ گیا جن کے بارے میں قرآن پاک میں فرمایا گیا:

كُلُوْا وَ اشْرَبُوْا هَنِیْٓــٴًـۢا بِمَاۤ اَسْلَفْتُمْ فِی الْاَیَّامِ الْخَالِیَةِ(۲۴) (پ۲۹، الحآقۃ:۲۴)

ترجمہ کنزالایمان: کھاؤ اور پیؤ رچتا ہوا، صلہ اس کا جو تم نے گزرے دنوں میں آگے بھیجا۔

حضرت سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اس چرواہے کی حکیمانہ باتیں سن کر بڑے حیران ہوئے اور اس سے فرمانے لگے:"تم ہمیں ایک بکری فروخت کر دو ہم اسے ذبح کریں گے، اور تمہیں بکری کی مناسب قیمت بھی دیں گے۔"آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یہ بات سن کر وہ چرواہا عرض گزار ہوا:"حضور! یہ بکریاں میری ملکیت میں نہیں بلکہ یہ میرے آقا کی

ہیں، میں تو غلام ہوں میں انہیں کیسے فروخت کر سکتاہوں ؟" آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس کی امانت داری سے بہت متاثر ہوئے۔اور ہم سے فرمایا:"یہ بھی تو ممکن تھا کہ یہ چرواہا ہمیں بکری بیچ دیتا اور جب اس کا آقا پوچھتا تو جھوٹ بول دیتا کہ بکری کو بھیڑیا کھا گیا لیکن دیکھو یہ کتنا امین و متقی چرواہا ہے۔" چرواہے نے بھی یہ بات سن لی۔اس نے آسمان کی طرف انگلی اٹھائی اور یہ کہتے ہوئے وہاں سے چلا گیا،"اگرچہ میرا آقا مجھے نہیں دیکھ رہا لیکن میرا پروردگار عزوجل تو مجھے دیکھ رہا ہے،میرا رب عزوجل تو میرے ہر ہر فعل سے باخبر ہے۔"حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اس چرواہے کی باتوں اور نیک سیرت سے بہت متاثر ہوئے اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس چرواہے کے مالک کے پاس پہنچے اور اس نیک چرواہے کو خرید کر آزاد کر دیا اور ساری بکریاں بھی خرید کر اس چرواہے کو ہبہ کر دیں۔(عیون الحکایات جلد اول ص ۱۵۷)

خیانت کے متعلق تین فرامین باری تعالیٰ

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَخُوْنُوا اللّٰهَ وَ الرَّسُوْلَ وَ تَخُوْنُوْۤا اَمٰنٰتِكُمْ وَ اَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۷﴾ (پ۹،الانفال:۲۷)

ترجمہ کنزالایمان:اے ایمان والو اللہ و رسول سے دغا نہ کرو اور نہ اپنی امانتوں میں دانستہ خیانت۔

وَ اَنَّ اللّٰهَ لَا یَهْدِیْ كَیْدَ الْخَآىٕنِیْنَ ﴿۵۲﴾ (پ۱۲،یوسف:۵۲)

ترجمہ کنزالایمان:اور اللہ دغابازوں کا مکر نہیں چلنے دیتا۔

وَ اِمَّا تَخَافَنَّ مِنْ قَوْمٍ خِیَانَةً فَانْۢبِذْ اِلَیْهِمْ عَلٰى سَوَآءٍؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ الْخَآىٕنِیْنَ ﴿۵۸﴾

ترجمہ کنزالایمان:اور اگر تم کسی قوم سے دغا کا اندیشہ کرو تو ان کا عہد ان کی طرف پھینک دو برابری پر بے شک دغا (عہد شکنی) والے اللہ کو پسند نہیں۔(پ۱۰،الانفال:۵۸)

خِیانت کے متعلق دو فرامین مصطفٰے

(۱)۔۔۔۔۔جس کو امانت کا پاس نہیں اس کا کوئی ایمان نہیں اور جسے عہد کا لحاظ نہیں اس کا کوئی دین نہیں۔(ابن حبان، کتاب الایمان، باب فرض الایمان، ۱/۲۰۸، حدیث:۱۹۴)

(۲)۔۔۔۔۔منافق کی تین نشانیاں ہیں:(۱)جب بات کرے تو جھوٹ بولے (۲)جب وعدہ کرے تو پورا نہ کرے اور(۳)جب اس کے پاس امانت رکھوائی جائے تو خیانت کرے۔

(مسلم، کتاب الایمان، باب بیان خصال المنافق، ص۵۰، حدیث:۵۹)

خیانت جس شے کے بارے میں بھی کی جائے بُری ہے اور بعض خیانتیں بعض کے مقابلے میں زیادہ بُری ہوتی ہیں۔جو شخص روپے پیسے کے مُعاملے میں خیانت کرے وہ اس شخص کی طرح نہیں جو کسی کے اہل و عیال کے بارے میں خیانت اور کئی بڑے گناہوں کا اِرتِکاب کرے۔

خیانت کیا ہے

خیانت، امانت کی ضد ہے خفیہ طور پر کسی کا حق مارنا خیانت کہلاتا ہے۔خواہ اپنا حق مارے یا **اللہ** ورسول(عزوجل و صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم)کا یا اسلام کا یا کسی بندہ کا۔(مراٰۃ المناجیح،۴/ ۸۲)

نَماز میں طویل قیام کرنے کا ثواب

(۱)۔۔۔۔۔حضرتِ سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ سرکارِ والا تَبار، ہم بے کسوں کے مدد گار، شفیعِ روزِ شُمار، دوعالَم کے مالک و مختار، حبیبِ پروردگار صَلَّی اللہ

تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم سے پوچھا گیا کہ "کونسی نَماز سب سے افضل ہے؟" ارشاد فرمایا، "طویل قیام والی نَماز۔" (صحیح مسلم، کتاب صلوۃ المسافرین، قصرھا، باب افضل الصلوۃ طول القنوت، رقم ۷۵۶، ص ۳۸۰)

(۲)۔۔۔۔۔ حضرتِ سیدنا عبد اللہ بن حُبشی رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ آقائے مظلوم، سرورِ معصوم، حسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، مَحبوبِ رَبِّ اکبر صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم سے پوچھا گیا کہ "کونسا عمل سب سے افضل ہے؟" فرمایا، "طویل قیام۔"
(سنن ابی داوٗد، کتاب التطوع، بات افتتاح صلاۃ اللیل بر کعتین، رقم ۱۳۲۵، ج ۲، ص ۵۳)

وضاحت

بعض روایات میں کثرت سے سجود کے فضائل بھی ذکر ہوئے ہیں بعض علماء کا کہنا ہے کہ دن کے وقت سجدے کثرت سے کرنا افضل ہیں جبکہ رات کے وقت طویل قیام کرنا افضل ہے جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کی نَماز کے طریقہ سے متعلق روایات میں آیاہے۔ اس طرح دونوں طرح کی روایات میں تطبیق یعنی مطابقت بھی ہو جاتی ہے۔ واللہ تعالی اعلم۔

سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا طویل قیام

حضرتِ سیدنا قابوس رضی اللہ تعالی عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میرے والدِ محترم رضی اللہ تعالی عنہ نے مجھے ام المومنین حضرتِ سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے یہ پوچھنے کیلئے بھیجا کہ "اللہ عزوجل کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہ عَنِ الْعُیوب صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم کس نماز کو پابندی کے ساتھ ادا کرنا پسند فرمایا کرتے تھے؟" تو آپ رضی

اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ "نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ظہر سے پہلے چار رکعتیں ادا فرمایا کرتے اور ان میں طویل قیام فرمایا کرتے اور ان رکعتوں کے رکوع و سجود نہایت خوش اسلوبی کے ساتھ ادا فرماتے۔ (جنت میں لے جانے والے اعمال ص ۱۳۰)

کونسی نماز افضل ہے؟

حضرتِ سیدنا عمیر بن قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا، "یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کونسی نماز افضل ہے؟" فرمایا، "جس میں طویل قیام کیا جائے۔" اس نے پوچھا، "کونسا صدقہ افضل ہے؟" فرمایا، "وہ جو کوئی تنگدست اپنی طاقت کے مطابق کرے۔" پھر اس نے عرض کیا، "کامل مؤمن کون ہے؟" فرمایا، "جو بہترین اخلاق والا ہو۔ (المعجم الکبیر، رقم ۱۰۳، ج۱۷، ص ۴۸)

حضرت سیدنا مسروق بن اجدع رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا طویل قیام

حضرت سیدنا علقمہ بن مرثد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے منقول ہے، حضرت سیدنا مسروق بن اجدع رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی زوجہ محترمہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا فرماتی ہیں: "حضرت سیدنا مسروق علیہ رحمۃ اللہ المعبود نماز میں طویل قیام کرتے جس کی وجہ سے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی پنڈلیاں سوج جاتیں۔ جب آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نماز پڑھتے تو میں ان کے پیچھے بیٹھ جاتی، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی حالت دیکھ دیکھ کر مجھے بہت ترس آتا اور میں روتی رہتی۔ پھر جب آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے وصال کا وقت قریب آیا تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ رونے لگے۔ جب آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے رونے کا سبب پوچھا گیا تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے

ارشاد فرمایا: "میں کیوں نہ روؤں، اس وقت میں اپنے آپ کو اس حالت میں پاتا ہوں کہ موت میرے سامنے ہے، میرے ایک طرف جنت اور دوسری طرف جہنم ہے، اب معلوم نہیں کہ موت مجھے جہنم کی طرف دھکیلتی ہے یا جنت میں لے جاتی ہے۔(عیون الحکایات جلد اول ص ۵۲)

گناہ یاد آگیا

حضرت سَیِّدُنا عطار رضي الله تعالي عنه فرماتے ہیں کہ ہم چند لوگ ایک مرتبہ باہر نکلے۔ ہم میں بوڑھے بھی تھے اور نوجوان بھی جو فجر کی نماز عشاء کے وضو سے پڑھتے تھے حتی کہ طویل قیام کی وجہ سے ان کے پاؤں سوج گئے تھے اور آنکھیں اندر کو دھنس چکی تھیں، ان کی جلد کا چمڑا ہڈیوں سے مل گیا تھا اور رگیں باریک تاروں کی مثل معلوم ہوتی تھیں۔ ان کی حالت ایسی ہو گئی تھی کہ گویا ان کی جلد تربوز کا چھلکا ہو اور وہ قبروں سے نکل کر آرہے ہوں۔ ہمارے درمیان یہ گفتگو چل رہی تھی کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے اطاعت گزار لوگوں کو عزت بخشی اور نافرمان لوگوں کو ذلیل کیا، کہ اسی دوران ان میں سے ایک نوجوان بے ہوش ہو کر گر گیا اور اس کے دوست اسکے گرد بیٹھ کر رونے لگے۔ سخت سردی کے باوجود اس کے ماتھے پر پسینہ آیا ہوا تھا۔ پانی لاکر اس کے چہرے پر چھڑکا گیا تو اسے افاقہ ہوا۔ جب اس سے ماجرا پوچھا گیا تو اس نے کہا کہ "مجھے یہ یاد آگیا تھا کہ میں نے اس جگہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی تھی۔"

(احیاء العلوم، کتاب الخوف والرجاء ج ۴، ص ۲۲۹)

مومن کی شان

اِلَّا الَّذِیْنَ صَبَرُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ اَجْرٌ كَبِیْرٌ (۱۱)

ترجمۂ کنز الایمان: مگر جنھوں نے صبر کیا اور اچھے کام کیے ان کے لیے بخشش اور بڑا ثواب ہے۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ نعمت چھن جانے پر صبر کرنا اور راحت ملنے پر شکر کرنا اور بہر صورت اللہ تعالیٰ کی اطاعت و فرمانبر داری میں مصروف رہنا مومن کی شان ہے، لیکن افسوس! قرآن میں جو طرزِ عمل کفار کا بیان کیا گیا ہے وہ آج مسلمانوں میں بھی نظر آرہا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ ان سے اپنی دی ہوئی نعمت واپس لے لیتا ہے تو یہ اس قدر اَفْسُردہ اور مایوس ہو جاتے ہیں کہ ان کی زبانیں کفر تک بکنا شروع کر دیتی ہیں اور جب ان میں سے کسی پر آئی ہوئی مصیبت اللہ تعالیٰ دور کر دیتا ہے تو وہ لوگوں پر فخر و غرور کا اِظہار شروع کر دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو عقلِ سلیم اور ہدایت عطا فرمائے، اٰمین۔

مصیبت پر صبر کرنے اور رضائے الٰہی پر راضی رہنے کے ۶ فضائل

موضوع کی مناسبت سے یہاں ہم مصیبت پر صبر و شکر کرنے اور اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی رہنے کے فضائل اور نعمت ملنے پر اللہ تعالیٰ کا شکر کرنے کی برکات ذکر کرتے ہیں تاکہ ان سے مسلمانوں کو صبر و شکر کرنے کی ترغیب ملے اور وہ کفار کے طرزِ عمل سے بچنے کی کوشش کریں۔

(۱)۔۔۔۔۔ضرت ابو سعید خُدری رضی اللہ عنہسے روایت ہے، حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا کہ "جو صبر کرنا چاہے گا اللہ تعالیاسے صبر کی توفیق عطا فرما دے گا اور صبر سے بہتر اور وسعت والی عطا کسی پر نہیں کی گئی۔ (مسلم کتاب الزکاباب فصل التعفف والصبر ص ۵۲۴۔ حدیث ۱۲۴(۱۰۵۳)

(۲)۔۔۔۔۔حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی اکرم

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا کہ "صبر نصف ایمان ہے اور یقین پورا ایمان ہے۔

(۳)۔۔۔۔۔۔حضرت صہیب رومی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا "مومن کے معاملے پر تعجب ہے کہ اس کا سارا معاملہ بھلائی پر مشتمل ہے اور یہ صرف اُسی مومن کے لئے ہے جسے خوشحالی حاصل ہوتی ہے تو شکر کرتا ہے کیونکہ اس کے حق میں یہی بہتر ہے اور اگر تنگدستی پہنچتی ہے تو صبر کرتا ہے تو یہ بھی اس کے حق میں بہتر ہے۔

(صحیح مسلم، کتاب الزھد والرقائق، باب المومن امرہ کلہ خیر، رقم ۲۹۹۹، ص ۱۵۹۸)

(۴)۔۔۔۔۔۔حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، تاجدارِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا کہ "جس کے مال یا جان میں مصیبت آئی پھر اس نے اسے پوشیدہ رکھا اور لوگوں پر ظاہر نہ کیا تو اللہ تعالی پر حق ہے کہ اس کی مغفرت فرمادے۔

(مجمع الزوائد، کتاب الزھد، باب فیمن صبر ....الخ، رقم ۱۷۸۷۲، ج ۱۰، ص ۴۵۰)

(۵)۔۔۔۔۔۔حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، سرورِ دو عالَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ارشاد فرمایا، "مسلمان کو پہنچنے والا کوئی دکھ، تکلیف، غم، ملال، اَذِیَّت اور درد ایسا نہیں، خواہ اس کے پیر میں کانٹا ہی چبھے مگر اس کی وجہ سے اللہ تعالٰی اس کے گناہوں کو معاف فرمادیتا ہے۔ (بخاری، کتاب المرضی، باب ماجاء فی کفارۃ المرض، ۴/۳، الحدیث: ۵۶۴۱-۵۶۴۲)

(۶)۔۔۔۔۔۔حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، حضور انور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم فرمایا " قیامت کے دن جب مصیبت زدہ لوگوں کو ثواب دیا جائے گا تو دنیا میں عافیت کے ساتھ رہنے والے تمنا کریں گے کہ "کاش! ان کے جسموں کو قینچیوں سے کاٹ دیا جاتا۔

(ترمذی، کتاب الزہد، ۵۹-باب، ۴/۱۸۰، الحدیث: ۲۴۱۰)

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی نعمتوں پر شکر کرنے کی توفیق اور عافیت عطا فرمائے اور اگر کوئی مصیبت آجائے تو اس پر صبر کرنے کی توفیق نصیب فرمائے، اٰمین۔

نعمت ملنے پر شکر کرنے کی برکات

نعمت ملنے پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کی بہت برکتیں ہیں، ان میں سے دو برکتیں درج ذیل ہیں:

(۱) نعمت ملنے پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کی صورت میں بندہ عذاب سے محفوظ رہتا ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

''مَا یَفْعَلُ اللّٰهُ بِعَذَابِكُمْ اِنْ شَكَرْتُمْ وَ اٰمَنْتُمْؕ وَ كَانَ اللّٰهُ شَاكِرًا عَلِیْمًا''

ترجمہ: اور اگر تم شکر گزار بن جاؤ اور ایمان لاؤ تو اللہ تمہیں عذاب دے کر کیا کرے گا اور اللہ قدر کرنے والا، جاننے والا ہے۔

(۲) نعمت کا شکر ادا کرنے پر اللہ تعالیٰ نعمتوں میں مزید اضافہ فرما دیتا ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

''وَ اِذْ تَاَذَّنَ رَبُّكُمْ لَىٕنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّكُمْ وَ لَىٕنْ كَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِیْ لَشَدِیْدٌ''

ترجمہ: اور یاد کرو جب تمہارے رب نے اعلان فرمادیا کہ اگر تم میرا شکر ادا کرو گے تو میں تمہیں اور زیادہ عطا کروں گا اور اگر تم ناشکری کرو گے تو میرا عذاب سخت ہے۔(صراط الجنان جلد ۴ ص ۴۰۵)

واقعہ نمبر (25)

کٹے ہوئے سر سے تلاوتِ قرآن کی آواز آتی

حضرت سیدنا ابراہیم بن اسماعیل بن خلف علیہ رحمۃ الرب فرماتے ہیں، حضرت سیدنا احمد بن نصر حنبلی علیہ رحمۃ اللہ القوی جلیل القدر عالم تھے، نیکی کی دعوت کی خوب دھومیں مچاتے۔ "واثق باللہ" نے انہیں اس لئے اپنے ہاتھوں سے شہید کیا کہ وہ قرآن کو مخلوق نہ مانتے۔ خلیفہ واثق باللہ نے انہیں شہید کر دیا اور حکم دیا کہ ان کے سر کو بغداد کی گلیوں میں پھرایا جائے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اس کے بعد کچھ عرصہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مبارک سر کو بغداد کی مشرقی جانب اور کچھ عرصہ مغربی جانب لٹکایا گیا اور بقیہ جسم کو "سُرّ مَنْ رَاٰی" میں سولی پر لٹکائے رکھا، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ شہید تو ہو گئے لیکن حق بات سے روگردانی نہ کی۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی شہادت کے بعد مجھے خبر ملی کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے سرِ اقدس سے قرآن کی تلاوت سنائی دیتی ہے۔ یہ خبر ملتے ہی میں وہاں پہنچا جہاں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا سرِ اقدس لٹکایا گیا تھا وہاں بہت سے شہسوار اور پہرے دار نگرانی پر مامور تھے۔ رات کے آخری پہر جب سب سو گئے تو میں نے ان کے سر سے قرآن کریم کی یہ آیت سنی:

الٓمّٓ ۚ ﴿۱﴾ اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ یُّتْرَكُوْۤا اَنْ یَّقُوْلُوْۤا اٰمَنَّا وَ هُمْ لَا یُفْتَنُوْنَ ﴿۲﴾

ترجمہ کنزالایمان: کیا لوگ اس گھمنڈ میں ہیں کہ اتنی بات پر چھوڑ دیئے جائیں گے کہ کہیں ہم ایمان لائے اور ان کی آزمائش نہ ہو گی۔ (پ۲۰، العنکبوت: ۱۔۲)

یہ سن کر میرا جسم کانپنے لگا۔ چند دن بعد میں نے خواب دیکھا کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے جسم پر ریشم کا بہترین لباس اور سر پر تاج تھا۔ میں نے پوچھا: '' مَافَعَلَ اللّٰہُ بِکَ(یعنی اللہ عزوجل نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا)؟" آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے جواباً ارشاد فرمایا: "اللہ عزوجل نے مجھے بخش دیا اور جنت میں داخل فرمایا لیکن میں تین دن تک غمزدہ اور پریشان رہا۔" میں نے پوچھا: "آپ پریشان کیوں ہوئے؟" فرمایا: "میں نے دیکھا کہ حضور صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم میرے قریب سے گزرے تو آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے اپنا رخِ زیبا مجھ سے پھیر لیا۔" میں نے عرض کی: "یارسول اللہ عزوجل وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم! کیا مجھے حق کی خاطر قتل نہ کیا گیا؟" حضور صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: "بے شک تو حق کی خاطر شہید ہوا لیکن تجھے ایک ایسے شخص نے شہید کیا جو میرے اہل بیت سے ہے، میں نے حیاء کی وجہ سے تجھ سے منہ پھیر لیا۔"

احمد بن علی بن ثابت فرماتے ہیں: "حضرت سیدنا احمد بن نصر حنبلی علیہ الرحمۃ اللہ القوی کا سر اقدس بغداد میں اور بقیہ جسم "سُرَّ مَنْ رَاٰی" میں چھ سال تک لٹکا رہا۔ چھ سال بعد جسمِ مبارک اور سرِ اقدس کو ایک ساتھ دفن کیا گیا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزار اقدس بغداد شریف کی مغربی جانب واقع ہے۔ (عیون الحکایات جلد۔ا۔ص ۴۰۱۔۴۰۲)

(اللہ کی اُن پر رحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔ آمین بجاہ النبی الامین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم)

واقعہ نمبر (26)

اچھے اشعار بخشش کا ذریعہ بن گئے

حضرتِ سیِّدُنا محمد بن نافع رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں:" ابو نُوَّاس علیہ رحمۃ اللہ الرزاق میرے قریبی دوست تھے ہم ایک ہی علاقے میں رہا کرتے تھے۔ پھر وہ دوسرے شہر چلے گئے اور آخری عمر تک ان سے ملاقات نہ ہو سکی۔ ایک دن اطلاع ملی کہ ابو نوَّاس علیہ رحمۃ اللہ الرزاق کا انتقال ہو گیا ہے۔ اس خبر نے مجھے بہت غمگین کیا، میں بہت زیادہ پریشان تھا، اسی حال میں مجھے اونگھ آگئی۔ میں نے ابو نُوَّاس علیہ رحمۃ اللہ الرزاق کو دیکھا تو پکار کر کہا:"ابو نواس ؟" انہوں نے کہا:" یہاں کُنیَّت نہیں۔" میں نے کہا:"آپ حسن بن ہانی ہیں؟" کہا:"ہاں۔" میں نے پوچھا:" مَافَعَلَ اللّٰهُ بِكَ؟"(یعنی اللہ عزوجل نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟) کہا:"اللہ عزوجل نے مجھے میرے ان چند اشعار کی وجہ سے بخش دیا جو میں نے اپنی موت سے کچھ دیر قبل کہے تھے۔"

حضرت سیِّدُنا محمد بن نافع رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں:"پھر میری آنکھ کھل گئی، میں فوراً ان کے گھر پہنچا۔ جب اہلِ خانہ نے مجھے دیکھا تو ان کا غم تازہ ہو گیا اور وہ بِلَک بِلَک کر رونے لگے۔ میں نے انہیں تسلی دی اور پوچھا:" کیا میرے بھائی ابو نواس علیہ رحمۃ اللہ الرزاق نے انتقال سے قبل کچھ اشعار لکھے تھے؟" انہوں نے کہا:"ہمیں نہیں معلوم، ہاں! اتنا ضرور ہے کہ موت سے قبل انہوں نے قلم، دوات اور ورق منگوائے تھے۔ میں نے کہا:" مجھے ان کی خوابگاہ

(یعنی آرام کے کمرہ) میں جانے کی اجازت دو تاکہ ان اوراق کو ڈھونڈ سکوں۔" گھر والوں نے مجھے ان کی خوابگاہ تک پہنچایا۔ میں نے تکیہ ہٹا کر دیکھا تو وہاں کوئی چیز نہ ملی پھر دوبارہ تکیہ ہٹایا تو وہاں ایک پرچہ ملا جس پر یہ اشعار لکھے ہوئے تھے:

يَا رَبِّ اِنْ عَظُمَتْ ذُنُوْبِیْ كَثْرَةً
فَلَقَدْ عَلِمْتُ بِاَنَّ عَفْوَكَ اَعْظَمُ

اِنْ كَانَ لَایَرْجُوْكَ اِلَّا مُحْسِنٌ
فَمَنِ الَّذِیْ یَدْعُوْ وَ یَرْجُو الْمُجْرِمُ

اَدْعُوْكَ رَبِّ كَمَا اَمَرْتَ تَضَرُّعًا
فَاِذَا رَدَدتَّ یَدِیْ فَمَنْ ذَا یَرْحَمُ

مَالِیْ اِلَیْكَ وَسِیْلَةٌ اِلَّا الرِّجَا
وَ جَمِیْلُ عَفْوِكَ ثُمَّ اِنِّیْ مُسْلِمُ

ترجمہ: (۱)۔۔۔۔۔۔اے میرے مالک و مولیٰ عزوجل! بے شک میرے گناہ بے شمار ہو گئے، مگر میں جانتا ہوں کہ تیرا عفوو کرم سب سے بڑھ کر ہے۔

(۲)۔۔۔۔۔۔اگر نیک لوگ ہی تجھ سے امید رکھ سکتے ہیں تو پھر مجرم کسے پکاریں؟ اور کس سے امید رکھیں؟۔

(۳)۔۔۔۔۔۔اے میرے مولیٰ عزوجل! میں تیرے حکم کے مطابق گریہ وزاری کرتے ہوئے تیری بارگاہ میں فریاد کرتا ہوں اگر تُونے مجھے خالی ہاتھ لوٹا دیا تو پھر کون رحم کرے گا۔؟

(۴)۔۔۔۔۔۔ تیری بارگاہ میں باریابی کے لئے میرے پاس امید اور تیرے عفوو کرم کے سوا کوئی وسیلہ نہیں پھر یہ کہ میں تجھے ماننے والا ہوں۔ (عیون الحکایات جلد۔۲۔ص ۳۵۔۳۶)

پیارے اسلامی بھائیو: اس حکایت میں ان شعراء کرام کے لئے مسرت کا سامان ہے جو قرآن و سنت کی روشنی میں اچھے اشعار (یعنی حمدِ الٰہی، ثنائے مصطفی عزوجل وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم اور نصیحت بھرے اشعار) لکھتے ہیں۔ اور یقیناً ایسوں کے لکھے ہوئے اشعار پڑھنے اور سننے سے خوفِ خدا عزوجل اور عشقِ مصطفی صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کی لازوال دولت ملتی ، حفاظتِ ایمان کے لئے کُڑھنے کا ذہن بنتا اور نیک بننے کا جذبہ ملتا ہے۔ اس کی ایک مثال شیخ طریقت، امیرِ اہلسنّت بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطارؔ قادری دامت برکاتہم العالیہ کے لکھے ہوئے کلام بھی ہیں جو دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ سے "وسائلِ بخشش" کے نام سے ہدیۃً خریدے جاسکتے ہیں۔

رقص اور اشعار کا حکم

حضرت سیّدُنا امام عز بن عبدُ السلام عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ السَّلَام سے عشقیہ اشعار سننے اور رقص کے متعلق پوچھا گیا تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے ارشاد فرمایا: "رقص بدعت ہے اور کوئی ناقص العقل ہی اس کا عادی ہو سکتا ہے۔ لہٰذا یہ عورتوں کو ہی زیب دیتا ہے اور ان اشعار کے سننے میں کوئی حرج نہیں جو اُمورِ آخرت کی یاد دِلا کر عالی مرتبہ احوال پر اُبھارنے والے ہوں۔ بلکہ ایسے اشعار سننا اس وقت مستحب ہے جب کوئی فتور اور مردہ دلی کا شکار ہو۔ البتہ! جس کے

دل میں بری خواہشات ہوں وہ محفلِ سماع میں حاضر نہ ہو کیونکہ یہ اس کی دِلی خواہشات کو مزید اُبھارے گا۔(جہنم میں لے جانے والے اعمال جلد ۲ ص ۷۵۷)

واقعہ نمبر (27)

مغفرت کا سبب

حضرتِ ابو بَکْر صَیْدَلَانِی قُدِّسَ سِرُّہُ الرَّبَّانِی سے منقول ہے، میں نے سُلَیْم بن عَمّار علیہم رحمۃ اللہ الغفار کو یہ کہتے ہوئے سنا: میں نے اپنے والد منصور علیہ رحمۃ اللہ الغفور کو بعدِ وصال خواب میں دیکھ کر پوچھا: "مَا فَعَلَ اللّٰهُ بِكَ یعنی اللہ عزوجل نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟" انہوں نے جواب دیا: "اللہ عزوجل نے مجھے اپنی بارگاہ میں بلایا اور فرمایا: "اے بد عمل بُڈھے! تو جانتا ہے ہم نے تجھے کیوں بخشا؟" میں نے کہا: "اے میرے رحیم و کریم پروردگار عزوجل! میں نہیں جانتا۔" فرمایا: "ایک دن تو نے اجتماع میں بیان کیا اور اہل اجتماع کو رُلا دیا، اس اجتماع میں ہمارا ایک ایسا بندہ بھی موجود تھا جو ہمارے خوف سے کبھی نہ رویا تھا، تمہارا بیان سن کر وہ بھی میرے خوف سے رونے لگا۔ پس میں نے اس کی، تمہاری اور تمام شرکاءِ اجتماع کی مغفرت فرمادی۔"

ایک روایت میں اس طرح منقول ہے کہ کسی نے انتقال کے بعد حضرت سیّدُنا منصور بن عمّار علیہما رحمۃ اللہ الغفار کو خواب میں دیکھ کر پوچھا: "مَا فَعَلَ اللّٰهُ بِكَ یعنی اللہ عزوجل نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟" کہا: "میرے پروردگار عزوجل نے مجھ سے ان تین سو ساٹھ (۳۶۰) اجتماعات کے متعلق پوچھا جن میں، میں نے اللہ عزوجل کی پاکی بیان کی تھی، پھر ارشاد فرمایا: "اے منصور! ہم نے تمہاری تمام خطائیں اور گناہ معاف کر دیئے۔ کھڑے ہو جاؤ!

جس طرح زمین میں تم ہماری پاکی بیان کرتے تھے اسی طرح آسمان والوں کے سامنے ہماری پاکی بیان کرو۔ (عیون الحکایات جلد۔۲۔ص ۱۲۴۔۱۲۵)

رحمت دا دریا الٰہی ہر دم وگدا تیرا
جے اک قطرہ بخشیں مینوں کم بن جاوے میرا

اے عاشقانِ رسول! اس حکایت سے معلوم ہوا کہ نیک اجتماعات میں شرکت کرنا کتنی سعادت کی بات ہے۔ نہیں معلوم کس لمحے اللہ عزوجل کی رحمت برسے اور مغفرت کا ذریعہ بن جائے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عزوجل! جگہ بہ جگہ دعوتِ اسلامی کے سنتوں بھرے اجتماعات ہوتے ہیں۔ ہر جمعرات مغرب کی نماز کے بعد اپنے اپنے شہروں میں ہونے والے دعوت اسلامی کے سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت فرمائیں۔ اِنْ شَآءَ اللہ عزوجل دین و دنیا کی ڈھیروں بھلائیاں ہاتھ آئیں گی۔ امیر اہلسنت کے سنتوں بھرے بیان کی ایک مدنی بہار ملاحظہ ہو:

بیان کی برکت سے قادیانی پروفیسر مسلمان ہوگیا

ایک مرتبہ امیرِ اہل سنت مدظلہ العالی کی بارگاہ میں ایک مکتوب پہنچا جس میں کسی پروفیسر نے کچھ اس طرح سے لکھا تھا کہ میں قادیانی مذہب سے تعلق رکھتا ہوں اور ایک بڑے عہدے پر فائز ہوں، میں اب تک ۷۰ مسلمانوں کو گمراہ کرکے قادیانی بناچکا ہوں۔ سردار آباد (فیصل آباد) میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے اجتماع میں تنقیدی ذہن لے کر شریک ہوا لیکن آپ کا بیان سن کر دل کی دنیا زیر وزبر ہوگئ پھر کسی مبلغ نے آپ کے بیانات کی کیسیٹیں تحفے میں دیں۔ دل کی کیفیات تو ایک بیان سن کر ہی بدل چکی تھیں مگر جب دیگر کیسٹیں سنیں تو

لرز اٹھا اور ساری رات روتا رہا، اب مجھے کیا کرنا چاہیئے؟" امیرِ اہلِ سنت نے انفرادی کوشش کرتے ہوئے بلا تاخیر مکتوب روانہ فرمایا کہ فوراً توبہ کر کے اسلام قبول کر لیجئے اور جتنے مسلمانوں کو (معاذاللہ عزوجل) مرتد کیا ہے انہیں مسلمان بنانے کی کوئی صورت نکالئے۔" الحمدللہ عزوجل! جب یہ مکتوب اس پروفیسر تک پہنچا تو آپ کی انفرادی کوشش کی برکت سے اس نے فوراً توبہ کی اور مسلمان ہو گیا۔ اس پروفیسر اسلامی بھائی کے باپ اور خاندان والوں نے اس پر بہت سختیاں کیں لیکن وہ ثابت قدم رہے اور بیوی بچوں سمیت باب المدینہ (کراچی) میں امیرِ اہلِ سنت مدظلہ العالی کی بارگاہ میں حاضر ہو کر اپنے اسلام کا اظہار بھی کیا۔ امیر اہل سنت کے بیان سننے کی برکت سے آخرِ کار اس کے پورے خاندان کو قادیانی مذہب سے نجات حاصل ہوئی اور وہ دامنِ اسلام سے وابستہ ہو گئے۔ (انفرادی کوشش ص ۱۱۱)

واقعہ نمبر (28)

خِلال کا وبال

حضرت وہب بن منبہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ بنی اسرائیل میں ایک نوجوان نے ہر قسم کے گناہوں سے توبہ کی پھر ستر سال عبادتِ الٰہی میں شب وروز لگارہا، دن کو روزہ رکھتا ،رات کو جاگتا کسی سایہ کے نیچے آرام نہ کرتا، نہ کوئی عمدہ غذا کھاتا۔ جب وہ مر گیا، اس کے بعض بھائیوں نے اسے خواب میں دیکھا اور پوچھا "مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِكَ یعنی خداعزوجل نے تمہارے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ اس نے کہا کہ خداعزوجل نے میرا حساب لیا پھر سب گناہ بخش دیئے مگر ایک لکڑی جس سے میں نے اس کے مالک کی اجازت کے بغیر دانتوں میں خلال کیا تھا، اس کے سبب میں آج تک جنت سے محبوس ہوں۔

(تنبیہ المغترین، الباب الاوّل، خوفھم مماللعباد علیھم، ص۵۸)

گیہوں کا دانہ توڑنے کا اُخروی نقصان

اے عاشقانِ رسول ! ذرا غور تو کیجئے! ایک تنکا جنّت میں داخِلے سے مانِع (یعنی رکاوٹ) ہو گیا! اور اب معمولی لکڑی کے خِلال کی تو بات ہی کہاں ہے۔ بعض لوگ دوسروں کے لاکھوں بلکہ کروڑوں روپے ہڑپ کر جاتے ہیں اور ڈکار تک نہیں لیتے۔ اللہ عزوجل ہدایت عنایت فرمائے۔ امین۔ ایک اور عبرتناک حکایت ملاحظہ فرمایئے جس میں صرف ایک گیہوں کے دانے کے بِلا اجازت کھانے کے نہیں صرف توڑ ڈالنے کے اُخروی نقصان کا تذکرہ ہے۔ چُنانچِہ

منقول ہے کہ ایک شخص کو بعدِ وفات کسی نے خواب میں دیکھ کر پوچھا: مَافَعَلَ اللّٰہُ بِکَ؟ یعنی اللہ عزوجلّ نے آپ کے ساتھ کیا مُعاملہ فرمایا؟ کہا: اللہ عزوجل نے مجھے بخش دیا، لیکن حساب وکتاب ہوا یہاں تک کہ اس دن کے بارے میں بھی مجھ سے پوچھ گچھ ہوئی جس روز میں روزے سے تھا اور اپنے ایک دوست کی دکان پر بیٹھا ہوا تھا جب افطار کا وَقت ہوا تو میں نے گیہوں کی ایک بوری میں سے گیہوں کا ایک دانہ اٹھالیا اور اس کو توڑ کر کھانا ہی چاہتا تھا کہ ایک دم مجھے احساس ہوا کہ یہ دانہ میرا نہیں، چُنانچِہ میں نے اُسے جہاں سے اٹھایا تھا فوراً اسی جگہ ڈال دیا۔ اور اس کا بھی حساب لیا گیا یہاں تک کہ اس پَرائے گیہوں کے توڑے جانے کے نقصان کے بقدر میری نیکیاں مجھ سے لی گئیں (مِرْقَاۃُ الْمَفَاتِیح ج۸ ص۸۱۱ ،تحت الحدیث ۵۰۸۳)

سات سو باجماعت نَمازیں

اے عاشقانِ رسول! دیکھا آپ نے! ایک پَرایا گیہوں بِغیر اجازت توڑ دینا بھی نقصانِ قیامت کا سبب ہو سکتا ہے۔ اب صِرف گیہوں کا دانہ توڑنے یا کھاجانے ہی کی کہاں بات ہے۔ آج کل تو کئی لوگ بِغیر دعوت کے دوسروں کے یہاں کھانا ہی کھاڈالتے ہیں! حالانکہ بِغیر بلائے کسی کی دعوت میں گُھس جانا شرعاً منع ہے۔ ابوداود شریف کی حدیثِ پاک میں یہ بھی ہے: "جو بِغیر بلائے گیا وہ چور ہو کر گُھسا اور غارتگری کر کے نکلا۔" (سُنَنُ اَبِی داوٗد ج۳ ص۳۷۹ حدیث ۳۷۴۱) نیز آج کل قرض کے نام پر لوگوں کے ہزاروں بلکہ لاکھوں روپے ہڑپ کر لئے جاتے ہیں۔ ابھی تو یہ سب آسان لگ رہا ہو گا لیکن قِیامت میں بَہُت مہنگا پڑ جائے گا۔ اے لوگوں کا قرضہ دبالینے والو! کان کھول کر سنو! میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نقل کرتے ہیں:

"جو دنیا میں کسی کے تقریباً تین پیسے دَین (یعنی قرض) دبالیگا بروزِ قیامت اس کے بدلے سات سو باجماعت نمازیں دینی پڑ جائینگی۔" (فتاوٰی رضویہ ج ۲۵ ص ۶۹) جی ہاں! جو کسی کا قرضہ دبالے وہ ظالم ہے اور سخت نقصان و خُسران میں ہے۔ حضرت سیِّدُنا سُلَیمان طَبرانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی اپنے مجموعۂ حدیث، "طَبرانی" میں نَقل کرتے ہیں: سرکارِ مدینۂ منوّرہ، سردارِ مکّۂ مکرّمہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا جس کا مفہوم ہے:- "ظالم کی نیکیاں مظلوم کو، مظلوم کے گناہ ظالم کو دلوائے جائیں گے۔" (اَلْمُعْجَمُ الْکَبِیْر ج ۴ ص ۱۴۸ حدیث ۳۹۶۹ دار احیاء التراث العربی بیروت)

مُفلِس کون؟

حضرتِ سیِّدُنا مُسلِم بن حَجّاج قُشَیری علیہ رحمۃ اللہِ القوی اپنے مشہور مجموعۂ حدیث "صَحِیحُ مُسْلِم" میں نَقل کرتے ہیں: سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار، رسولوں کے سالار، نبیوں کے سردار، ہم غریبوں کے غمگسار، ہم بیکسوں کے مدد گار، شفیعِ روزِ شُمار جنابِ احمد مختار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اِستفسار فرمایا: کیا تم جانتے ہو مُفلِس کون ہے؟ صحابۂ کرام علیہم الرضوان نے عرض کی: یارسولَ اللہ عزوجل وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! ہم میں سے جس کے پاس دراہِم و سامان نہ ہوں وہ مُفلِس ہے۔ فرمایا: "میری اُمّت میں مُفلِس وہ ہے جو قِیامت کے دن نَماز، روزے اور زکوٰۃ لے کر آیا اور یوں آیا کہ اِسے گالی دی، اُس پر تُہمت لگائی، اِس کا مال کھایا، اُس کا خون بہایا، اُسے مارا تو اس کی نیکیوں میں سے کچھ اِس مظلوم کو دے دی جائیں اور کچھ اُس مظلوم کو پھر اگر اِس کے ذِمّے جو حُقُوق تھے ان کی ادائیگی سے پہلے اِس کی نیکیاں ختم

ہو جائیں تو ان مظلوموں کی خطائیں لیکر اس ظالم پر ڈال دی جائیں پھر اسے آگ میں پھینک دیا جائے۔" (صَحِیح مُسلِم ص ۱۳۹۴ حدیث ۲۵۸۱ دار ابن حزم بیروت)

لرز اٹھو!

اے نمازیو! اے روزہ دارو! اے حاجیو! اے پوری زکوٰۃ ادا کرنے والو! اے خیرات و حسنات میں حصّہ لینے والو! اے نیک صورت نظر آنیوالے مالدارو! ڈر جاؤ! لرز اٹھو! حقیقت میں مفلس وہ ہے جو نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ و صَدَقات، سخاوتوں، فلاحی کاموں اور بڑی بڑی نیکیوں کے باوُجود قیامت میں خالی کا خالی رہ جائے! جن کو کبھی گالی دیکر، کبھی بِلا اجازتِ شَرعی ڈانٹ کر، بے عزّتی کر کے، ذلیل کر کے، مار پیٹ کر کے، عارِیَّتاً چیزیں لے کر قصداً واپَس نہ لوٹا کر، قرض دبا کر، دل دکھا کر ناراض کر دیا ہو گا وہ اُس کی ساری نیکیاں لے جائیں گے اور نیکیاں ختم ہو جانے کی صورت میں ان کے گناہوں کا بوجھ اٹھا کر واصِلِ جہنَّم کر دیا جائے گا۔ "صحیح مسلم شریف" میں ہے، اللہ کے مَحبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب عزوجل و صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمان عبرت نشان ہے: "تم لوگ حُقُوق، حق والوں کے سپرد کر دو گے حتّٰی کہ بے سینگ والی کا سینگ والی بکری سے بدلہ لیا جائے گا۔" (صَحِیح مُسلِم ص ۱۳۹۴ حدیث ۲۵۸۲)

مطلب یہ کہ اگر تم نے دنیا میں لوگوں کے حُقُوق ادا نہ کئے تو لا مَحالہ (یعنی ہر صورت میں) قِیامت میں ادا کرو گے، یہاں دنیا میں مال سے اور آخِرت میں اعمال سے، لہٰذا بہتری اسی میں ہے کہ دنیا ہی میں ادا کر دو ورنہ پچھتانا پڑے گا۔ "مِراٰۃ شَرحِ مشکوۃ" میں ہے: "جانور اگرچِہ شرعی احکام کے مُکلَّف نہیں ہیں مگر حُقُوقُ العِباد جانوروں کو بھی ادا کرنے ہوں گے۔"

(مراٰۃ ج۶ ص ۶۷۴)

اللہ پاک کا خوف رکھنے والے حضرات حُقُوقُ العِباد کے بظاہِر معمولی نظر آنے والے مُعاملات میں بھی ایسی احتیاط کرتے ہیں کہ حیرت میں ڈال دیتے ہیں۔ چُنانچِہ:

آدھا سیب

حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم بن ادھم رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے ایک باغ کے اندر نَہر میں سیب دیکھا، اٹھایا اور کھالیا۔ کھاتے تو کھالیا مگر پھر پریشان ہوگئے کہ یہ میں نے کیا کیا! میں نے اس کے مالِک کی اجازت کے بِغیر کیوں کھایا! چُنانچِہ تلاشتے ہوئے باغ تک پہنچے، باغ کی مالِکہ ایک خاتون تھیں، ان سے آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے معذِرت طلب فرمائی، اُس نے عرض کی: یہ باغ میرا اور بادشاہ کا مُشترکہ ہے، میں اپنا حق مُعاف کرتی ہوں لیکن بادشاہ کا حق مُعاف کرنے کی مَجاز نہیں۔ بادشاہ بَلخ میں تھا لہٰذا سیِّدُنا ابراھیم بن ادھم رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے آدھا سیب مُعاف کروانے کیلئے بَلخ کا سفر اختیار کیا اور مُعاف کرواکر ہی دم لیا۔ (رحلۃ ابن بطوطۃ ج۱ ص۳۴)

اے عاشقانِ رسول! اِس حِکایت میں بِغیر پوچھے دوسروں کی چیزیں ہڑپ کر جانے والوں، سبزیوں اور پھلوں کی ریڑھیوں سے چپ چاپ کچھ نہ کچھ اٹھا کر اپنی ٹوکری میں ڈال لینے والوں کیلئے عبرت ہی عبرت ہے۔ بظاہر معمولی نظر آنے والی شے بھی اگر بِغیر اجازت استعمال کر ڈالی اور قِیامت کے روز پکڑے گئے تو کیا بنے گا؟

واقعہ نمبر(29)

ناپ تول میں کمی کا وبال

حضرت حارث محاسبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص کیال جو کہ غلہ جات کا ماپنے والا تھا اس نے اس کام سے توبہ کی اور عبادتِ الٰہی میں مشغول ہوا جب وہ مر گیا تو اس کے بعض احباب نے اس کو خواب میں دیکھا اور پوچھا ''مَا فَعَلَ اللّٰهُ بِكَ یعنی اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا۔ اس نے کہا کہ میرے ماپ میں (یعنی اس ٹوپا میں جس سے غلہ ماپتا تھا) کچھ مٹی سی بیٹھ گئی تھی۔ جس کا میں نے کچھ نہ کیا تو ہر ٹوپا ماپنے کے وقت بقدر اس مٹی کے کم ہو جاتا تھا تو میں اس قصور کے سبب معرض عتاب میں ہوں۔

(تنبیہ المغترین، الباب الاوّل، خوفھم مما للعباد علیھم، ص۵۸-۶۰)

ناپ تول میں کمی کرنے کے متعلق آیاتِ قرآنی

پیارے اسلامی بھائیو! جہاں تک ہو سکے اس گناہ سے بچتے رہو کیونکہ اللہ عزوجل نے اپنے اس فرمان میں تمہیں اس سے باز رہنے کا حکم دیا ہے، اللہ عزوجل فرماتا ہے:

اَوْفُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ بِالْقِسْطِ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ﴿۸۵﴾

ترجمہ کنزالایمان: ناپ اور تول انصاف کے ساتھ پوری کرو اور لوگوں کو ان کی چیزیں گھٹا کر نہ دو اور زمین میں فساد مچاتے نہ پھرو۔ (پ ۱۲، ھود: ۸۵)

ایک اور مقام پر ارشاد ہوا:

وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِيْنَ ﴿۱﴾ الَّذِيْنَ اِذَا اكْتَالُوْا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُوْنَ ﴿۲﴾ وَاِذَا كَالُوْهُمْ اَوْ وَّزَنُوْهُمْ يُخْسِرُوْنَ ﴿۳﴾

ترجمۂ کنزالایمان: کم تولنے والوں کی خرابی ہے وہ کہ جب اوروں سے ماپ لیں پورا لیں اور جب انہیں ماپ تول کر دیں کم کر دیں۔ (پ۳۰، المطففین:۱تا۳)

شانِ نزول

خلیفۂ اعلیٰ حضرت مفتی نعیم الدین مرادآبادی علیہ رحمۃ اللہ الہادی اس آیت کا شانِ نزول بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں: رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جب مدینہ طیّبہ تشریف فرما ہوئے تو یہاں کے لوگ پیمانہ میں خیانت کرتے تھے، بالخصوص ایک شخص ابوجہینہ ایسا تھا کہ وہ دو پیمانے رکھتا تھا لینے کا اور دینے کا، اور ان لوگوں کے حق میں یہ آیتیں نازل ہوئیں اور انہیں پیمانے میں عدل کرنے کا حکم دیا گیا۔

میرے اسلامی بھائی! مسلمانوں کے کسی حق کو دبا لینے پر خوش مت ہونا کیونکہ خیانت کی موجودگی میں برکت باقی نہیں رہتی اور تھوڑا سا حرام بہت سارے حلال کو برباد کر دیتا ہے۔ اور اے بھائی! اگر تم ایک درہم کی خیانت کرو گے تو شیطان ملعون تمہارے ساتھ ستر درہموں میں خیانت کریگا۔

کم تولنے والوں کی مذمت احادیث میں

(۱)۔۔۔۔۔حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ شفیعُ المذنبین، انیسُ الغریبین، سراجُ السالکین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلَّم ہمارے پاس تشریف

لائے اور ارشاد فرمایا: "اے گروہ مہاجرین! جب تم پانچ خصلتوں میں مبتلا کر دیئے جاؤ اور میں اللہ عزوجل سے تمہارے اِن میں مبتلا ہونے سے پناہ مانگتا ہوں: (۱) جب کسی قوم میں فحاشی ظاہر ہوئی اور انہوں نے اعلانیہ اس کا اِرتکاب کیا تو ان میں طاعون اور ایسی بیماری پھیل گئی جو ان کے پہلے لوگوں میں نہ تھی۔ (۲) انہوں نے ماپ تول میں کمی کی تو قحط سالی میں مبتلا ہو گئے اور سخت بوجھ اور بادشاہ کے ظلم کا شکار ہو گئے (۳) انہوں نے اپنے مال کی زکوٰۃ نہ دی تو آسمان سے بارش روک دی گئی اور اگر چوپائے نہ ہوتے تو ان پر بارش نہ ہوتی (۴) انہوں نے اللہ عزوجل اور اس کے رسول صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کا عہد توڑا تو اللہ عزوجل نے ان پر دشمن مُسلَّط کر دیئے جنہوں نے ان سے وہ سب لے لیا جو کچھ ان کے قبضہ میں تھا اور (۵) ان کے حکمرانوں نے اللہ عزوجل کے قانون کے مطابق فیصلہ نہ کیا اور اللہ عزوجل کے قانون میں سے کچھ لیا اور کچھ چھوڑ دیا تو اللہ عزوجل نے اُن کے درمیان اختلاف پیدا کر دیا۔"

(سنن ابن ماجۃ، ابواب الفتن، باب العقوبات، الحدیث:۴۰۱۹، ص۲۷۱۸)

(۲)۔۔۔۔۔۔حضرت سیدنا نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: "حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ایک بیچنے والے کے پاس سے گزرتے ہوئے یہ فرما رہےتھے: "اللہ عزوجل سے ڈر! اور ماپ تول پورا پورا کر! کیونکہ کمی کرنے والوں کو میدانِ محشر میں کھڑا کیا جائے گا یہاں تک کہ ان کا پسینہ ان کے کانوں کے نصف تک پہنچ جائے گا۔" (تفسیر البغوی، سورۃ المطففین، تحت الآیۃ:۳، ج۴، ص۴۲۸)

آگ کے دو پہاڑ

حضرت سیدنا مالک بن دینار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ارشاد فرماتے ہیں:"میں ایک مرتبہ اپنے پڑوسی کے پاس گیا اس حال میں کہ اس پر موت کے آثار نمایاں تھے اور وہ کہہ رہا تھا:"آگ کے دو پہاڑ، آگ کے دو پہاڑ۔" آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:"میں نے اس سے پوچھا:"کیا کہہ رہے ہو؟"تو اس نے بتایا:"اے ابویحیی! میرے پاس دوپیمانے تھے، ایک سے دیتا اور دوسرے سے لیتا تھا۔" حضرت سیدنا مالک بن دینار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:"میں اٹھا اور ایک پیمانے کو دوسرے پر (توڑنے کی خاطر) مارنے لگ گیا۔" تو اس نے کہا:"اے ابویحیی! جب بھی آپ ایک کو دوسرے پر مارتے ہیں معاملہ زیادہ شدید اور سخت ہو جاتا ہے۔"پس وہ اسی مرض میں مر گیا۔"

کسی نیک بزرگ کا قول ہے:"ہر تولنے اور ماپنے والے پر آگ پیش کی جائے گی کیونکہ کوئی نہیں بچ سکتا سوائے اس کے جسے اللہ عزوجل بچائے۔" (جہنم میں لے جانے والے اعمال جلد اول ص ۷۸۰)
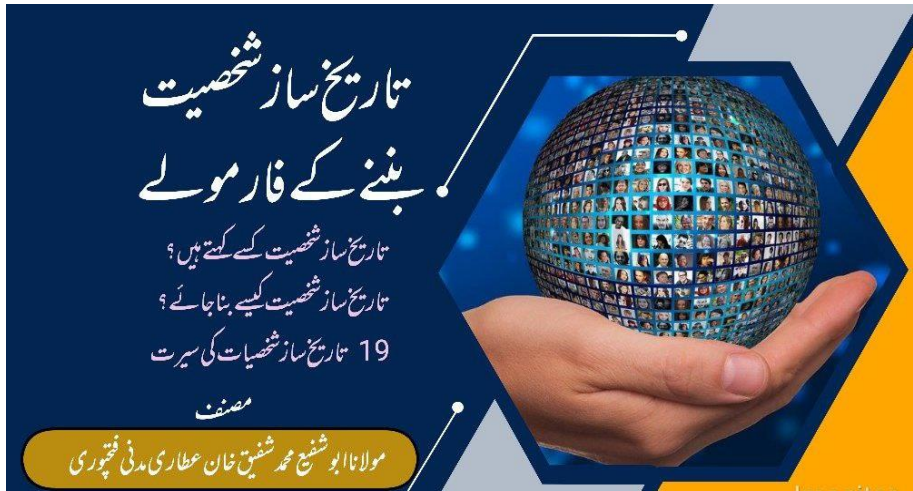
واقعہ نمبر (30)

زبان کا درست استعمال

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ان کی وفات کے بعد لوگوں نے دیکھا اور پوچھا کہ اے امیر المومنین! رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ اپنی زبان کے بارے میں فرمایا کرتے تھے کہ اس زبان نے مجھے ہلاکت کی جگہوں میں گرایا ہے تو "مَا فَعَلَ اللّٰهُ بِكَ اللہ تعالیٰ نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے اسی سے لاالہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھا تھا۔ تو اسی زبان نے مجھے جنت میں داخل کر دیا۔

(احیاء العلوم ج ۴ ص ۴۳۱) (آئینۂ عبرت ص ۷۷۔۷۸)

میرے شیخ طریقت امیر اہلسنت اپنے رسالہ میٹھے بول میں فرماتے ہیں:

گوشت کی چھوٹی سی بوٹی

اے عاشقانِ رسول! زَبان اگرچِہ بظاہر گوشت کی ایک چھوٹی سی بوٹی ہے مگر یہ خدائے رحمٰن عزوجل کی عظیم الشان نعمت ہے۔ اِس نعمت کی قدر تو شاید گونگا ہی جان سکتا ہے۔ زَبان کا دُرُست استِعمال جنَّت میں داخِل اور غَلَط استِعمال جہنَّم سے واصِل کر سکتا ہے۔ اگر کوئی بدترین کافر بھی دل کی تصدیق کے ساتھ زَبان سے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسولُ اللّٰہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پڑھ لے تو کفر و شرک کی ساری گندگی سے پاک ہو جاتا ہے اس کی زَبان سے نکلا ہوا یہ کَلِمۂ طیِّبہ اس کے گزَشتہ تمام گناہوں کے مَیل کُچیل کو دھوڈالتا ہے۔ زَبان سے

ادا کئے ہوئے اس کلمۂ پاک کے باعث وہ گناہوں سے ایسا پاک وصاف ہو جاتا ہے جیسا کہ اُس روز تھا جس روز اس کی ماں نے اسے جنا تھا۔ یہ عظیم مَدَنی اِنقِلاب دل کی تائید کے ساتھ زَبان سے ادا کئے ہوئے کلمے شریف کی بدولت آیا۔

ہر بات پر سال بھر کی عبادت کا ثواب

اے کاش! ہم بھی اپنی زَبان کا صحیح استِعمال کرنا سیکھ لیں۔ اللہ و رسول عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی مرضی کے مطابق اگر زَبان کو چلایا جائے تو جنَّت میں گھر تیّار ہو جائیگا۔ اس زَبان سے ہم تلاوتِ قرآن پاک کریں، ذکرُ اللہ عزوجل کریں، دُرُود وسلام کا وِرد کریں، خوب خوب نیکی کی دعوت دیں تو اِن شاءَ اللہ عزوجل ہمارے وارے ہی نیارے ہو جائیں گے۔ مُکاشَفَۃُ الْقُلُوب میں ہے: حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ کلیم اللہ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے بار گاہِ خداوندی عزوجل میں عرض کی: اے ربِّ کریم عزوجل! جو اپنے بھائی کو بلائے اور اسے نیکی کا حکم کرے اور برائی سے روکے اُس شخص کا بدلہ کیا ہو گا؟ فرمایا: "میں اس کے ہر کلمے کے بدلے ایک سال کی عبادت کا ثواب لکھتا ہوں اور اسے جہنَّم کی سزا دینے میں مجھے حیا آتی ہے۔"

(مکاشفۃُ القلوب ص۴۸ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

مغفِرت کی بِشارت

اِس زَبان سے تِلاوتِ قرآنِ پاک کیجئے اور ثواب کا ڈھیروں خزانہ حاصِل کیجئے۔ چُنانچِہ "روحُ البیان" میں یہ حدیثِ قُدسی ہے: جس نے ایک بار بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم کو الحمد شریف کے ساتھ ملا کر (یعنی بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ختمِ سورۃ تک) پڑ

ھا تو تم گواہ ہو جاؤ کہ میں نے اسے بخش دیا، اس کی تمام نیکیاں قَبول فرمائیں اور اس کے گناہ مُعاف کر دیئے اور اس کی زَبان کو ہر گز نہ جلاؤں گا اور اس کو عذابِ قبر، عذابِ نار، عذابِ قِیامت اور بڑے خوف سے نَجات دوں گا۔ (روح البیان ج ا ص ۹ دار احیاء التراث العربی بیروت)

ملانے کا مزید واضح طریقہ سماعت فرمائیے: بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡ۔مِلۡ۔حَمۡدُ للّٰہِ ربِّ الۡعٰلمین----- (سورۃ پوری کیجئے)

حُوریں پانے کا عمل

اے عاشقانِ رسول! تھوڑی سی زَبان چلایئے، اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰہَ الۡعَظِیم کہہ لیجئے اور جنَّت کی حوریں حاصِل کیجئے چُنانچِہ "رَوضُ الرَّیاحِین" میں ہے: ایک بُزُرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے چالیس سال تک اللہ عزوجل کی عبادت کی، ایک بار دعا کی: یااللہ عزوجل! تیری رَحمت سے مجھے جو کچھ جنّت میں ملنے والا ہے اس کی کوئی جھلک دنیا میں بھی دکھا دے۔ ابھی دعا جاری تھی کہ یک دم محراب شَق ہوئی اور اس میں سے ایک حسینہ و جمیلہ حُور بر آمد ہوئی، اُس نے کہا کہ تجھے جنَّت میں مجھ جیسی سو حوریں عنایت کی جائیں گی، جن میں ہر ایک کی سو سو خادِمائیں اور ہر خادِمہ کی سو سو کنیزیں ہو نگی اور ہر کنیز پر سو سو ناظِمائیں (یعنی انتِظام کرنے والیاں) ہو نگی۔ یہ سُن کر وہ بُزُرگ خوشی کے مارے جھوم اٹھے اور سُوال کیا: کیا کسی کو جنَّت میں مجھ سے زیادہ بھی ملے گا؟ جواب ملا: اِتنا تو ہر اُس عام جنّتی کو ملے گا جو صبح وشام اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰہَ الۡعَظِیم پڑھ لیا کرتا ہے۔

(رَوضُ الرَّیاحِین ص ۵۵ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

دیوانے ہو جاؤ!

اِس زَبان کو ہر وَقت ذِکرُ اللہ عزوجل سے تر رکھئے اور ثواب کا خزانہ لوٹئے، سرکار مدینہ قرارِ قلب وسینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ باقرینہ ہے: اِس کثرت کے ساتھ ذکرُ اللہ عزوجل کیا کرو کہ لوگ دیوانہ کہنے لگیں۔ (اَلْمُسْتَدْرَک لِلْحاکم ج۲ ص۱۷۳ حدیث ۱۸۸۲ دارالمعرفۃ بیروت)

ایک اور حدیثِ پاک میں فرمانِ مصطفٰی صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: اللہ کا اتنی کثرت سے ذکر کرو کہ منافِقین تمہیں ریاکار کہنے لگیں۔"

(اَلْمُعْجَمُ الْکَبِیر لِلطَّبَرانِیّ ج۱۲ ص۱۳۱ حدیث ۱۲۷۸۶ دار احیاء التراث العربی بیروت)

دَرَخت لگا رہا ہوں

ہمارے میٹھے میٹھے آقا صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حضرتِ سیِّدُنا ابوہُریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کو زَبان کا کتنا پیارا استعمال بتایا آپ بھی سنئے اور جھومئے چُنانچِہ "ابنِ ماجہ" کی روایت میں ہے، (ایک بار) مدینے کے تاجدار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کہیں تشریف لے جارہے تھے حضرت سیِّدُنا ابوہُریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کو مُلاحَظہ فرمایا کہ ایک پودا لگا رہے ہیں۔ اِستِفسار فرمایا: "کیا کر رہے ہو؟" عرض کی: درخت لگا رہا ہوں۔ فرمایا: "میں بہترین درخت لگانے کا طریقہ بتا دوں! سُبْحٰنَ اللہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَاللہُ اَکْبَر پڑھنے سے ہر کلمہ کے عِوض (عِ۔ وَض۔ یعنی بدلے) جنَّت میں ایک دَرَخت لگ جاتا ہے۔ (سُنَن ابن ماجہ ج۴ ص۲۵۲ حدیث ۳۸۰۷)

اے عاشقانِ رسول! اِس حدیثِ پاک میں چار کلمے ارشاد فرمائے گئے ہیں: (۱) سُبْحٰنَ اللہ (۲) اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ (۳) لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ (۴) اَللہُ اَکْبَر یہ چاروں کلمات پڑھیں تو جنّت میں چار

درخت لگائے جائیں اور کم پڑھیں تو کم۔ مَثَلًا اگر سُبْحٰنَ اللہ کہا تو ایک درخت۔ ان کلمات کو پڑھنے کیلئے زَبان چلاتے جایئے اور جنّت میں خوب خوب درخت لگواتے جایئے۔

عُمر راضائِع مَکُن در گفتگو

ذِکر اُوکُن ذکر اُوکُن ذکر اُو

(یعنی فالتو باتوں میں عمرِ عزیز ضائع مت کر، ذکر اللہ کر، ذکر اللہ کر، ذکر اللہ کر)

۸۰ برس کے گُناہ مُعاف

اِسی طرح زَبان کا ایک اِستعمال یہ بھی ہے کہ دُرُود و سلام پڑھتے رہیے اور گناہ بخشواتے رہیے جیسا کہ دُرِّ مختار میں ہے: "جو سرکارِ نامدار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر ایک بار دُرُود بھیجے اور وہ قبول ہو جائے تو اللہ عزوجل اس کے اَسی (۸۰) برس کے گناہ مٹا دے گا۔"

(دُرِّ مُختار ج ۲ ص ۲۸۴ دارالمعرفۃ بیروت)

قُربِ الٰہی عزوجل پانے کا طریقہ

حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں کہ "اللہ عزوجل نے اپنے ایک نبی علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی کہ جب تم حظیرہ قدس (یعنی جنت) میں رہنا چاہو تو دنیا سے کنارہ کش ہو جاؤ اور اس طرح غمگین اور تنہا ہو جاؤ جیسے تنہا رہ جانے والا پرندہ چٹیل زمین میں سایہ پانے والی جگہ پر ہوتا ہے، وہ چشموں کے پانی پر آتا اور درختوں سے پھل کھاتا ہے او رجب رات ہو جاتی ہے تو دیگر پرندوں سے ڈرتا ہوا تنہا چھپ جاتا ہے اور اپنے رب عزوجل سے اُنس حاصل کرتا ہے۔"

واقعہ نمبر (31)

علم کی برکت سے مغفرت ہو گئی

حضرت اسمٰعیل بن ابی رجاء فرماتے ہیں: میں نے حضرت امام محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو خواب میں دیکھا میں نے سوال کیا کہ مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِكَ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ انہوں نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ نے میری مغفرت فرمادی اور فرمایا اگر میں تجھے عذاب دینے کا ارادہ رکھتا تو یہ علم تجھے نہ دیتا۔ حضرت اسماعیل نے دوسرا سوال کیا کہ ابو یوسف (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) کہاں ہیں جواب میں فرمایا ہم سے دو درجہ اوپر، پھر میں نے حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے بارے میں سوال کیا فرمایا: وہ تو بہت ہی بلند اعلیٰ علیین میں ہیں۔

صاحبِ در مختار علامہ علاؤ الدین الحصکفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کا اعلیٰ علیین میں ہونا قطعاً تعجب کی بات نہیں ہے کیونکہ آپ اس درجہ عابد وزاہد، متقی اور صاحب ورع تھے کہ چالیس سال تک آپ نے عشاء کے وضو سے فجر کی نماز ادا فرمائی اور آپ (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) نے اپنے رب (عزوجل) کا سو بار خواب میں دیدار فرمایا، آپ نے اپنے آخری بار حج میں حَجَبَۃِ الْکَعْبَہ (محافظین کعبہ) سے کعبہ کے اندر داخل ہو کر اندرون عمارت کعبہ نماز ادا کرنے کی اجازت چاہی آپ اندر داخل ہوئے اور دو ستونوں کے درمیان عالَمِ شوق میں صرف داہنے پیر پر کھڑے ہو کر بایاں پیر سیدھے پیر کے اوپر رکھ لیا یہاں تک کہ اسی حالت میں قرآن پاک نصف پڑھ لیا پھر رکوع و سجدہ کیا دوسری رکعت میں بائیں پیر

پر کھڑے ہو کر داہنا پیر اٹھا کر بائیں پیر پر رکھا اور نصف آخر قرآن پاک ختم فرمایا، جب سلام پھیر کر نماز سے فارغ ہوئے تو بے ساختہ روتے ہوئے اپنے رب (عزوجل) سے مناجات کی اور عرض کیا: اے میرے معبود! اس کمزور و ضعیف بندے نے تیرا کچھ بھی حقِ عبادت ادا نہیں کیا لیکن تیری معرفت حاصل کرنے میں حق معرفت ادا کیا پس تو اس کے حقِ عبادت کی ادائیگی میں نقصان کو اس کے کمال معرفت کے بدلے بخش دے۔ اس وقت خانہ کعبہ کے ایک گوشہ سے یہ غیبی آواز آئی: اے ابو حنیفہ! بے شک تو نے حقِ معرفت ادا کیا اور ہماری عبادت کی اور بہترین عبادت کی یقیناً ہم نے تیری مغفرت فرمادی اور اس کی بھی جس نے تیری اتباع کی اور جس نے تیرا مسلک اختیار کیا یہاں تک کہ قیامت آجائے۔ حضرت امام ابو حنیفہ (رحمہ اللہ تعالٰی) سے کسی نے سوال کیا کہ آپ اس بلند مقام پر کیسے پہنچے آپ (رحمہ اللہ تعالٰی) نے ارشاد فرمایا کہ میں نے اپنے علم سے دوسروں کو فائدہ پہنچانے میں کبھی بخل نہیں کیا اور جو مجھے نہیں آتا تھا اس میں دوسروں سے استفادہ کرنے سے میں کبھی نہیں رکا۔

(بہارِ شریعت۔ جلد ۳۔ حصہ۔۱۹۔ ص ۱۰۴۰) ("الدرالمختار"، المقدمۃ، ج۱، ص ۱۲۰۔۱۲۷)

علم اور علماء کا ثواب قرآن کی روشنی میں

قرآن مجید فرقانِ حمید میں کئی مقامات پر علم کے فضائل بیان کئے گئے ہیں چنانچہ ارشاد ہوتا ہے،

(۱) شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ۔ (پ۳، آل عمران:۱۸)

ترجمۂ کنزالایمان: اللہ نے گواہی دی کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور فرشتوں نے اور عالموں نے۔

اس آیت مبارکہ میں اللہ عزوجل نے گواہی کی ابتداء اپنی ذات مقدس سے فرمائی پھر دوسرے درجہ میں ملائکہ اور تیسرے درجہ میں اہل علم کا ذکر فرمایا۔ اگرچہ ہمارے لئے علم کی فضیلت میں اللہ عزوجل کا یہی فرمان کافی تھا لیکن رب تبارک وتعالیٰ نے فرمایا،

(۲) بَلْ هُوَ اٰیٰتٌۢ بَیِّنٰتٌ فِیْ صُدُوْرِ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَؕ

ترجمۂ کنزالایمان: بلکہ وہ روشن آیتیں ہیں ان کے سینوں میں جن کو علم دیا گیا۔ (پ۲۱، العنکبوت:۴۹)

(۳) بَلْ هُوَ اٰیٰتٌۢ بَیِّنٰتٌ فِیْ صُدُوْرِ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَؕ (پ۲۱، العنکبوت:۴۹)

ترجمہ کنزالایمان: اور یہ مثالیں ہم لوگوں کے لئے بیان فرماتے ہیں اور انہیں نہیں سمجھتے مگر علم والے۔

(۴) اِنَّمَا یَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُاؕ

ترجمۂ کنزالایمان: اللہ سے اس کے بندوں میں وہی ڈرتے ہیں جو علم والے ہیں۔ (پ۲۲، سورہ فاطر:۲۸)

(۵) یَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْۙ وَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍؕ (پ۲۸، المجادلہ:۱۱)

ترجمہ کنزالایمان: اللہ تمہارے ایمان والوں کے اور انکے جن کو علم دیا گیا درجے بلند فرمائے گا۔

(۶) هَلْ یَسْتَوِی الَّذِیْنَ یَعْلَمُوْنَ وَ الَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَؕ اِنَّمَا یَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ۠ ﴿۹﴾

ترجمۂ کنزالایمان: کیا برابر ہیں جاننے والے اور انجان نصیحت تو وہی مانتے ہیں جو عقل والے ہیں۔ (پ۲۳، الزمر:۹)

علم کے فضائل پر مشتمل احادیثِ مبارکہ

(۱)۔۔۔۔۔۔ حضرتِ سیدنا امیر مُعَاوِیَہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا، "اللہ تعالی جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اسے دین میں سمجھ بوجھ عطا فرماتا ہے اور میں تو تقسیم کرنے والا ہوں اور عطا کرنے والا اللہ عزوجل ہے۔ اس امت کا معاملہ ہمیشہ درست رہے گا یہاں تک کہ قیامت قائم ہو جائے اور اللہ عزوجل کا حکم آجائے۔"

(صحیح البخاری، کتاب العلم، باب من یرد اللہ بہ خیرا الخ، رقم ۷۱، ج۱، ص ۴۲،)

جبکہ طبرانی شریف کی روایت کے الفاظ کچھ یوں ہیں کہ "میں نے سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ، "علم سیکھنے سے ہی آتا ہے اور فقہ غورو فکر سے حاصل ہوتی ہے اور اللہ عزوجل جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اسے دین میں سمجھ بوجھ عطا فرماتا ہے اور اللہ عزوجل سے اس کے بندوں میں سے وہی ڈرتے ہیں جو علم والے ہیں۔"

(طبرانی، کتاب الاعتصام، رقم ۷۳۱۲، ج۱۹، ص ۵۱۱)

(۲)۔۔۔۔۔۔ حضرتِ سیدنا عبداللہ بن عَمرو رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا "تھوڑا علم زیادہ عبادت سے بہتر ہے اور انسان کے فقیہ ہونے کیلئے اللہ تعالی کی عبادت کرنا ہی کافی ہے اور انسان کے جاہل ہونے کے لئے اپنی رائے کو پسند کرنا ہی کافی ہے۔"

(طبرانی اوسط، باب المیم، رقم ۸۶۹۸، ج ٦، ص ۲۵۷)

(۳)۔۔۔۔۔۔ حضرتِ سیدنا حُذَیْفَہ بن یَمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سیِّدُ المبلغین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا کہ "علم کی فضیلت عبادت کی فضیلت سے بڑھ کر ہے اور تمہارے دین کا بہترین عمل تقویٰ یعنی پرہیز گاری ہے۔"

(طبرانی اوسط، رقم ۳۹۶۰، ج۳، ص ۹۲)

(۴)۔۔۔۔۔۔ حضرتِ مُعَاذ بن جَبَل رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا، "علم حاصل کرو کیونکہ اللہ عزوجل کی رضاکے لیے علم سیکھنا خشیت، اسے تلاش کرنا عبادت، اس کی تکرار کرنا تسبیح اوراس کی جستجو کرنا جہاد ہے اور لا علم کو علم سکھانا صدقہ ہے اور اسے اہل پہ خرچ کرنا قربت یعنی نیکی ہے کیونکہ علم حلال اور حرام کی پہچان کا ذریعہ ہے اور اہلِ جنت کے راستے کا نشان ہے اور وحشت میں باعث تسکین ہے اور سفر میں ہم نشین ہے اور تنہائی کا ساتھی ہے اور تنگدستی وخوشحالی میں راہنما ہے، دشمنوں کے مقابلے میں ہتھیار ہے اور دوستوں کے نزدیک زینت ہے، اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے سے قوموں کوبلندی وبرتری عطا فرماکر بھلائی کے معاملہ میں قائد اور امام بنادیتاہے پھر ان کے نشانات اور افعال کی پیروی کی جاتی ہے اور ان کی رائے کو حرف آخر سمجھا جاتاہے اور ملائکہ ان کی دوستی میں رغبت کرتے ہیں اوران کو اپنے پَرَوں سے چھُوتے ہیں اور ان کے لئے ہر خشک وتر چیز اور سمندر کی مچھلیاں اور جاندار اور خشکی کے درندے اور چوپائے استغفار کرتے ہیں کیونکہ علم جہالت کے مقابلہ میں دلوں کی زندگی ہے اور تاریکیوں کے مقابلہ میں آنکھوں کا نور ہے، علم کے ذریعے بندہ اخیار یعنی اولیاء کی منازل کو پالیتاہے اور دنیاو آخرت میں بلند مرتبہ پر پہنچ جاتاہے اور علم میں غور وفکر کرنا

روزوں کے برابر ہے اور اسے سیکھنا سکھانا نَماز کے برابر ہے، اسی کے ذریعہ صلہ رحمی کی جاتی ہے اور اسی سے حلال و حرام کی معرفت حاصل ہوتی ہے اور یہ عمل کا امام ہے اور عمل اس کے تابع ہے اور خوش بختوں کو علم کا الہام کیا جاتا ہے جبکہ بد بختوں کو اس سے محروم کر دیا جاتا ہے۔"
(الترغیب والترہیب، کتاب العلم، باب الترغیب فی العلم، رقم ۸، ج۱، ص ۵۲)

(۵)۔۔۔۔۔۔ حضرتِ سیدنا سَمُرَہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا "قیامت کے دن علماء کی سیاہی اور شہداء کے خون کو تولا جائے گا" اور ایک روایت میں ہے کہ "اور علماء کی سیاہی شہداء کے خون پر غالب آجائے گی۔" (تاریخ بغداد، ج۲، ص ۱۹۰)

(۶)۔۔۔۔۔۔ حضرت ابو اُمَامَہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن و جمال، دافِعِ رنج و مَلال، صاحبِ جُود و نوال، رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا، کہ "اس علم کو قبض ہونے سے پہلے حاصل کر لو اور اس کے قبض ہونے سے مراد اس کا اٹھالیا جانا ہے۔" پھر رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے شہادت اور بیچ کی انگلیاں ملا کر ارشاد فرمایا کہ "عالم اور متعلم خیر میں حصہ دار ہیں اور ان کے علاوہ دیگر لوگوں میں کوئی بھلائی نہیں۔" (سنن ابن ماجہ، کتاب السنہ، رقم ۲۲۸، ج۱، ص ۱۵۰)

(۷)۔۔۔۔۔۔ حضرتِ سیدنا ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ خاتِمُ الْمُرْسَلین، رَحْمَةٌ لِّلْعٰلمین، شَفیعُ المذنبین، انیسُ الغریبین، سراجُ السالکین، مَحبوبِ ربُّ العلمین، جنابِ صادق و امین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا کہ "اللہ عزوجل کے مجھے علم اور ہدایت کے ساتھ مبعوث کرنے کی مثال اس بارش کی طرح ہے جو بنجر زمین کے ایک

اچھے ٹکڑے پر برسی، جس نے اسے قبول کیا اور اس پانی سے گھاس اگائی اور بہت سے درخت لگائے اور وہاں کچھ خشک زمینیں ایسی تھیں جنھوں نے پانی کو روک لیا اور اللہ تعالیٰ نے اس کے ذریعے لوگوں کو نفع پہنچایا تو انہوں نے اسے پیا اور پلایا اور کاشت کاری کی اور یہی بارش جب زمین کے دوسرے ٹکڑے تک پہنچی جس کی سطح ہموار تھی جو نہ تو پانی روکتی تھی اور نہ ہی گھاس اگاتی تھی پس یہ مثال اس شخص کی ہے جس نے اللہ عزوجل کا دین سیکھ کر دوسروں کو سکھایا اور جس چیز کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے مجھے مبعوث فرمایا ہے اس نے اسے نفع پہنچایا اور اس نے علم سیکھا اور سکھایا اور اس شخص کی مثال ہے جس نے علم کے ذریعے بالکل بھی بلندی حاصل نہ کی اور نہ ہی اس ہدایت کو قبول کیا جو میرے ساتھ بھیجی گئی۔ (صحیح بخاری، کتاب العلم، رقم ۷۹، ج۱، ص۴۶، بتغیر قلیل)

(۸)۔۔۔۔۔۔حضرتِ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوت، مَخْزنِ جود و سخاوت، پیکرِ عظمت و شرافت، مَحبوبِ رَبُّ العزت، محسنِ انسانیت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا، "حسد (جائز) نہیں مگر دو آدمیوں سے، پہلا وہ شخص ہے جسے اللہ عزوجل نے مال عطا فرمایا اور اسے حق کے معاملہ میں خرچ کرنے پر مقرر کر دیا اور دوسرا وہ شخص جسے اللہ تعالی نے علم و حکمت عطا فرمائی اور وہ اس کے مطابق فیصلہ کرے اور اسے دوسروں کو سکھائے۔" (صحیح بخاری، کتاب العلم، رقم ۷۳، ج۱، ص۴۳)

وضاحت

اس حدیث میں حسد سے مراد غِبْطَہ یعنی رشک ہے اور دوسرے کی نعمت کی اپنے لئے تمنا کرنا غبطہ کہلاتا ہے جبکہ اس کی نعمت کے زوال کی تمنا نہ کی جائے۔

(۹)۔۔۔۔۔۔ حضرتِ سیدنا ابو دَرْدَاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحرو بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کو فرماتے ہوئے سنا کہ "جو علم کی تلاش میں کسی راستے پر چلتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کا راستہ آسان فرمادیتا ہے اور بے شک فرشتے طالب العلم کے عمل سے خوش ہو کر اس کے لئے اپنے پر بچھا دیتے ہیں اور بے شک زمین و آسمان میں رہنے والے یہاں تک کہ پانی میں مچھلیاں عالم دین کے لئے استغفار کرتی ہیں اور عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسی چودھویں رات کے چاند کی دیگر ستاروں پر اور بے شک علماء انبیاء علیہم السلام کے وارث ہیں، بیشک انبیاء علیہم السلام درہم و دینار کا وارث نہیں بناتے بلکہ وہ نفوسِ قدسیہ علیہم السلام تو صرف علم کا وارث بناتے ہیں، تو جس نے اسے حاصل کرلیا اس نے بڑا حصہ پالیا۔"

(سنن ابن ماجہ، کتاب السنۃ، باب فضل العلماء الخ، رقم ۲۲۳، ج۱، ص ۱۴۵)

(۱۰)۔۔۔۔۔۔ حضرتِ سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ سرکارِ والا تَبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار، دوعالَم کے مالک و مختار، حبیبِ پروردگار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ "اس امت کے علماء دو شخص ہیں ایک وہ جسے اللہ تعالیٰ نے علم عطا فرمایا تو اس نے وہ علم لوگوں کو سکھایا لیکن اس کے بدلے کسی شے کے حصول کا لالچ نہ کیا اور نہ ہی اس کے بدلے مال حاصل کیا اور یہ وہی شخص ہے جس کے لئے سمندر میں مچھلیاں اور خشکی میں چلنے والے جانور اور فضاء میں پرندے استغفار کرتے ہیں اور دوسرا وہ جسے اللہ تعالیٰ نے علم عطا فرمایا اور اس نے اسے اللہ کے بندوں سے بخل کرتے ہوئے چھپایا اور لالچ کرتے ہوئے اس کے بدلے مال کمایا، یہ وہی شخص ہے جسے قیامت کے دن آگ کی لگام پہنائی جائے گی

اور ایک منادی نداء کریگا کہ، "یہ وہ شخص ہے جسے اللہ تعالیٰ نے علم عطا فرمایا تو اس نے اسے اللہ تعالیٰ کے بندوں سے بخل کرتے ہوئے روک لیا اور لالچی ہو کر اس کے ذریعے مال کمایا۔" اس کا حساب ختم ہونے تک اسی طرح نداء ہوتی رہے گی۔ (طبرانی اوسط، باب المیم، رقم ۷۱۸۷، ج۵، ص ۲۳۷)

(۱۱)۔۔۔۔۔۔ حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے آقائے مظلوم، سرورِ معصوم، حسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، مَحبوبِ رَبِّ اکبر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کو فرماتے ہوئے سنا کہ "اللہ عزوجل کے ذکر، اس کی پسندیدہ چیزوں نیز عالم اور علم سیکھنے والے کے علاوہ دنیا اور جو کچھ اس میں ہے سب ملعون ہے۔"

(سنن ابن ماجہ، کتاب الزھد، باب مثل الدنیا، رقم ۴۱۱۲، ج۴، ص ۴۲۸)

(۱۲)۔۔۔۔۔۔ حضرتِ سیدنا اَنَس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجسَّم، رسول اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا "بیشک زمین پر علماء کی مثال ان ستاروں کی طرح ہے جن سے بحر وبر کی تاریکیوں میں رہنمائی حاصل کی جاتی ہے تو جب ستارے ماند پڑ جائیں تو قریب ہے کہ ہدایت یافتہ لوگ گمراہ ہو جائیں۔"

(مسند احمد، مسند انس بن مالک، رقم ۱۲۶۰۰، ج۴، ص ۳۱۴)

(۱۳)۔۔۔۔۔۔ حضرتِ سیدنا ابو اُمَامَہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی بارگاہ میں دو آدمیوں کا تذکرہ ہوا جن میں سے ایک عابد تھا اور دوسرا عالم، تو رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ "عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسے میری فضیلت تم میں سے ادنیٰ شخص پر ہے۔" پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

"بیشک اللہ عزوجل اور اس کے فرشتے اور زمین وآسمان والے یہاں تک کہ سوراخوں میں چیونٹیاں اور سمندر میں مچھلیاں لوگوں کو خیر سکھانے والوں کی بھلائی کی خواہاں ہیں۔"

(ترمذی، کتاب العلم، باب فضل الفقہ علی العبادۃ، رقم ۲۶۹۴، ج۴، ص ۳۱۳)

واقعہ نمبر (32)

غفلت کا شکار ہونے والے پر انفرادی کوشش

حضرت علی بن حسین علیہ الرحمۃ کہتے ہیں کہ ہمارا ایک پڑوسی بہت زیادہ عبادت گزار تھا۔ وہ اس قدر نمازیں پڑھا کرتا کہ اس کے قدم سوج جاتے اور اتنا روتا کہ اس کی بینائی کمزور ہو گئی۔ ایک مرتبہ اس کے گھر والوں اور لوگوں نے مل کر اسے شادی کرنے کا مشورہ دیا۔ یہ سن کر اس نے ایک کنیز خرید لی۔ یہ کنیز نغمہ سرائی کی شوقین تھی لیکن اس عابد کو یہ بات معلوم نہ تھی۔ ایک دن عابد اپنی عبادت گاہ میں کھڑا نماز پڑھ رہا تھا کہ کنیز نے بلند آواز میں گانا شروع کر دیا۔ گانے کی آواز سن کر عابد بے چین ہو گیا۔ اس نے عبادت میں لگے رہنے کی بہت کوشش کی مگر ناکام رہا۔ آخرِ کار کنیز اس سے کہنے لگی، "میرے آقا! تمہاری جوانی ڈھلنے کو ہے، تم نے عین جوانی میں دنیا کی لذتوں کو چھوڑ دیا، اب تو مجھ سے کچھ فائدہ اٹھالو۔" یہ بات سن کر عابد عبادت چھوڑ کر اس کے ساتھ لذتوں میں مشغول ہو گیا۔ جب اس کے بھائی کو یہ بات پتہ چلی تو اس نے اپنے بھائی کو (نیکی کی دعوت پر مشتمل) ایک خط لکھا،

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہ خط ایک مشفِق وناصح اور طبیب دوست کی طرف سے اس شخص کی طرف ہے جس سے حلاوتِ ذکر اور تلاوتِ قرآن کی لذت سلب ہو گئی، جس کے دل سے خشوع اور اللہ عزوجل کا خوف جاتا رہا۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم نے ایک کنیز خریدی ہے جس کے بدلے اپنا، "حصہ"

آخرت "بیچ دیا ہے ،۔۔۔۔۔۔ تم نے کثیر کو قلیل کے بدلے اور قرآن کو نغمات کے بدلے بیچ دیا،۔۔۔۔۔۔ میں تمہیں ایسی شے سے ڈراتا ہوں جو لذّات کو توڑنے والی، شہوتوں کو ختم کرنے والی ہے ،۔۔۔۔۔۔ جب وہ آئے گی تو تیری زبان گنگ ہو جائے گی، اعضاء کی مضبوطی رخصت ہو جائے گی اور تجھے کفن پہنایا جائے گا،۔۔۔۔۔۔ تیرے اہل وعیال اور پڑوسی تجھ سے وحشت کھائیں گے ،۔۔۔۔۔۔ میں تمہیں اس چنگھاڑ سے ڈراتا ہوں جب لوگ بادشاہ جبار کی ہیبت سے گھٹنوں کے بل گر جائیں گے ،۔۔۔۔۔۔ میرے بھائی !میں تمہیں اللہ عزوجل کے غضب سے ڈراتا ہوں۔" پھر یہ خط لپیٹ کر اس کے پاس بھیج دیا۔ جب اس عابد کو یہ خط ملا وہ رقص وسرور کی محفل میں تھا۔ یہ خط پڑھتے ہی اس کے منہ سے جھاگ نکلنے لگا۔ وہ ساری لذت بھول کر اس محفل سے اٹھا اور شراب وغیرہ کے برتن توڑ دیئے۔ کنیز کو آزاد کرنے کے بعد قسم کھائی کہ اب نہ کھانا کھائے گا اور نہ ہی سوئے گا۔ جب اس کا انتقال ہو گیا تو خط لکھنے والے بھائی نے اسے خواب میں دیکھا اور پوچھا،"مَافَعَلَ اللّٰہُ بِكَ اللہ تعالیٰ نے تیرے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟"تو اس نے جواب دیا،"اللہ عزوجل نے مجھے اس کنیز کے بدلے ایک جنتی کنیز (یعنی حور)عطا فرمائی ہے جو مجھے شرابِ طہور یہ کہہ کر پلاتی ہے کہ یہ اس کے بدلے میں پی لو جو تم نے دنیا میں چھوڑی تھی۔"(کتاب التوابین، ص۲۵۸)

نیکی کی دعوت دینے کے دو طریقے

اے عاشقانِ رسول ! مسلمانوں تک نیکی کی دعوت پہنچانے کی کوشش عموماً دو طرح سے کی جاسکتی ہے .(۱)اجتماعی کوشش،(۲)انفرادی کوشش۔

(i)اجتماعی کوشش:

سنتوں بھرے اجتماع میں بیان کے ذریعے،علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت کی صورت میں اور کتابیں تحریر کرکے مسلمانوں تک نیکی کی دعوت پہنچانے (یعنی انہیں سمجھانے) کو اجتماعی کوشش کہتے ہیں۔

(ii)انفرادی کوشش:

چند (مثلاً ایک، دو یا تین) اسلامی بھائیوں کو الگ سے نیکی کی دعوت دینے (یعنی انہیں سمجھانے) کو انفرادی کوشش کہتے ہیں۔

انفرادی کوشش کی اہمیت

اے عاشقانِ رسول! بانی دعوتِ اسلامی امیر اہلِ سنت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار مد ظلہ العالی فرماتے ہیں کہ ،"دعوتِ اسلامی کا ۹۰، ۹۹فی صد کام انفرادی کوشش کے ذریعے ہی ممکن ہے۔"

اے عاشقانِ رسول !واقعی انفرادی کوشش ، اجتماعی کوشش سے کہیں زیادہ مؤثر ثابت ہوتی ہے کیونکہ بارہا دیکھا گیا کہ وہ اسلامی بھائی جو برسہا برس سے اجتماع میں شریک ہونے کی سعادت حاصل کر رہا تھا، اس نے دورانِ بیان دی جانے والی مختلف ترغیبات مثلاً پنج وقتہ نماز باجماعت پڑھنے، رمضان کے روزے رکھنے، سر پر عمامہ سجانے، چہرے پر داڑھی رکھنے، سنت کے مطابق سفید لباس پہننے، مدنی انعامات پر عمل کرنے اور مدنی قافلے میں سفر وغیرہ پر لبیک کہتے ہوئے ان کی نیت بھی کی مگر اس کے باوجود عملی قدم اٹھانے میں ناکام رہا۔ لیکن جب کسی

نے اس سے ملاقات کر کے انفرادی کوشش کرتے ہوئے بالتدریج مذکورہ بالا امور کی ترغیب دی، تو وہ ان کا عامل بنتا چلا گیا۔ گویا اجتماعی کوشش کے ذریعہ لوہا گرم ہوا اور انفرادی کوشش کے ذریعے اس گرم لوہے پر چوٹ لگائی گئی۔

اسی طرح اجتماعی کوشش کے مقابلے میں ایک یا دو اسلامی بھائیوں پر انفرادی کوشش کرنا بے حد آسان ہے کیونکہ کثیر اسلامی بھائیوں کے سامنے بیان کرنا ہر ایک کے بس کی بات نہیں، جبکہ انفرادی کوشش ہر ایک کر سکتا ہے خواہ اسے بیان کرنا آتا ہو یا نہ آتا ہو۔ اس انفرادی کوشش کے نتیجے میں تنظیمی فوائد کے علاوہ ہمیں درجِ ذیل فضائل بھی حاصل ہوں گے۔ ان شاء اللہ عزوجل

انفرادی کوشش کے فضائل

(۱) سورہ حم السجدۃ میں ہے:

وَ مَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَاۤ اِلَى اللّٰهِ وَ عَمِلَ صَالِحًا وَّ قَالَ اِنَّنِیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ﴿۳۳﴾

ترجمہ کنزالایمان: اور اس سے زیادہ کس کی بات اچھی جو اللہ کی طرف بلائے اور نیکی کرے اور کہے میں مسلمان ہوں۔" (پ ۲۴۔ حم السجدہ: ۳۳)

(۲) سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا، "اللہ عزوجل کی قسم! اگر اللہ تعالٰی تمہارے ذریعے کسی ایک کو بھی ہدایت دے دے تو یہ تمہارے لئے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے۔" (سنن ابوداؤد، ج ۲، ص ۱۵۹)

(۳) حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ رحمتِ کونین ا نے فرمایا "نیکی کی طرف راہنمائی کرنے والا بھی نیکی کرنے والے کی طرح ہے۔"

(جامع ترمذی، کتاب العلم، باب ماجاء الدال علی الخیر الخ، ج۴، ص۳۰۵، رقم:۲۶۷۹)

(۴) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا، "جس نے ہدایت وبھلائی کی دعوت دی تو اسے اِس بھلائی کی پیروی کرنے والوں کے برابر ثواب ملے گا اوران کے اجر میں کوئی کمی واقع نہ ہو گی اور جس نے کسی کو گمراہی کی دعوت دی اسے اس گمراہی کی پیروی کرنے والوں کے برابر گناہ ہو گا اوران کے گناہوں میں کمی نہ ہو گی۔ (صحیح مسلم، کتاب العلم، باب من سن حسنۃ الخ، ص۱۴۳۸، رقم:۲۶۷۴)

(۴) حضرت سیدنا امام محمد غزالی علیہ الرحمۃ نقل فرماتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بارگاہِ الٰہی عزوجل میں عرض کی، "یااللہ عزوجل! جو اپنے بھائی کو بلائے، اسے نیکی کا حکم دے اور برائی سے منع کرے تو اس کی جزاء کیا ہے؟" ارشاد فرمایا، "میں اس کی ہر بات پر ایک سال کی عبادت کا ثواب لکھتا ہوں اور اسے جہنم کی سزا دینے میں مجھے حیاء آتی ہے۔"

(مکاشفۃ القلوب، باب فی الامر والمعروف، ص۴۸)

واقعہ نمبر (33)

اپنے خوف کے سبب بخش دیا

ایک شخص کسی عورت پر فریفتہ ہو گیا۔ جب وہ عورت کسی کام سے قافلے کے ساتھ سفر پر روانہ ہوئی تو یہ آدمی بھی اس کے پیچھے پیچھے چل دیا۔ جب جنگل میں پہنچ کر سب لوگ سو گئے تو اس آدمی نے اس عورت سے اپنا حالِ دل بیان کیا۔ عورت نے اس سے پوچھا، "کیا سب لوگ سو گئے ہیں؟" یہ دل ہی دل میں بہت خوش ہوا کہ شاید یہ عورت بھی میری طرف مائل ہو گئی ہے چنانچہ وہ اٹھا اور قافلے کے گرد گھوم کر جائزہ لیا تو سب لوگ سو رہے تھے۔ واپس آکر اس نے عورت کو بتایا کہ، "ہاں! سب لوگ سو گئے ہیں۔" یہ سن کر وہ عورت کہنے لگی، "اللہ تعالیٰ کے بارے میں تم کیا کہتے ہو، کیا وہ بھی اس وقت سو رہا ہے؟" مرد نے جواب دیا، "اللہ تعالیٰ نہ سوتا ہے، نہ اسے نیند آتی ہے اور نہ اسے اونگھ آتی ہے۔" عورت نے کہا، "جو نہ کبھی سویا اور نہ سوئے گا، اور وہ ہمیں بھی دیکھ رہا ہے اگرچہ لوگ نہیں دیکھ رہے تو ہمیں اس سے زیادہ ڈرنا چاہے۔" یہ بات سن کر اس آدمی نے رب تعالیٰ کے خوف کے سبب اس عورت کو چھوڑ دیا اور گناہ کے ارادے سے باز آ گیا۔

جب اس شخص کا انتقال ہوا تو کسی نے اسے خواب میں دیکھا اور پوچھا، "مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِکَ؟ یعنی اللہ تعالیٰ نے تیرے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟" تو اس نے جواب دیا، "اللہ تعالیٰ نے مجھے ترکِ گناہ اور اپنے خوف کے سبب بخش دیا۔" (مکاشفۃ القلوب، الباب الثانی فی الخوف من اللہ تعالیٰ، ص ۱۱)

اللہ کے خوف سے گناہ ترک کر دینے والے کو دو جنتیں عطا ہوں گی

روایت ہے حضرت ابی الدرداء سے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بر سر منبر وعظ فرماتے سنا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ اس کے لیے جو اپنے رب کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرے دو جنتیں ہیں میں نے کہا اگرچہ زنا کرلے اگرچہ چوری کرلے یارسول اللہ حضور نے پھر دوبارہ یہی فرمایا کہ اس کے لیے جو اپنے رب کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرے دو جنتیں ہیں میں نے دوبارہ کہا یارسول اللہ اگرچہ زنا کرے اور چوری کرے حضور نے پھر تبارہ فرمایا کہ اسے جو اپنے رب کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرے دو جنتیں ہیں تیسری بار عرض کیا گیا کہ اگرچہ زنا و چوری کرے یارسول اللہ تو فرمایا اگرچہ ابوالدرداء کی ناک رگڑ جائے۔

شرح

مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الرحمٰن حدیث کے اس حصہ (اس کے لیے جو اپنے رب کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرے دو جنتیں ہیں) کے تحت فرماتے ہیں: یعنی جو کوئی اس خوف سے گناہ چھوڑ دے یا توبہ کرتا رہے کہ کل مجھے رب کے سامنے حاضر ہونا ہے اور اعمال کا حساب دینا ہے اسے دو جنتیں عطا ہوں گی، ایک جنت خوف خدا کے عوض اور دوسری گناہ چھوڑ دینے کے عوض یا ایک جنت عدل کی، دوسری جنت رب کے فضل کی یا ایک جنت جسمانی، دوسری جنت جنانی و روحانی یا ایک جنت دنیا میں کہ اسے ہمیشہ قربِ الٰہی میسر ہو گا جس سے وہ خوش و خرم رہے گا۔ دوسری جنت آخرت میں، ان دو جنتوں کی بہت تفسیریں ہیں مگر صرف زبانی طور

پر خوفِ الٰہی کا محض دعویٰ نہ ہو بلکہ عمل بھی ہو، رب تعالیٰ ہم کو اپنا وہ خوف نصیب کرے جو گناہ چھوڑادے آمین۔ یہ وہ گوہر ہے جو بادشاہوں کے خزانوں میں نہیں ملتا۔

اور حدیث کے اس حصہ (اگرچہ زنا کرلے اگرچہ چوری کرلے) تحت فرماتے ہیں: یعنی اس سے پہلے اگرچہ چوری و زنا کرچکا ہو اگرچہ اس خوف کے بعد زنا و چوری کر بیٹھے تب بھی دو جنتیوں کا مستحق ہے۔ (مراۃ جلد ۳ص ۵۹۹)

گناہ کو ترک کرنے کی فضیلت

حضرتِ سیّدُنا ابوہُریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہوا کہ مدینے کے سلطان، سردارِ دوجہان، رحمتِ عالمیان، سرورِ ذیشان، محبوبِ رحمٰن عزوجل وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے: "جب میرا بندہ کسی گناہ کا ارادہ کرے اور اُس پر عمل نہ کرے تو اس کو مت لکھو اور اگر وہ اس پر عمل کرے تو اُس کا ایک گناہ لکھ لو۔ اور اگر وہ نیکی کا ارادہ کرے اور اس پر عمل نہ کرے تو ایک نیکی لکھ لو اور اگر وہ اس پر عمل کرے تو دس نیکیاں لکھ لو۔" ایک اور روایت کے مطابق اللہ کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب، طبیبوں کے طبیب، عزوجل وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ملائکہ عرض کرتے ہیں: پروردگار! تیرا بندہ گناہ کرنے کا ارادہ کر رہا ہے۔ حالانکہ اللہ عزوجل کو اس بات پر خوب بصیرت ہے۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے: "اس کا انتِظار کرو، اگر یہ اس گناہ کو کرے تو اس کا گناہ لکھو اور اگر اس کو ترک کردے تو اس کی ایک نیکی لکھ لو، کیونکہ اس نے میری وجہ سے اِس گناہ کو ترک کیا ہے۔"
(صَحِیح مُسلِم ص ۷۹ حدیث ۲۰۵، ۲۰۳)

اللہ تعالیٰ کے خوف سے گناہ چھوڑنے کے ۳ فضائل

(۱)۔۔۔۔۔۔حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، سرکارِ عالی وقار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "جو شخص کسی حرام کام پر قادر ہو پھر اسے صرف اللہ تعالیٰ کے خوف کی وجہ سے چھوڑ دے تو اللہ تعالیٰ آخرت سے پہلے دنیا ہی میں جلد اس کا ایسا بدل عطا فرماتا ہے جو اس حرام کام سے بہتر ہو۔ (جامع الاحادیث ۴۳۔۹حدیث ۲۷۰۵۲)

(۲)۔۔۔۔۔۔حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، حضور پر نور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا "جس شخص کو کسی عورت نے برائی کی دعوت دی اور وہ محض اللہ تعالیٰ کے خوف کی وجہ سے اس سے باز رہا تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے عرش کے سائے میں جگہ عطا فرمائے گا۔ (معجم الکبیر بشر بن نمیر عن قاسم ۲۴۰۔۸حدیث ۷۹۳۵)

(۳)۔۔۔۔۔۔حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے "جس نے اللہ تعالیٰ کے خوف سے اور اس کی رضا حاصل کرنے کی خاطر گناہ چھوڑ دیا تو اللہ تعالیٰ اسے راضی فرمائے گا۔ (کنز العمال کتاب الاخلاق قسم الاقوال ۶۳۔۲حدیث ۵۹۱۱)

بے حیائیوں کے پاس نہ جاؤ

اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے: وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوٰحِشَ اور بے حیائیوں کے پاس نہ جاؤ۔ اس آیت میں ظاہری وباطنی بے حیائیوں کے پاس جانے سے منع کیا گیا کیونکہ انسان جب کھلے اور ظاہری گناہوں سے بچے اور پوشیدہ گناہوں سے پرہیز نہ کرے تو اس کا ظاہری گناہوں سے بچنا بھی لِلّٰہیت سے نہیں بلکہ لوگوں کے دکھانے اور ان کی بدگوئی سے بچنے کے لئے ہے جبکہ گناہوں

سے بچنے کا اصل سبب اللہ تعالیٰ کی ناراضی کا ڈر ہونا چاہیے نیز اللہ تعالیٰ کی رضا و ثواب کا مستحق ہوتا بھی وہی ہے جو اس کے خوف سے گناہ ترک کرے۔

بظاہر نیک رہنا اور چھپ کر گناہ کرنا تقویٰ نہیں

اس سے معلوم ہوا کہ ظاہر میں نیک رہنا اور چھپ کر گناہ کرنا تقویٰ نہیں بلکہ ریاکاری ہے۔ تقویٰ یہ ہے کہ ظاہر و باطن ہر حال میں اللہ تعالیٰ کا خوف دامن گیر ہو۔ لوگوں کے سامنے نیک اعمال کرتے نظر آنے والوں اور تنہائی میں گناہوں پر بیباک ہونے والوں کا حشر میں بہت برا حال ہو گا، چنانچہ: حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا ”قیامت کے دن کچھ لوگوں کو جنت کی طرف لے جانے کا حکم ہو گا، یہاں تک کہ جب وہ جنت کے قریب پہنچ کر اس کی خوشبو سونگھیں گے، اس کے محلات اور اس میں اہلِ جنت کے لئے اللہ تعالیٰ کی تیار کردہ نعمتیں دیکھ لیں گے، تو ندا دی جائے گی: انہیں جنت سے لوٹا دو کیونکہ ان کا جنت میں کوئی حصہ نہیں۔ (یہ ندا سن کر) وہ ایسی حسرت کے ساتھ لوٹیں گے کہ اس جیسی حسرت کے ساتھ ان سے پہلے لوگ نہ لوٹیں ہوں گے، پھر وہ عرض کریں گے: ”یارب! عزوجل اگر تو اپنا ثواب اور اپنے اولیاء کے لئے تیار کردہ نعمتیں دکھانے سے پہلے ہی ہمیں جہنم میں داخل کر دیتا تو یہ ہم پر زیادہ آسان ہوتا۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا ”میں نے ارادۃً تمہارے ساتھ ایسا کیا ہے (اور اس کی وجہ یہ ہے کہ) جب تم تنہائی میں ہوتے تو بڑے بڑے گناہ کر کے میرے ساتھ اعلانِ جنگ کرتے اور جب لوگوں سے ملتے تو عاجزی و انکساری کے ساتھ ملتے تھے، تم لوگوں کو اپنی وہ حالت دکھاتے تھے جو تمہارے دلوں میں میرے لئے

نہیں ہوتی تھی، تم لوگوں سے ڈرتے اور مجھ سے نہیں ڈرتے تھے، تم لوگوں کی عزت کرتے اور میری عزت نہ کرتے تھے، تم لوگوں کی وجہ سے برا کام کرنا چھوڑ دیتے لیکن میری وجہ سے برائی نہ چھوڑتے تھے، آج میں تمہیں اپنے ثواب سے محروم کرنے کے ساتھ ساتھ اپنے عذاب کا مزہ بھی چکھاؤں گا۔ (معجم الاوسط باب میم من اسم محمد ۵ ۱۳۵۔ ۴۔ حدیث ۵۴۷۸)

ظاہری و باطنی گناہوں سے محفوظ رہنے کی دعا

حدیث پاک میں ظاہری و باطنی گناہوں سے بچنے کے لئے ایک بہترین دعا تعلیم فرمائی گئی ہے، ہر مسلمان کو چاہیئے کہ وہ اس دعا کو اپنے معمولات میں شامل کرلے اور بکثرت یہ دعا مانگا کرے، چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے یہ دعا سکھائی، ارشا فرمایا: ”کہو اے اللہ! میرا باطن میرے ظاہر سے اچھا کر دے اور میرے ظاہر کو نیک و صالح بنادے، اے اللہ! میں تجھ سے لوگوں کو عطا کی جانے والی بہترین چیزیں یعنی مال، اچھا گھر بار اور وہ اولاد مانگتا ہوں جو نہ گمراہ ہو اور نہ گمراہ گر ہو۔

(ترمذی احادیث شتی ۱۲۳ باب ۳۳۹۔ ۵ حدیث ۳۵۹۷)

اے عاشقانِ رسول! ظاہری اور باطنی گناہوں سے بچنے اور گناہوں سے متعلق اپنے دل میں اللہ تعالیٰ کا خوف پیدا کرنے کے لئے دعوت اسلامی کے ساتھ وابستگی بہت مفید ہے۔

(صراط الجنان جلد ۳ ص ۲۳۲)

واقعہ نمبر (34)

اللہ کے دیدار کے نقصان سے بڑھ کر کونسا نقصان ہے؟

کسی نے حضرت سَیِّدُنَا شبلی (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) کو بعد انتقال خواب میں دیکھا تو پوچھا "مَافَعَلَ اللّٰہُ بِكَ اللہ (عزوجل) نے آپ (رحمۃ اللہ علیہ) کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ انہوں نے جواب دیا، اللہ (عزوجل) نے مجھ سے میرے کسی دعوے پر دلیل طلب نہیں کی البتہ ایک بات کی دلیل طلب فرمائی وہ یہ کہ ایک دن میں نے عرض کی کہ جنت کے نقصان سے بڑھ کر کونسا نقصان ہے؟، تو اس پر رب لم یزل (عزوجل) نے ارشاد فرمایا، کہ میرے دیدار کے نقصان سے بڑھ کر کونسا نقصان ہے؟ (یعنی جسے میرا دیدار نصیب نہ ہو اس سے بڑھ کر محروم کون ہو گا)۔ (فیضانِ احیاء العلوم ص ۴۰۔۴۱)

دیدار الٰہی کے متعلق چند مسائل

دیدار الٰہی کے متعلق چند مسائل اعتقادیہ یاد رکھو: (۱) دنیا میں بندے اللہ تعالیٰ کو بصیرت یعنی نور قلبی سے دیکھتے ہیں اسے جانتے پہچانتے ہیں، آخرت میں اسے بصارت یعنی نور نگاہ سے دیکھیں گے کہ وہاں بصارت میں بصیرت ہو گی (۲) دنیا میں آنکھوں سے خدا تعالیٰ کا دیدار ممکن ہے مگر واقع نہیں اس لیے موسیٰ علیہ السلام نے دیدار کی دعا کی، ناممکن کی دعا ناجائز ہے نبی ناجائز کام نہیں کرتے (۳) حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے معراج میں اللہ تعالیٰ کا دیدار انہیں آنکھوں سے کیا اور خوب اچھی طرح کیا، اس مسئلہ میں اختلاف ہے مگر صحیح یہ ہی

ہے (۴) جو شخص دعویٰ ولایت کرتے ہوئے کہے کہ میں نے خدا تعالیٰ کو آنکھوں سے دیکھا ہے یا دیکھتا ہوں وہ کافر ہے کہ اپنے کو وہ نبیوں سے افضل کہتا ہے (۵) قیامت میں ہر مؤمن و کافر کو رب کا دیدار ہو گا مؤمن کو رحمت کی شان میں اور کافر کو غضب و قہر کی شان میں (٦) قیامت کے بعد صرف مؤمنوں کو جنت میں دیدار الٰہی ہوا کرے گا کفار کو دوزخ میں نہ ہو گا "كَلَّآ اِنَّهُمۡ عَن رَّبِّهِمۡ يَوۡمَئِذٍ لَّمَحۡجُوبُونَ" (۷) حق یہ ہے کہ جنت میں ہر مؤمن کو دیدار الٰہی ہوا کرے گا مرد ہوں یا جنتی عورتیں۔ عورتوں کے متعلق اختلاف ہے مگر حق یہ ہے کہ انہیں بھی دیدار ہو گا (۸) دنیا میں خواب میں دیدار الٰہی ہو سکتا ہے بلکہ ہوتا ہے، ہمارے امام اعظم نے ایک سو بار رب کو خواب میں دیکھا، امام احمد ابن حنبل نے خواب میں دیکھا پوچھا الٰہی کون سی عبادت افضل ہے؟ فرمایا تلاوت قرآن، دوسری بار پھر دیکھا پوچھا الٰہی معنی سمجھ کر تلاوت افضل ہے یا بغیر سمجھے بھی، فرمایا ہر طرح افضل ہے۔

اللہ تعالیٰ کے دیدار کے متعلق احادیث کریمہ

(۱)۔۔۔۔۔روایت ہے حضرت جریر ابن عبد اللہ سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تم اپنے رب کو ظاہر ظہور دیکھو گے اور ایک روایت میں ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے کہ حضور انور نے چودھویں شب میں چاند کو دیکھا پھر فرمایا کہ تم اپنے رب کو ایسے دیکھو گے جیسے چاند کو دیکھ رہے ہو تم اس کے دیکھنے میں شک نہیں کرتے تو اگر تم یہ کر سکو کہ سورج نکلنے سے پہلے اور سورج ڈوبنے سے پہلی والی نماز پر

مغلوب نہ ہو تو کرو پھر حضور نے یہ قراءت کی سورج نکلنے سے پہلے اور سورج ڈوبنے سے پہلے اپنے رب کی تسبیح کرو اس کی حمد کے ساتھ۔(مشکوۃ باب رؤیۃ اللہ تعالیٰ ص ۵۰۰)

(۲)۔۔۔۔۔روایت ہے حضرت صہیب سے وہ نبی صلی اللہ علیہ و سلم سے راوی فرماتے ہیں کہ جب جنتی جنت میں داخل ہو جائیں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا تم وہ چیز چاہتے ہو جو میں تم کو زائد دوں وہ عرض کریں گے کیا تو نے ہمارے منہ اوجیالے نہ کر دیئے کیا تو نے ہم کو جنت میں داخل نہیں کر دیا اور ہم کو آگ سے نجات نہ دے دی فرمایا کہ رب حجاب اٹھا دے گا یہ رب کی ذات کا نظارہ کریں گے تو انہیں کوئی چیز رب کے دیدار سے زیادہ پیاری نہ دی گئی پھر حضور نے یہ تلاوت کی، نیک کاروں کے لیے اچھی چیز ہے اور زیادتی ہے۔
(مشکوۃ باب رؤیۃ اللہ تعالیٰ ص ۵۰۰۔۵۰۱)

(۳)۔۔۔۔۔روایت ہے حضرت ابن عمر سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے کہ جنتیوں میں ادنی درجے والا وہ ہو گا جو اپنے باغات اپنی بیویوں اپنی نعمتیں اپنے خدام کو اور اپنے تختوں کو ایک ہزار سال کے پھیلاوے میں دیکھے گا اور اللہ کے نزدیک بڑی عزت والا ہو گا وہ جو صبح شام اس کی ذات کے نظارے کرے پھر تلاوت فرمائی بعض چہرے اس دن تر و تازہ ہوں گے اپنے رب کو دیکھنے والے۔(مشکوۃ باب رؤیۃ اللہ تعالیٰ ص ۵۰۱)

(۴)۔۔۔۔۔روایت ہے حضرت ابو رزین عقیلی سے فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یارسول اللہ کیا قیامت کے دن سب اپنے رب کو خلوت میں دیکھیں گے فرمایا ہاں میں نے عرض کیا اللہ کی مخلوق میں اس کی نشانی کیا ہے فرمایا اے ابو رزین کیا تم سب چودھویں شب میں چاند کو

خلوت میں نہیں دیکھتے، عرض کیا ہاں فرمایا یہ تو اللہ کی مخلوق میں سے ایک مخلوق ہے، اللہ تو بہت جلالت و عظمت والا ہے۔(مشکوۃ باب رؤیۃ اللہ تعالی ص ۵۰۱)

واقعہ نمبر (35)

زَبان کا غلط اِستِعمال قَبْر میں پھنسا سکتا ہے

حضرتِ سیِّدنا ابو بکر شبلی بغدادی علیہ رَحمۃُ اللہِ الھادی فرماتے ہیں: میں نے اپنے مرحوم پڑوسی کو خواب میں دیکھ کر پوچھا، مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِكَ؟ یعنی اللہ عزوجل نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ وہ بولا: میں سخت ہولناکیوں سے دوچار ہوا، مُنکر نکیر کے سُوالات کے جوابات بھی مجھ سے نہیں بن پڑرہے تھے، میں نے دل میں خیال کیا کہ شاید میرا خاتمہ ایمان پر نہیں ہوا! اتنے میں آواز آئی: "دنیا میں زَبان کے غیر ضَروری اِستِعمال کی وجہ سے تجھے یہ سزا دی جارہی ہے۔" اب عذاب کے فِرِشتے میری طرف بڑھے۔ اتنے میں ایک صاحِب جو حُسن و جمال کے پیکر اور مُعطّر مُعطّر تھے وہ میرے اور عذاب کے درمیان حائل ہوگئے۔ اور انہوں نے مجھے مُنکَر نکیر کے سُوالات کے جوابات یاد دلا دیئے اور میں نے اُسی طرح جوابات دے دیئے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عزوجل عذاب مجھ سے دُور ہوا۔ میں نے اُن بُزُرگ سے عرض کی: اللہ عزوجل آپ پر رحم فرمائے آپ کون ہیں؟ فرمایا: "تیرے کثرت کے ساتھ دُرود شریف پڑھنے کی بَرَکت سے میں پیدا ہوا ہوں اور مجھے ہر مصیبت کے وقت تیری امداد پر مامور کیا گیا ہے۔

(اَلْقَوْلُ الْبَدِیع ص ۲۶۰)

آپ کا نامِ نامی اے صلِّ علیٰ
ہر جگہ ہر مصیبت میں کام آ گیا

قبر میں آقا کیوں نہیں آسکتے!

سبحٰنَ اللہ! کثرتِ دُرُود شریف کی بَرَکت سے مدد کرنے کیلئے قبر میں جب فِرِشتہ آ سکتا ہے تو تمام فِرِشتوں کے بھی آقا مکّی مَدَنی مصطفٰے صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کرم کیوں نہیں فرماسکتے! کسی نے بالکل بجافریاد کی ہے:

میں گور اندھیری میں گھبراؤں گا جب تنہا
امداد مری کرنے آجانا مرے آقا
روشن مِری تُربت کو لِلّٰہ شہا کرنا
جب نَزع کاوقت آئے دیدار عطا کرنا

فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

(۱)۔۔۔۔۔جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ عَزَّ وَجَلَّ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔(مُسلِم ص۲۱۶ حدیث ۴۰۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(۲)۔۔۔۔۔بروزِ قیامت لوگوں میں سے میرے قریب تر وہ ہو گا جس نے دُنیا میں مجھ پر زیادہ دُرُودِ پاک پڑھے ہوں گے۔ (تِرمِذی ج۲ ص۲۷ حدیث ۴۸۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(۳)۔۔۔۔۔جس نے مجھ پر ایک مرتبہ دُرودِ پاک پڑھا اللہ عَزَّ وَجَلَّ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا اور اس کے نامۂ اعمال میں دس نیکیاں لکھتا ہے۔(تِرمِذی ج۲ ص۲۸ حدیث ۴۸۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(۴)۔۔۔۔۔مسلمان جب تک مجھ پر دُرُود شریف پڑھتا رہتا ہے فرشتے اُس پر رحمتیں بھیجتے رہتے ہیں، اب بندے کی مرضی ہے کم پڑھے یا زیادہ۔ (ابنِ ماجہ ج ۱ ص ۴۹۰ حدیث ۹۰۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(۵)۔۔۔۔۔نماز کے بعد حمد و ثناء و دُرُود شریف پڑھنے والے سے فرمایا: ''دُعا مانگ قبول کی جائے گی، سوال کر، دیا جائے گا۔ (نَسائی ص ۲۲۰ حدیث ۱۲۸۱)

واقعہ نمبر (36)

نمک زیادہ ڈال دیا

کہتے ہیں: ایک آدمی کی بیوی نے کھانے میں نمک زیادہ ڈال دیا۔ اسے غصّہ تو بہُت آیا مگر یہ سوچتے ہوئے وہ غصے کو پی گیا کہ میں بھی تو خطائیں کرتا رہتا ہوں اگر آج میں نے بیوی کی خطا پر سختی سے گرفت کی تو کہیں ایسا نہ ہو کہ کل بروزِ قیامت اللہ عَزَّوَجَلَّ بھی میری خطاؤں پر گرفت فرمالے۔ چنانچہ اُس نے دل ہی دل میں اپنی زَوجہ کی خطا معاف کردی۔ اِنتقال کے بعد اس کو کسی نے خواب میں دیکھ کر پوچھا، مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِکَ؟ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ اُس نے جواب دیا کہ گناہوں کی کثرت کے سبب عذاب ہونے ہی والا تھا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے فرمایا: میری بندی نے سالن میں نمک زیادہ ڈال دیا تھا اور تم نے اُس کی خطا معاف کردی تھی، جاؤ میں بھی اُس کے صلے میں تم کو آج معاف کرتا ہوں۔ (احترام مسلم ص ۱۴۔۱۵)

اس ضمن میں میرے شیخِ طریقت امیر اہلسنت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی (زید مجدہ وشرفہ وعلمہ وعملہ) اپنے رسالہ احترامِ مسلم کے صفحہ ۱۳ تا ۱۷ میں مدنی پھول دیتے ہوئے تحریر کرتے ہیں:

عورت سے نبھانے کی کوشش کیجئے

مرد کو چاہئے کہ اپنی زَوجہ کے ساتھ حسن سلوک کرے۔ اور اُس کو حکمتِ عملی کے ساتھ چلائے۔ چنانچِہ میٹھے میٹھے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ حکمت نشان ہے:

”بیشک عورت پسلی سے پیدا کی گئی ہے تمہارے لئے کسی طرح سیدھی نہیں ہو سکتی اگر تم اس سے نفع چاہتے ہو تو اس کے ٹیڑھے پن کے ساتھ ہی نفع حاصِل کر سکتے ہو اور اگر اس کو سیدھا کرنے لگو گے تو توڑ ڈالو گے اور اس کا توڑنا طلاق دینا ہے۔(مُسلِم ص۷۷۵حدیث۱۴۶۸)

زوجہ کے ساتھ نَرمی کی فضیلت

معلوم ہوا کچھ نہ کچھ خلافِ مزاج حرکتیں اس سے سرزد ہوتی ہی رہیں گی۔مرد کو چاہئے کہ صبر کرتا رہے۔ نبیوں کے سرور، حسنِ اَخلاق کے پیکر، محبوب ربِ اکبر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ روح پرور ہے:”کامل ایمان والوں میں سے وہ بھی ہے جو عمدہ اَخلاق والا اور اپنی زَوجہ کے ساتھ سب سے زیادہ نَرم طبیعت ہو۔ (ترمِذی ج۴ص۲۷۸حدیث۲۶۲۱)

عورت کے ساتھ درگزر کا معاملہ رکھئے

اے عاشقانِ رسول !اِس حدیثِ پاک میں اُن لوگوں کے لئے دعوتِ فکر ہے جو بات بات پر اپنی زَوجہ کو جھاڑتے بلکہ مارتے ہیں۔ ایک صنف نازُک پر قوت کا مظاہرہ کرنا اور خوامخواہ رعب جھاڑنا مردانگی نہیں۔اگرچہ عورت کی بھول ہو تب بھی درگزر سے کام لینا چاہئے کہ جب عورت سے کثیر منافع بھی حاصل ہوتے ہیں تو اُس کی نادانیوں پر صبر بھی کرنا چاہئے ۔نبیِ رحمت، شفیعِ امت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے:”مؤمن مرد مومنہ عورت سے دشمنی نہیں رکھ سکتا۔اگراس کی ایک خصلت بری لگے گی تو دوسری پسند آجائے گی۔

(مُسلِم ص۷۷۵حدیث۱۴۶۹)

اے عاشقانِ رسول! عاشقانِ رسول کے مدنی قافلے میں سفر کی سعادت اور ہر ماہ مَدَنی اِنعامات کا رسالہ پُر کرکے جمع کروانے کی برکت سے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ بطفیل مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم گھریلو شکر رَنجیاں دُور ہوں گی اور آپ کا گھر خوشیوں کا گہوارہ بنے گا اور اِنْ شَآءَ اللہ آپ کے خاندان کو مدینۂ منورہ زَادَھَا اللہُ شَرَفاً وَّتَعظِیماً کا نظارہ نصیب ہوگا۔

سویا ہوا نصیب جگا دیجئے حضور
میٹھا مدینہ مجھ کو دکھا دیجئے حضور

شوہر کے حُقُوق

بیوی کو بھی چاہئے کہ اپنے شوہر کیساتھ نیک سلوک کرے۔ چنانچہ پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ خوشبودار ہے: "قسم ہے اُس کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے، اگر قدم سے سر تک شوہر کے تمام جسم میں زخم ہوں جن سے پیپ اور کچ لہو (یعنی پیپ ملا خون) بہتا ہو پھر عورت اُسے چاٹے تب بھی حق شوہر ادا نہ کیا۔

(مُسندِ اِمام احمد بن حنبل ج ۴ ص ۳۱۸ حدیث ۱۲۶۱۴)

شوہر کا گھر نہ چھوڑے

بات بات پر رُوٹھ کر میکے چلی جانے والی عورَت اِس حدیثِ پاک کو بار بار اپنے کانوں پر دوہرائے اور دل کی گہرائیوں میں اُتارے، سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: اور (بیوی) بغیر اجازت اُس (یعنی شوہر) کے گھر سے نہ جائے اگر (بلاضرورت) ایسا کیا تو جب تک توبہ نہ کرے یا واپس لوٹ نہ آئے اللہ عَزَّوَجَلَّ اور فرشتے اُس پر لعنت کرتے

ہیں۔(کَنْزُ الْعُمّال ج۱۶ص۱۴۴حدیث۴۴۸۰۱ مُلَخَّصاً)

اکثر عورَتیں جہنّمی ہونے کا سبب

بعض خواتین اپنے شوہروں کی سخت نافرمانیاں اور ناشکریاں کرتی ہیں اور ذرا کوئی بات بری لگ جائے تو پچھلے تمام اِحسانات بھلا کر کوسنا شروع کر دیتی ہیں۔ جو اسلامی بہنیں بات بات پر لعنت ملامت کرتی اور پھٹکار برساتی رہتی ہیں ان کو ڈر جانا چاہیئے کہ سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ایک بار عید کے روز عید گاہ تشریف لے جاتے ہوئے خواتین کی طرف گزرے تو فرمایا: "اے عَورَتو! صدقہ کیا کرو کیونکہ میں نے اکثر تم کو جہنَّمی دیکھا ہے۔" خواتین نے عرض کی: یارَسُولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی علیہ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اس کی وجہ؟ فرمایا: "اس لئے کہ تم لعنت بہت کرتی ہو اور اپنے شوہر کی ناشکری کرتی ہو۔(بُخاری ج۱ص۱۲۳حدیث۳۰۴)

واقعہ نمبر (37)

خودکشی کرنے کا نقصان

روایت ہے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مدینہ پاک کی طرف ہجرت فرمائی تو طفیل ابن عمرو دوسی نے اِدھر حضور کی طرف ہجرت کی اور ان کے ساتھ ان کی قوم کے ایک شخص نے ہجرت کی پھر وہ بیمار ہوگئے تو گھبرا گئے تو انہوں نے اپنا تیر لیا اور اس سے اپنے پورے کو کاٹ لیا تو ان کے ہاتھ سے خون بہنے لگا یہاں تک کہ وہ مر گئے تو اسے طفیل ابن عمرو نے خواب میں دیکھا کہ ان کی حالت بہت اچھی ہے اور انہیں اپنے ہاتھ ڈھکے ہوئے دیکھا تو ان سے پوچھا کہ مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِكَ؟ رب نے تم سے کیا معاملہ کیا؟ تو بولے کہ مجھے بخش دیا اپنے نبی کی طرف ہجرت کرنے کی برکت سے پھر پوچھا کہ کیا وجہ ہے میں تمہیں ہاتھ ڈھانپے دیکھ رہا ہوں بولے کہ مجھ سے فرمایا کہ جو تم نے خود بگاڑ لیا ہم اسے درست نہ کریں گے یہ خواب طفیل نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر بیان کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا کی الٰہی اس کے ہاتھوں کو بھی بخش دے۔ (مراۃ المناجیح۔ جلد۔۵۔ ص ۳۷۱)

مفتی احمد یار خان رحمۃ اللہ علیہ حدیثِ پاک کے اس حصہ (مجھے بخش دیا اپنے نبی کی طرف ہجرت کرنے کی برکت سے) کے تحت مراۃ کے جلد ۵ صفحہ ۳۷۱ پر فرماتے ہیں (معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضری اور حضور کو دیکھنا ساری عبادات سے افضل ہے اور بخشش کا وسیلہ عظمٰی، دیکھو ان صحابی کے پاس نمازیں روزے تمام عبادات تھیں مگر

بخشش ہجرت کی برکت سے ہوئی، یہ بھی معلوم ہوا کہ ہجرت میں حضور کی بارگاہ میں حاضری کی نیت کرنا ضروری ہے حالانکہ ہجرت عبادت ہے، رب تعالیٰ فرماتا ہے: مُهَاجِرًا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ جب ہجرت میں حضور کی رضا کی نیت اعلیٰ ہے تو دیگر عبادات میں بھی رضائے مصطفوی کی نیت شرک نہیں)۔ (مراۃ جلد ۵ صفحہ ۳۷۱)

خودکشی

خودکشی یعنی خود اپنے ہاتھ سے اپنے کو مار ڈالنا حرام اور گناہ کبیرہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ایسے شخص پر جنت حرام فرمادی ہے۔ اس بارے میں دو قرآنی آیات اور چار حدیثیں ملاحظہ فرمایئے جو بہت رقت انگیز و عبرت خیز ہیں۔

خودکشی کے متعلق دو فرامین باری تعالیٰ

وَلَا تَقْتُلُوْۤا اَنْفُسَكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا ﴿۲۹﴾ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ عُدْوَانًا وَّظُلْمًا فَسَوْفَ نُصْلِيْهِ نَارًا ؕ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ﴿۳۰﴾ اِنْ تَجْتَنِبُوْا كَبَآئِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَنُدْخِلْكُمْ مُّدْخَلًا كَرِيْمًا ﴿۳۱﴾ (پ۵، النساء: ۲۹ تا ۳۱)

ترجمۂ کنزالایمان: اور اپنی جانیں قتل نہ کرو بے شک اللہ تم پر مہربان ہے اور جو ظلم و زیادتی سے ایسا کرے گا تو عنقریب ہم اسے آگ میں داخل کریں گے اور یہ اللہ کو آسان ہے اگر بچتے رہو کبیرہ گناہوں سے جن کی تمہیں ممانعت ہے تو تمہارے اور گناہ ہم بخش دیں گے اور تمہیں عزت کی جگہ داخل کریں گے۔

وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰـهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ

ترجمۂ کنزالایمان: اور وہ جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پوجتے اور اس جان کو جس کی اللہ نے حرمت رکھی ناحق نہیں مارتے۔ (پ۱۹، الفرقان:۶۸)

خودکشی کی مَذَمَّت میں چار فرامین مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

(۱)۔۔۔۔۔۔ تم سے پہلے لوگوں میں ایک شخص تھا جو زخمی ہو گیا اور وہ اس زخم سے گھبرا گیا، اس نے چھری لے کر اس سے اپنا ہاتھ کاٹ ڈالا مگر اس کا خون نہ تھما حتّٰی کہ اس نے دم توڑ دیا۔ اللہ عَزَّ وَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: "میرے بندے نے اپنی جان کے ساتھ مجھ پر جلدی کی ، میں نے اس پر جنت کو حرام کر دیا ہے۔

(مسلم، کتاب الایمان، باب غلظ تحریم قتل الانسان نفسہ...الخ، ص۷۱، حدیث:۱۱۳)

(۲)۔۔۔۔۔۔ جو خود کو کسی لوہے (کے ہتھیار) سے قتل کرے تو وہ اس کے ہاتھ میں ہو گا وہ جَہَنَّم کی آگ میں اسے اپنے پیٹ میں گھونپتا رہے گا اور ہمیشہ جہنم میں رہے گا۔ جس نے زہر پی کر خود کو مار ڈالا تو اس کا زہر اس کے ہاتھ میں ہو گا، وہ جہنم کی آگ میں اسے پیتا رہے گا اور ہمیشہ جَہَنَّم میں رہے گا۔ جس نے اپنے آپ کو پہاڑ سے گرا کر ہلاک کر لیا، وہ جہنم کی آگ میں (بلندی سے) گرتا رہے گا اور وہ جہنم میں ہمیشہ رہے گا۔

(مسلم، کتاب الایمان، باب غلظ تحریم قتل الانسان نفسہ...الخ، ص۶۹، حدیث:۱۰۹)

نوٹ: خلود (ہمیشہ) کے معنے ہیں بہت دراز ٹھہرنا یا اس سے وہ شخص مراد ہے جو یہ کام حلال سمجھ کر کرے کہ اب وہ کافر ہو گیا یا یہ مطلب ہے کہ اس طرح خودکشی کرنے والا اس ہمیشگی عذاب کا مستحق ہے اگرچہ اللہ تعالیٰ اسے ایمان کی برکت سے رحم فرما کر دوزخ سے نکال دے گا لہٰذا یہ حدیث ان آیات و احادیث کے خلاف نہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ مؤمن کتنا ہی گنہگار ہو

آخر کار جنت میں پہنچے گا۔(مراٰۃ المناجیح،۵/ ۲۵۰ ملتقطاً)

(۳)۔۔۔۔۔ ایک شخص کو اس کے زخم نے سخت تکلیف میں مبتلا کر رکھا تھا۔ اس نے موت کی طرف جلدی کی اور اپنی تلوار کی تیز دھار سے اپنے آپ کو قتل کر ڈالا تو نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: ''یہ شخص جہنمی ہے۔

(مسلم، کتاب الایمان، باب غلظ تحریم قتل الانسان نفسہ...الخ، ص ۷۰، حدیث: ۱۱۲)

(۴)۔۔۔۔۔ مومن کو لعنت کرنا اس کو قتل کرنے کی طرح ہے اور جو جس چیز کے ذریعے خُودکُشی کرے گا اللہ عَزَّوَجَلَّ بروزِ قیامت اسے اسی چیز کے ذریعہ عذاب دے گا۔

(مسلم، کتاب الایمان، باب غلظ تحریم قتل الانسان نفسہ...الخ، ص ۶۹، حدیث: ۱۱۰)

فقہی مسئلہ

جس نے خودکشی کرلی عندالاحناف مفتٰی بہ قول کے مطابق اُسے غسل بھی دیا جائے گا اور اس کا جنازہ بھی پڑھا جائے گا۔ رسولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا نمازِ جنازہ نہ پڑھنا یہ لوگوں کو اِس فعل سے بازرکھنے کے لئے بطورِ زَجر وتَوبِیخ تھا۔ (الدرالمختار وردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنائزۃ، ۳/ ۱۲۷) عُلَماوفُضَلا اگر رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیروی کرتے ہوئے بغرض زجر ایسے شخص کی نمازِ جنازہ نہ پڑھیں تو حرج نہیں۔

(ماخوذ از فتاوی رضویہ،۵/ ۱۰۸)

مسئلہ:۔ جس نے خودکشی کی حالانکہ یہ بہت بڑا گناہ ہے مگر اس کے جنازہ کی نماز پڑھی جائے گی اسی طرح جو زناکاری کی سزا میں سنگسار کیا گیا یا خون کے قصاص میں پھانسی دیا گیا اسے غسل دیں گے اور جنازہ کی نماز پڑھیں گے۔(الدرالمختار، کتاب الصلوۃ، باب صلوۃ الجنازۃ، ج۳، ص۱۲۷)

واقعہ نمبر (38)

ولی اللہ کی دست بوسی کی برکت سے بخشا گیا

منقول ہے کہ مدینۃ الاولیاء ملتان شریف میں ایک شخص جو بظاہر بڑا ہی گناہگار تھا فوت ہو گیا۔ بعدِ وفات کسی نے خواب میں دیکھا تو پوچھا: مَافَعَلَ اللّٰہُ بِكَ یعنی اللہ عَزَّ وَجَلَّ نے تیرے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ اس نے کہا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے بخش دیا۔ دیکھنے والے نے پوچھا: کس عمل کے سبب؟ اس نے کہا کہ میرے پاس اور تو کوئی نیک عمل نہ تھا مگر ایک روز شیخ الاسلام حضرت شیخ بہاء الدین زکریا ملتانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی راستے سے گزر رہے تھے تو میں نے آگے بڑھ کر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کی دست بوسی کی تھی، بس اسی عمل کے سبب اللہ عَزَّوَجَلَّ نے میری مغفرت فرمادی۔ (فیضان بہاء الدین زکریا ملتانی ص ۵۹)

واقعہ نمبر (39)

دست بوسی کرنے کی برکت

سلسلہ عالیہ چشتیہ کے عظیم پیشوا حضرت سیدنا بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: مشائخ وبزرگان دین رحمہم اللہ کی دست بوسی یقیناً دین ودنیا کی خیر وبرکت کا باعث بنتی ہے۔ ایک دفعہ کسی نے ایک بزرگ کو انتقال کے بعد خواب میں دیکھا تو ان سے پوچھا، '' مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِكَ؟ یعنی اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا سلوک کیا؟ کہا، دنیا کا ہر معاملہ اچھا اور برا میرے آگے رکھ دیا اور بات یہاں تک پہنچ گئی کہ حکم ہوا، اسے دوزخ میں لے جاؤ! اس حکم پر عمل ہونے ہی والا تھا کہ فرمان ہوا، " ٹھہرو! ایک دفعہ اس نے جامع دمشق میں خواجہ شریف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے دستِ مبارک کو چوما تھا۔ اس دست بوسی کی برکت سے ہم نے اسے معاف کیا۔ (اسرار اولیاء مع ہشت بہشت، ص ۱۱۳)

رحمت حق "بہا" نہ می جوید

رحمت حق "بہانہ" می جوید

یعنی اللہ کی رحمت بہا یعنی قیمت طلب نہیں کرتی، اللہ عزوجل کی رحمت تو بہانہ ڈھونڈتی ہے۔

قیامت کے دن بہت سارے گناہگاروں کی بخشش

مزید شیخ المشائخ بابا فرید الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: قیامت کے دن بہت سارے گناہگار، بزرگان دین رحمہم اللہ تعالیٰ کی دست بوسی کی برکت سے بخشے جائیں گے اور دوزخ کے عذاب سے نجات حاصل کریں گے۔(اسرار اولیاء مع ہشت بہشت، ص ۱۱۳)

کسی بزرگ مثلاً والد یا پیر یا عالم کے ہاتھ پاؤں چومنا فی حد ذاتہ مباح ہے اور اس کی اباحت احادیث و روایات فقہیہ سے ثابت ہے۔ والدین کے ہاتھ پاؤں چومنا جائز ہے۔ اور علماء و صلحاء ورثہ سید الانبیاء علیہ و علیہم الصلوٰۃ والثناء کی دست بوسی و قدمبوسی سنت مستحبہ ہے اور یہ صحابہ کرام سے ثابت ہے کہ یہ حضرات رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے ہاتھ اور پاؤں چوما کرتے تھے جیسے کہ:

صحابہ کرام سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کے مقدس ہاتھ پاؤں چومتے تھے

حضرت زارع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب قبیلہ عبد القیس کا وفد سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا، یہ بھی اس وقت وفد میں شریک تھے۔ آپ فرماتے ہیں کہ جب ہم اپنی منزلوں سے مدینہ شریف پہنچے تو جلدی جلدی سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کے دست مبارک اور قدم شریف کو بوسہ دیا۔

(سنن ابی داؤد، کتاب الادب، باب فی قبلۃ الرجل، الحدیث ۵۲۲۵، ج ۴، ص ۴۵۶)

اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ اللہ العزت کا فتویٰ

علما و ولدین و اساتذہ کے ہاتھ اور پاؤں چومنے کے تعلق سے اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ سے ایک سوال کیا گیا، لہٰذا وہ سوال مع جواب حاضر ہے:

مسئلہ ۱۹۶: (از دہلی مدرسہ نعمانیہ محلہ بلی ماراں مرسلہ مولوی عبد الرشید صاحب مہتمم ۵ ذی الحجہ ۱۳۳۸ھ) کیا فرماتے ہیں علمائے دین والدین واستاد و علماء کے ہاتھ پاؤں چومنا زید حرام کہتا ہے۔

جواب: (از مولوی عماد الدین صاحب سنبھلی مدرس اول مدرسہ نعمانیہ) بالاتفاق جائز و درست ہے منصف کے لئے اس قدر کافی ہے معاند منکر کا علاج نہیں۔

قاضی خان، عالمگیری، عینی شرح ہدایہ، در مختار، ردالمحتار، ابن ماجہ، مشکوٰۃ شریف، بو داؤد، اشعۃ اللمعات سے اس کا جواز بلکہ امر ممدوح ہونا ثابت ہو گیا۔ لہٰذا ابدتر از بول زید پر کید کا قول باطل ہوا کہ وہ اپنے گھر سے نئی شریعت گھڑتا ہے الخ۔ (فتاویٰ رضویہ جلد ۲۲ کتاب الحظر والاباحۃ ص ۱۱۴)

مسئلہ فقہیہ

مسئلہ ۱۰: عالِم دین اور بادشاہ عادل کے ہاتھ کو بوسہ دینا جائز ہے، بلکہ اس کے قدم چومنا بھی جائز ہے۔ بلکہ اگر کسی نے عالِم دین سے یہ خواہش کی کہ آپ اپنا ہاتھ یا قدم مجھے دیجیے کہ میں بوسہ دوں تو اس کے کہنے کے مطابق وہ عالم اپنا ہاتھ پاؤں بوسہ کے لیے اس کی طرف بڑھا سکتا ہے۔ (الدر المختار، کتاب الحظر والاباحۃ، باب الاستبراء وغیرہ، ج۹، ص ۶۳۱۔ ۶۳۲)

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ ۱۱۹۷ صَفحات پر مشتمل

کتاب، ”بہارِ شریعت“ (جلد ۳) صَفحہ ۴۶۴ پر مسئلہ نمبر ۳۱ ہے: ”بعض لوگ سلام کرتے وقت جُھک بھی جاتے ہیں، یہ جُھکنا اگر حدِّ رُکوع تک ہو تو حرام ہے اور اِس سے کم ہو تو مکروہ ہے۔“ (بہارِ شریعت ج ۳ ص ۴۶۴) ہاں دست بوسی کیلئے جُھکنے میں حرج نہیں بلکہ بِغیر جھکے ہاتھ چومنا ہی دشوار ہے۔ علما، ولدین و اساتذہ کی تو بات ہی نرالی ہے ان کے مرتبوں کے کیا کہنے اور ان ہاتھ و پاؤں کو بوسہ دینا باعثِ برکت و مغفرت ہے ہی مگر اب ایسی حدیثِ پاک بھی ملاحظہ کیجئے جس میں اس بات کی صراحت موجود ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم پھلوں وغیرہ کو چوما کرتے تھے جیسے کہ:

رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم پھلوں کو چوما کرتے تھے

روایت ہے حضرت ابو ہریرہ سے فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب آپ کے پاس نیا پھل لایا جاتا تو اسے آپ اپنی آنکھوں اور لبوں پر رکھتے اور عرض کرتے الٰہی جیسے تو نے ہم کو اس کی ابتداء دکھائی ہم کو اس کی انتہاء بھی دکھا پھر وہ پھل کسی اس بچے کو عطا فرمادیتے جو آپ کے پاس ہوتا۔

اس حدیثِ پاک کی شرح کرتے ہوئے مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ مراۃ میں لکھتے ہیں:

شرح

یعنی چوم کر آنکھوں سے لگاتے نعمت الٰہیہ کا احترام فرماتے ہوئے جیسے کہ پہلی بارش کے قطرے اپنے منہ وسینہ شریف پر لیتے تھے اس میں رب تعالٰی کی نعمت کی قدر دانی ہے اور

اس کا شکریہ۔

پھل کی انتہا سے مراد یا تو آخری موسم کے پھل ہیں یعنی ہماری زندگی اتنی دراز فرما کہ ہم بہار کا آخر بھی دیکھ لیں یا جنت کے پھل ہیں کہ دنیا کے پھل وہاں کا نمونہ ہیں، یعنی ہم کو ایمان و تقویٰ نصیب فرما کہ ہم آخرت میں جنت میں جائیں اور وہاں کے پھل دیکھیں اور کھائیں۔

چونکہ بچوں کو پھل وغیرہ سے بہت رغبت ہوتی ہے، نیز وہ بھی انسان کا پہلا پھل ہے اس مناسبت سے پہلا پھل پہلے پھلوں کو عطا فرماتے تھے۔اس حدیث سے چند مسئلے معلوم ہوئے:ایک یہ کہ اللہ تعالٰی کی نعمت کو چومنا، آنکھوں سے لگانا سنت ہے لہذا قرآن شریف، حدیث شریف، حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے تبرکات چومنا سنت سے ثابت ہے، بعض روٹی چومتے ہیں، ان کی دلیل یہ حدیث ہے۔دوسرے یہ کہ کھانا ہاتھ میں لے کر یا سامنے رکھ کر اللہ کا ذکر یا دعا کرنا سنت ہے لہذا مروجہ ختم فاتحہ بھی جائز، سنت سے ثابت ہے، اس کا ماخذ یہ حدیث بھی ہے۔سرکار عالی قربانی فرما کر جانور سامنے رکھ کر دعا کرتے تھے۔تیسرے یہ کہ ختم شریف کا پھل وغیرہ کھانا، بچوں میں تقسیم کرنا سنت سے ثابت ہے جس کی اصل یہ حدیث ہے۔چوتھے یہ کہ نئے پھل پر فاتحہ پڑھ کر بچوں میں بانٹ دینا، حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل شریف سے ثابت ہے جیسا کہ آج بزرگوں کا طریقہ ہے۔

علامہ جزری نے حصن حصین شریف میں یوں روایت فرمائی کہ جب حضور انور پہلا پھل ملاحظہ فرماتے تو فرماتے "اللّٰھم بارک لنا فی ثمرنا و بارک لنا فی مناتبنا و بارک لنا فی صاعنا و بارک لنا فی مدنا" اور جب آپ کی خدمت میں وہ پھل لایا جاتا تو کسی بچہ کو عطا فرمادیتے۔

(مراۃ جلد ۴ ص ۶۲۷)

واقعہ نمبر (40)

نفس کی خواہش ترک کرنے پر انعامِ خداوندی

جب ابو زکریا محی الدین یحیٰ بن شرف نووی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کے وصال کا وقت قریب آیا تو سیب کھانے کی شدید خواہش ہوئی۔ جب سیب لائے گئے تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے نہ کھائے۔ بعدِ وصال اہلِ خانہ میں سے کسی نے خواب میں دیکھ کر پوچھا: مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِكَ؟ اللہ عزوجل نے آپکے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ کہا: اللہ تعالی نے میرے تمام اعمال قبول فرما لئے اور میری مہمان نوازی کی گئی اور مجھے سب سے پہلے جو چیز کھانے کو دی گئی وہ سیب تھے۔

(فیضانِ ریاض الصالحین ص ۱۹)

جنت میں مہمان نوازی

اے عاشقانِ رسول! دیکھا آپ نے! نَفْس کی پیروی نہ کرنے والوں کا کس قَدَر اعلیٰ مقام ہوتا ہے۔ جو خوش نصیب لوگ اللہ عزوجل کی رِضا کی خاطِر نَفْس کو مارتے ہوئے دنیا کی نعمتوں سے پرہیز کرتے ہوئے بھوک برداشت کرنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں اُن کو مبارک ہو کہ مرنے کے بعد ان کو جنّت کی اعلیٰ نعمتیں عنایت ہوں گی۔ چُنانچِہ اللہ عزوجل سورۃُ الحَآقّہ کی آیت نمبر ۲۴ میں ارشاد فرماتا ہے:۔

كُلُوْا وَ اشْرَبُوْا هَنِیْٓـٴًـۢا بِمَاۤ اَسْلَفْتُمْ فِی الْاَیَّامِ الْخَالِیَةِ ﴿۲۴﴾ (پ۲۹ الحآقّہ آیت ۲۴)

ترجَمہ کنزالایمان: کھاؤ اور پیو رچتا ہوا صِلہ اس کا جو تم نے گزرے دنوں میں آگے بھیجا۔

دل کیلئے نَفع بخش

حضرتِ سیِّدُنا شیخ ابو سُلیمان دارانی **قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی** فرماتے ہیں، "نَفْس کی کسی خواہش کو تَرک کر دینا دل کیلئے ایک سال کے روزے اور شب بیداری سے بھی زِیادہ نَفْعْ بخش ہے۔ (اِحیاءُ الْعُلُوم ج۳ص ۱۰۳)

اللہ عزوجل کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفِرت ہو۔

جنّت کا ولیمہ

حُجَّۃُ الْاِسلام حضرت سیِّدُنا امام محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی فرماتے ہیں، "راہِ آخِرت پر گامزن بُزُرگانِ دین علیہ رحمۃُ اللہِ الْمُبِین خواہِشاتِ نَفْس کی تکمیل سے بچتے تھے کیوں کہ انسان اگر حسبِ خواہِش لذیذ چیزیں کھاتا رہے تو اِس سے اُس کے نَفْس میں اکڑ (یعنی مغروری) پیدا ہو جاتی اور اس کا دل سخت ہو جاتا ہے، نیز وہ دُنیا کی لذیذ چیزوں سے اس قَدَر مانوس ہو جاتا ہے کہ لذائذِ دنیا کی مَحَبَّت اس کے دل میں گھر کر جاتی ہے اور وہ ربِّ کائنات جَلَّ جَلَالُہ کی ملاقات اور اُس کی بارگاہِ عالی میں حاضری کو بھول جاتا ہے۔ اس کے حق میں دنیا جنّت اور موت قید خانہ بن جاتی ہے۔ جو اپنے نَفْس پر سختی ڈالے اور اس کو لذّتوں سے محروم رکھے تو دنیا اُس کیلئے قید خانہ بن جاتی ہے اور اِس میں وہ گھُٹن محسوس کرتا ہے، اب اِس کا نَفْس دنیا سے کوچ کرنا اور موت کے ذَرِیعہ زندگی کی قید سے آزاد ہو جانا پسند کرتا ہے۔ اِسی بات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے حضرت سیِّدُنا یَحْیٰی مُعاذ رازی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں، اے صِدّیقین کے گُروہ! جنّت کا ولیمہ کھانے کیلئے اپنے آپ کو بُھوکا رکھو کیوں کہ نَفْس کو جس قَدَر بھوکا رکھا جائے اُسی

قَدَر کھانے کی خواہش بڑھتی ہے۔ (یعنی جب شدّت سے بھوک لگی ہوتی ہے اُس وقت کھانا کھانے میں زیادہ لُطف آتا ہے، اس کا تجرِبہ (تَجْ۔رِ۔بَہ) عُموماً ہر روزہ دار کو ہوتا ہے، لٰھذا دنیا میں خوب بھوکے رہو تاکہ جنّت کی اعلٰی نعمتوں سے خوب لذّت یاب ہو سکو۔ (اِحیاءُ العُلُوم ج۳ص۹۹)

اللہ عزوجل کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفِرت ہو۔

واقعہ نمبر (41)

سچ میں بے مثال خوبیاں

حضرت ابو عبد اللہ رملی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں میں نے منصور دینوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کو خواب میں دیکھا، میں نے اُن سے کہا: **مَا فَعَلَ اللّٰهُ بِكَ؟** اللہ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ انہوں نے کہا کہ اللہ نے مجھے بخش دیا اور مجھ پر رحم فرمایا اور مجھے وہ کچھ عطا فرمایا جس کی مجھے امید نہ تھی۔ میں نے کہا: وہ کون سی چیز ہے جس کے ذریعے بندہ اللہ کی طرف اچھی طرح متوجہ ہوتا ہے؟ انہوں نے فرمایا: سچ۔ سب سے بُری چیز جس کے ذریعے بندہ اللہ کی طرف متوجہ ہوتا ہے وہ جھوٹ ہے۔ (احیاء العلوم جلد ۵ ص۱۶۱)

فرمانِ ابنِ عباس رضی اللہ عنہ

حضرتِ سَیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا فرماتے ہیں: جس شخص میں یہ چار باتیں ہوں اس نے نفع اٹھایا: (۱) سچائی (۲) حیا (۳) اچھے اخلاق (۴) شکر۔

جھوٹ کی تعریف

اہلسنّت کے نزدیک جھوٹ یہ ہے کہ کسی چیز کے متعلق اس کی اصلی حالت کے برعکس خبر دینا خواہ اسے معلوم ہو اور جان بوجھ کر ایسا کرے یا معلوم نہ ہو۔ اس کے گناہ ہونے کے لئے ۲ شرائط ہیں: (۱) کسی چیز کا علم ہونا اور (۲) جان بوجھ کر اس کے خلاف بیان کرنا۔

جھوٹ کی جوازی صورتوں کا بیان

جان لیجئے! جھوٹ کبھی مباح ہوتا ہے اور کبھی واجب۔ اس کا قاعدہ ''اِحْیَاءُ الْعُلُوم'' میں حُجَّۃُ الْاِسْلَام حضرت سیِّدُنا امام ابوحامد محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی (متوفی ۵۰۵ھ) نے یہ بیان فرمایا ہے کہ ہر اچھا مقصود جس کا حصول جھوٹ اور سچ دونوں طریقوں سے ممکن ہو اس میں جھوٹ بولنا حرام ہے اور اگر اس کا حصول جھوٹ کے ذریعے ممکن ہو اور مقصود کو حاصل کرنا مباح ہو تو اس میں جھوٹ بولنا مباح ہے اور اگر اس کا حصول واجب ہو تو جھوٹ بولنا واجب ہے جیسا کہ اگر کوئی شخص کسی بے قصور شخص کو دیکھے کہ وہ کسی ظالم کے ڈر سے چھپا بیٹھا ہے جو اسے قتل کرنے یا ایذاء دینے کا ارادہ رکھتا ہے تو یہاں پر جھوٹ بولنا واجب ہے کیونکہ بے قصور شخص کو بچانا واجب ہے اسی طرح اگر کسی نے ایسی ودیعت کے متعلق پوچھا جو وہ اس سے چھیننا چاہتا تھا تو انکار کرنا واجب ہے اگرچہ جھوٹ بولنا پڑے بلکہ اگر وہ قسم لے تو قسم بھی اُٹھا لے اور تَوْرِیَہ کرے (یعنی واضح معنی چھوڑ کر دوسرا مراد لے)، ورنہ حانث ہو جائے گا (یعنی قسم ٹوٹ جائے گی) اور کفارہ لازم ہو گا اور اکثر جنگی چال، دو ناراض ہونے والوں میں صلح کرانا اور مظلوم کے دل کو مائل کرنا جھوٹ کے بغیر نہیں ہو سکتا، لہٰذا ان صورتوں میں جھوٹ بولنا مباح ہے۔ (احیاء علوم الدین، کتاب آفات اللسان، الآفۃ الرابعۃ عشرۃ الکذب فی القول والیمین، ج۳، ص۱۶۹)

اگر کسی سے بادشاہ نے اس کے پوشیدہ گناہ کے بارے میں پوچھا جیسے زنا اور شراب نوشی تو اس کے لئے بھی جھوٹ بولنا جائز ہے اور وہ یوں کہے: ''میں نے ایسا نہیں کیا۔'' اسی طرح اس کے لئے اپنے بھائی کے پوشیدہ گناہ کو بھی چھپانا جائز ہے۔

مذکورہ صورتیں بیان کرنے کے بعد حُجَّةُ الْاِسْلَام حضرت سیِّدُنا امام غزالی عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْوَالِی (متوفی ۵۰۵ھ) فرماتے ہیں: بہتر یہ ہے کہ جھوٹ کے فساد اور سچ کی وجہ سے پیدا ہونے والی خرابیوں کے درمیان تقابل کیا جائے۔ اگر سچائی کا فساد زیادہ ہو تو جھوٹ بولنا جائز ہے۔ اگر معاملہ اس کے برعکس ہو یا شک ہو تو جھوٹ بولنا حرام ہے۔ کسی معاملے کا تعلق اگر اپنی ذات سے ہو تو جھوٹ نہ بولنا زیادہ پسندیدہ ہے اور اگر اس کا تعلق دوسرے کی ذات سے ہو تو اس کے حق کے معاملے میں چشم پوشی جائز نہیں۔ البتہ! احتیاط یہ ہے کہ جہاں جھوٹ بولنا مباح ہو وہاں بھی ترک کر دے اور جو بات مبالغۃً کہی جاتی ہے وہ حرام جھوٹ میں داخل نہیں جیسے کسی کو یہ کہنا کہ میں تیرے پاس ہزار بار آیا کیونکہ یہاں مبالغے کا سمجھانا مقصود ہے نہ کہ تعداد بتانا لیکن اگر وہ اس کے پاس صرف ایک مرتبہ آیا تو جھوٹا ہے۔

(احیاء علوم الدین، کتاب آفات اللسان، الآفۃ الرابعۃ عشرۃ الکذب فی القول والیمین، ج۳، ص۱۶۹)

جھوٹ کی مذمت اور سچ کی برکت کے متعلق احادیث

(۱)۔۔۔۔۔حضرتِ سیدنا عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ آقائے مظلوم، سرورِ معصوم، حسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، مَحبوبِ رَبِّ اکبر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں ایک شخص نے حاضر ہو کر عرض کیا، "یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! جنتی عمل کون سا ہے؟" آپ نے ارشاد فرمایا کہ "سچ بولنا، بندہ جب سچ بولتا ہے تو نیکی کرتا ہے اور جب نیکی کرتا ہے محفوظ ہو جاتا ہے اور جب محفوظ ہو جاتا ہے تو جنت میں داخل ہو جاتا ہے" پھر اس شخص نے عرض کیا، "یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! جہنم میں لے جانے والا عمل کونسا

ہے ؟" فرمایا کہ " جھوٹ بولنا جب بندہ جھوٹ بولتا ہے تو گناہ کرتا ہے اور جب گناہ کرتا ہے تو ناشکری کرتا ہے اور جب ناشکری کرتا ہے تو جہنم میں داخل ہو جاتا ہے۔"

(المسند للامام احمد بن حنبل، مسند عبد اللہ ابن عمرو بن العاص، رقم، ۶۶۵۲، ج ۲ ص ۵۸۹)

(۲)۔۔۔۔۔۔ حضرتِ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ والاتَبار، ہم بے کسوں کے مدد گار، شفیعِ روزِ شُمار، دوعالَم کے مالک و مختار، حبیبِ پروردگار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ "بیشک سچائی نیکی کی طرف لے جاتی ہے اور نیکی جنت کی طرف لے جاتی ہے اور بے شک بندہ سچ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ عزوجل کے نزدیک صدیق یعنی بہت سچ بولنے والا ہو جاتا ہے جبکہ جھوٹ گناہ کی طرف لے جاتا ہے اور گناہ جہنم کی طرف لے جاتا ہے اور بے شک بندہ جھوٹ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ عزوجل کے نزدیک کذّاب یعنی بہت بڑا جھوٹا ہو جاتا ہے۔" (بخاری، کتاب الادب، باب قول اللہ تعالی، رقم ۶۰۹۴، ج ۴، ص ۱۲۵)

(۳)۔۔۔۔۔۔ حضرتِ سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالی عنہما فرماتے ہیں کہ آقائے مظلوم، سرورِ معصوم، حسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، محبوبِ رَبِّ اکبر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی بارگاہ میں ایک شخص نے حاضر ہو کر عرض کیا، "یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! جنتی عمل کون سا ہے؟" آپ نے ارشاد فرمایا کہ "سچ بولنا، بندہ جب سچ بولتا ہے تو نیکی کرتا ہے اور جب نیکی کرتا ہے محفوظ ہو جاتا ہے اور جب محفوظ ہو جاتا ہے تو جنت میں داخل ہو جاتا ہے" پھر اس شخص نے عرض کیا، "یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! جہنم میں لے جانے والا عمل کونسا ہے؟" فرمایا کہ "جھوٹ بولنا، جب بندہ جھوٹ بولتا ہے تو گناہ کرتا ہے اور جب گناہ کرتا ہے تو ناشکری کرتا ہے اور جب ناشکری کرتا ہے تو جہنم میں داخل ہو جاتا ہے۔"

(المسند للامام احمد بن حنبل، مسند عبد اللہ ابن عمرو بن العاص، رقم، ٦٦٥٢، ج ٢ ص ٥٨٩)

(٤)۔۔۔۔۔۔ حضرتِ سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجسَّم، رسول اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ "تم مجھے چھ چیزوں کی ضمانت دے دو میں تمہیں جنت کی ضمانت دیتا ہوں، (١) جب بولو تو سچ بولو، (٢) جب وعدہ کرو تو اسے پورا کرو، (٣) جب امانت لو تو اسے ادا کرو، (٤) اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرو، (٥) اپنی نگاہیں نیچی رکھا کرو اور (٦) اپنے ہاتھوں کو روکے رکھو۔"

(الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان، کتاب البر والصلۃ والاحسان..الخ، باب الصدق الخ، رقم ٢٧١، ج ١، ص ٢٤٥)

(٥)۔۔۔۔۔۔ حضرتِ سیدنا اَنس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ "تم میری چھ باتیں قبول کرلو میں تمہیں جنت کی ضمانت دیتا ہوں، (١) جب تم میں سے کوئی گفتگو کرے تو جھوٹ نہ بولے، (٢) جب وعدہ کرے تو اسے پورا کرے، (٣) جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو اس میں خیانت نہ کرے، (٤) اپنی نگاہوں کو نیچے رکھو، (٥) اپنے ہاتھوں کو روکو اور (٦) اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرو۔"

(مسند ابی یعلی الموصلی، مسند انس بن مالک، رقم ٤٢٤١، ج ٣، ص ٤٤٣)

واقعہ نمبر (42)

ولی کے جنازہ میں شرکت کی بَرَکت

ایک شخص حضرتِ سیّدُنا سَری سَقَطی عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ الۡقَوِی کے جنازہ میں شریک ہوا۔ رات کو خواب میں حضرت سیّدُنا سَری سَقَطی عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ الۡقَوِی کی زیارت ہوئی تو پوچھا: مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِكَ؟ یعنی اللہ عزوجل نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ جواب دیا: اللہ عزوجل نے میری اور میرے جنازے میں شریک ہو کر نَمازِ جنازہ پڑھنے والوں کی مغفرت فرما دی۔ اُس نے عَرض کی: یاسیِّدی! میں نے بھی آپ کے جنازے میں شریک ہو کر نَمازِ جنازہ پڑھی تھی۔ تو آپ نے ایک فہرس نکالی مگر اس شخص کا نام شامِل نہ تھا، جب غور سے دیکھا تو اس کا نام حاشیے پر موجود تھا۔ (تاریخِ دِمشق لابن عساکِر ج ۲۰ ص ۱۹۸)
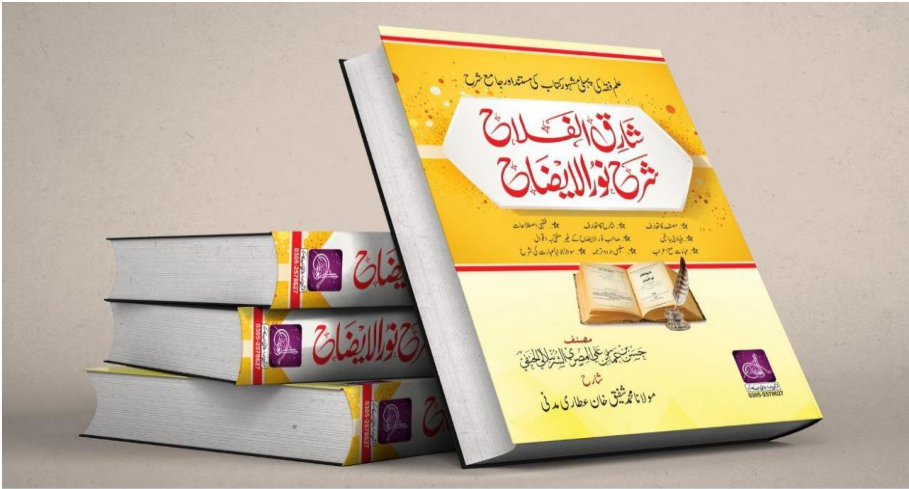
واقعہ نمبر (43)

عقیدت مندوں کی بھی مغفِرت

حضرتِ سیِّدُنابِشر حافی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الکافی کو انتِقال کے بعد قاسم بن مُنَبِّہ عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الرَّافِع نے خواب میں دیکھ کر پوچھا: مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِكَ؟ یعنی اللہ عزوجل نے آپ کے ساتھ کیا معامَلہ فرمایا؟ جواب دیا: اللہ عزوجل نے مجھے بَخش دیا اور ارشاد فرمایا: اے بِشر! تم کو بلکہ تمہارے جنازے میں جو جو شریک ہوئے ان کو بھی میں نے بَخش دیا۔ تو میں نے عَرض کی: یارب عزوجل! مجھ سے مَحَبَّت کرنے والوں کو بھی بَخش دے۔ تو اللہ عزوجل کی رَحمت مزید جوش پر آئی، اور فرمایا: قِیامت تک جو تم سے مَحَبَّت کریں گے اُن سب کو بھی میں نے بَخش دیا۔ (شرح الصدور ص ۲۷۵)

اللہ عزوجل کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم

اعمال نہ دیکھے یہ دیکھا، ہے میرے ولی کے در کا گدا
خالق نے مجھے یوں بَخش دیا ، سُبحٰنَ اللہ سُبحٰنَ اللہ

اے عاشقانِ رسول! اللہ والوں رَحِمَہُمُ اللہُ تعالٰی سے نسبت باعِث سعادت، ان کا ذِکرِ خیر باعِثِ نُزولِ رَحمت، ان کی صحبت دوجہاں کیلئے بابَرَکت، ان کے مزارات کی زیارت تِریاقِ اَمراضِ معصیَت اور ان کی عقیدت ذَرِیعۂ نَجاتِ آخِرت ہے۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں

بھی اولیائے کرام رَحِمَھُمُ اللّٰہُ السلام سے عقیدت اور ولیِ کامِل حضرتِ سیِّدُنا بِشرِ حافی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الکافی سے محبت ہے۔یا اللہ عزوجل! ان کے صدقے ہماری بھی مغفِرت فرما۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم

بِشرِ حافی سے ہمیں تو پیار ہے
اِنْ شَآءَ اللہ اپنا بیڑا پار ہے

کفن چور

ایک عورت کی نَمازِ جنازہ میں ایک کفن چور بھی شامِل ہو گیا اور قبرِستان ساتھ جا کر اُس نے قَبْر کا پتا محفوظ کر لیا۔ جب رات ہوئی تو اس نے کفن چُرانے کیلئے قَبْر کھود ڈالی۔ یکا یک مرحومہ بول اُٹھی: سُبحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ایک مغفور (یعنی بخشِش کا حقدار) شخص مغفور (یعنی بخشی ہوئی) عورت کا کفن چُراتا ہے! سُن، اللہ تعالٰی نے میری بھی مغفرت کر دی اور اُن تمام لوگوں کی بھی جنھوں نے میرے جنازے کی نَماز پڑھی اور تُو بھی اُن میں شریک تھا۔ (یہ سُن کر اُس نے فوراً قبر پر مٹّی ڈال دی اور سچّے دل سے تائب ہو گیا) (شُعَبُ الْاِیمان ج۷ ص۸ رقم۹۲۶۱)

تمام شُرَکائے جنازہ کی بخشِش

اے عاشقانِ رسول! دیکھا آپ نے! نیک بندوں کی نَمازِ جنازہ میں حاضِری کس قَدَر سعادتمندی کی بات ہے۔ جب بھی موقع ملے بلکہ موقع نکال کر مسلمانوں کے جنازوں میں شرکت کرتے رَہنا چاہئے، ہو سکتا ہے کسی نیک بندے کے جنازے میں شُمُولیَّت ہمارے لئے سامانِ مغفِرت بن جائے۔ خدائے رحمٰن عَزَّوَجَلَّ کی رَحمت پر قربان کہ جب وہ کسی مرنے والے

کی مغفِرت فرمادیتاہے تواُس کے جنازے کا ساتھ دینے والوں کو بھی بخش دیتا ہے۔ چُنانچِہ حضرتِ سیِّدُنا عبد اللّٰہ بن عبّاس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ، سلطانِ باقرینہ، قرارِ قلب وسینہ، فیض گنجینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: "بندۂ مؤمن کو مرنے کے بعد سب سے پہلی جزا یہ دی جائے گی کہ اس کے تمام شرکائے جنازہ کی بخشش کر دی جائے گی۔

(اَلتَّرغِیب وَالتَّرہِیب ج۴ص۱۷۸حدیث۱۳)

قبر میں پہلا تحفہ

سرکارِ نامدار، دو عالم کے مالِک و مختار، شَہَنْشاہِ اَبرار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا فرمان مغفرت نشان ہے: مِن جب قَبْر میں داخِل ہوتا ہے تو اُس کو سب سے پہلا تحفہ یہ دیا جاتا ہے کہاُس کی نَمازِ جنازہ پڑھنے والوں کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔ (شُعَبُ الْاِیمان ج۷ ص۸ رقم ۹۲۵۷)

جنّتی کا جنازہ

میٹھے میٹھے آقا مکّی مدنی مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا فرمانِ عافیّت نشان ہے: جب کوئی جنّتی شخص فوت ہو جاتا ہے، تو اللہ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے کہ ان لوگوں کو عذاب دے جو اس کا جنازہ لیکر چلے اور جو اِس کے پیچھے چلے اور جنہوں نے اِس کی نمازِ جنازہ ادا کی۔

(اَلفِردَوس بمأثور الْخِطاب ج۱ ص۲۸۲ حدیث ۱۱۰۸)

جنازے کا ساتھ دینے کا ثواب

حضرتِ سیِّدُنا داوٗد عَلٰی نَبِیِّناوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے بارگاہِ خداوندی عَزَّوَجَلَّ میں عَرض کی: یااللہ عزوجل جس نے محض تیری رِضا کے لئے جنازے کا ساتھ دیا، اُس کی جزا کیا ہے؟ اللہ

تَعَالٰی نے فرمایا: جس دن وہ مرے گا تو فِرِشتے اُس کے جنازے کے ہمراہ چلیں گے اور میں اس کی مغفِرت کروں گا۔(شَرْحُ الصُّدُور ۱۰۱)

اُحُد پہاڑ جتنا ثواب

حضرتِ سیِّدُنا ابوہُریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ، فیض گنجینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا فرمانِ باقرینہ ہے: جو شخص (ایمان کا تقاضا سمجھ کر اور حُصولِ ثواب کی نیّت سے) اپنے گھر سے جنازے کے ساتھ چلے، نَماز جنازہ پڑھے اور دَفن ہونے تک جنازے کے ساتھ رہے اُس کے لیے دو قیراط ثواب ہے جس میں سے ہر قیراط اُحُد (پہاڑ) کے برابر ہے اور جو شخص صِرف جنازے کی نَماز پڑھ کر واپَس آجائے تو اس کے لیے ایک قِیراط ثواب ہے۔
(مُسلِم ص ۴۷۲ حدیث ۹۴۵)

نَمازِ جنازہ باعثِ عبرت ہے

حضرتِ سیِّدُنا ابو ذَرغِفاری رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے: مجھ سے سرکارِ دوعالَم، نورِ مجسَّم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: قبروں کی زیارت کرو تاکہ آخِرت کی یاد آئے اور مُردے کو نہلاؤ کہ فانی جِسم (یعنی مُردہ جسم) کا چُھونا بَہُت بڑی نصیحت ہے اور نَمازِ جنازہ پڑھو تاکہ یہ تمہیں غمگین کرے کیوں کہ غمگین انسان اللہ تعالیٰ کے سائے میں ہوتا ہے اور نیکی کا کام کرتا ہے۔
(اَلْمُستَدرَک لِلْحاکِم ج۱ ص۷۱۱ حدیث ۱۴۳۵)

سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے سب سے پہلا جنازہ کس کا پڑھا؟

نمازِ جنازہ کی ابتدا حضرتِ سیّدُنا آدم علی نَبِیِّناوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے دور سے ہوئی ہے، فرشتوں نے سیّدُنا آدم علی نَبِیِّناوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے جنازۂ مبارَکہ پر چار تکبیریں پڑھی تھیں۔ اسلام میں وجوبِ نمازِ جنازہ کا حکم مدینۂ منوَّرہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفاً وَّتَعْظِیْماً میں نازل ہوا۔ حضرتِ سیّدُنا اَسعَد بن زُرارہ رضی اللہ عنہکا وِصال مبارَک ہجرت کے بعد نویں مہینے کے آخر میں ہوا اور یہ پہلے صَحابی کی میّت تھی جس پر نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے نماز جنازہ پڑھی۔

(ماخوذ از فتاوٰی رضویہ ج۵ ص۳۷۵۔۳۷۶)

نَمازِ جنازہ فرضِ کِفایہ ہے

نمازِ جنازہ ''فرضِ کفایہ'' ہے یعنی کوئی ایک بھی ادا کر لے تو سب بری الذمہ ہو گئے ورنہ جن جن کو خبر پہنچی تھی اور نہیں آئے وہ سب گنہگار ہوں گے۔اِس کے لئے جماعت شَرط نہیں،ایک شخص بھی پڑھ لے تو فرض ادا ہو گیا۔اس کی فرضیَّت کا انکار کفر ہے۔

(بہارِ شریعت ج۱ ص۸۲۵،عالمگیری ج۱ ص۱۶۲،دُرِّ مُختار ج۳)

نمازِ جنازہ میں دو رُکن اور تین سنّتیں ہیں

دو رُکن یہ ہیں:{۱} چار بار ''اَللّٰہُ اَکْبَرُ'' کہنا{۲} قِیام۔ (دُرِّ مُختار ج۳ ص۱۲۴) اس میں تین سنّتِ مؤکدہ یہ ہیں:{۱}ثَناء{۲}دُرُود شریف{۳} میّت کیلئے دُعا۔(بہارِ شریعت ج۱ ص۸۲۹)

نَمازِ جنازہ کا طریقہ (حنفی)

مُقتدی اِس طرح نیّت کرے: "میں نیّت کرتا ہوں اِس جنازے کی نَماز کی واسطے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے، دُعا اِس میّت کیلئے، پیچھے اِس امام کے" (فتاوٰی تاتارخانیہ ج ۲ ص ۱۵۳) اب امام و مُقتدی پہلے کانوں تک ہاتھ اُٹھائیں اور "اللہُ اَکبَرُ" کہتے ہوئے فوراً حسبِ معمول ناف کے نیچے باندھ لیں اور ثَناء پڑھیں۔ اس میں "وَتَعَالٰی جَدُّكَ" کے بعد "وَجَلَّ ثَنَاؤُكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ" پڑھیں پھر بِغیر ہاتھ اُٹھائے "اللہُ اَکبَرُ" کہیں، پھر دُرُودِ ابراہیم پڑھیں، پھر بِغیر ہاتھ اٹھائے "اللہُ اَکبَرُ" کہیں اور دُعا پڑھیں (امام تکبیریں بُلند آواز سے کہے اور مقتدی آہستہ۔ باقی تمام اَذکار امام و مقتدی سب آہِستہ پڑھیں) دُعا کے بعد پھر "اللہُ اَکبَرُ" کہیں اور ہاتھ لٹکا دیں پھر دونوں طرف سلام پھیر دیں۔ سلام میں میّت اور فرشتوں و حاضِرین نماز کی نیّت کرے، اُسی طرح جیسے اور نَمازوں کے سلام میں نیَّت کی جاتی ہے یہاں اتنی بات زیادہ ہے کہ میّت کی بھی نیَّت کرے۔ (بہارِ شریعت ج ۱ ص ۸۲۹، ۸۳۵ ماخوذاً)

بالغ مرد و عورَت کے جنازے کی دُعا

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا وَذَكَرِنَا وَاُنْثَانَا ط اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهٗ مِنَّا فَاَحْيِهٖ عَلَى الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَى الْاِيْمَانِ۔

ترجمہ: الٰہی! بخش دے ہمارے ہر زندہ کو اور ہمارے ہر فوت شدہ کو اور ہمارے ہر حاضر کو اور ہمارے ہر غائب کو اور ہمارے ہر چھوٹے کو اور ہمارے ہر بڑے کو اور ہمارے ہر مرد کو اور

ہماری ہر عورت کو۔ الٰہی! تو ہم میں سے جس کو زندہ رکھے تو اس کو اسلام پر زندہ رکھ اور ہم میں سے جس کو موت دے تو اس کو ایمان پر موت دے۔

(اَلْمُستدرَک لِلْحاکم ج ۱ ص ۶۸۴ حدیث ۱۳۶۶)

نابالغ لڑکے کی دُعا

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْہُ لَنَا اَجْرًا وَّ ذُخْرًا وَّاجْعَلْہُ لَنَا شَافِعًا وَّ مُشَفَّعًا

ترجمہ: الٰہی! اس (لڑکے) کو ہمارے لئے آگے پہنچ کر سامان کرنے والا بنادے اور اس کو ہمارے لئے اَجر (کا مُوجِب) اور وقت پر کام آنے والا بنادے اور اس کو ہماری سفارش کرنے والا بنادے اور وہ جس کی سفارش منظور ہو جائے۔ (کنزُالدّقائق ص ۵۲)

نابالغہ لڑکی کی دُعا

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْھَا لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْھَا لَنَا اَجْرًا وَّ ذُخْرًا وَّاجْعَلْھَا لَنَا شَافِعَۃً وَّ مُشَفَّعَۃً۔

ترجمہ: الٰہی! اس (لڑکی) کو ہمارے لئے آگے پہنچ کر سامان کرنے والی بنادے اور اس کو ہمارے لئے اجر (کی مُوجِب) اور وقت پر کام آنے والی بنادے اور اس کو ہمارے لئے سفارش کرنے والی بنادے اور وہ جس کی سفارش منظور ہو جائے۔

جُوتے پر کھڑے ہو کر جنازہ پڑھنا

جوتا پہن کر اگر نماز جنازہ پڑھیں تو جوتے اور زمین دونوں کا پاک ہونا ضروری ہے اور جوتا اُتار کر اُس پر کھڑے ہو کر پڑھیں تو جوتے کے تلے اور زمین کا پاک ہونا ضَروری نہیں۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن ایک سوال کے

جواب میں اِرشاد فرماتے ہیں: "اگر وہ جگہ پیشاب وغیرہ سے ناپاک تھی یا جن کے جوتوں کے تلے ناپاک تھے اور اس حالت میں جوتا پہنے ہوئے نماز پڑھی ان کی نماز نہ ہوئی، احتیاط یہی ہے کہ جوتا اُتار کر اُس پر پاؤں رکھ کر نماز پڑھی جائے کہ زمین یا تلا اگر ناپاک ہو تو نماز میں خلل نہ آئے۔ (فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ ج۹ص۱۸۸)

جنازے کو کندھا دینے کا ثواب

حدیثِ پاک میں ہے: "جو جنازے کو چالیس قدم لے کر چلے اُس کے چالیس کبیرہ گناہ مٹا دیئے جائیں گے۔" نیز حدیث شریف میں ہے: جو جنازے کے چاروں پایوں کو کندھا دے اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کی حَتْمی (یعنی مُستَقِل) مغفِرت فرمادے گا۔

(اَلْجَوْہَرَۃُ النَّیِّرَۃ ص۱۳۹، دُرِّ مُختار ج۳ص۱۵۸۔۱۵۹، بہارِ شریعت ج۱ص۸۲۳)

جنازے کو کندھا دینے کا طریقہ

جنازے کو کندھا دینا عبادت ہے۔ سنّت یہ ہے کہ یکے بعد دیگرے چاروں پایوں کو کندھا دے اور ہر بار دس دس قدم چلے۔ پوری سنّت یہ ہے کہ پہلے سیدھے سِرہانے کندھا دے پھر سیدھی پائنتی (یعنی سیدھے پاؤں کی طرف) پھر اُلٹے سِرہانے پھر اُلٹی پائنتی اور دس دس قدم چلے تو کُل چالیس قدم ہوئے۔ (عالمگیری ج۱ص۱۶۲، بہارِ شریعت ج۱ص۸۲۲)

بعض لوگ جنازے کے جُلوس میں اِعلان کرتے رہتے ہیں، دو دو قدم چلو! ان کو چاہیے کہ اس طرح اعلان کیا کریں: "دس دس قدم چلو"۔

تمت
بالخیر

مصنف کی دیگر کتب کا تعارف

(1)۔۔۔مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِکَ

غفلت اڑا کر فکرِ آخرت پیدا کرنے والے واقیات کا مجموعہ بنام "ما فعل اللہ بک" یہ کتاب اپنے موضوع کے اعتبار سے منفرد ہے کیونکہ اس کتاب میں ان واقعات کو جمع کیا گیا ہے جن میں خواب دیکھنے والا مرنے والے سے مَا فَعَلَ اللهُ بِكَ (یعنی اللہ پاک نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟) کے ذریعہ سوال کرکے مرنے کے بعد پیش آنے والے معاملات دریافت کرتا ہے۔

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆...اولیاء اپنے پیروکاروں کی شفاعت کریں گے
☆...دنیا میں سب سے زیادہ رونے والے حضرات
☆...ایک رقت انگیز رخصتی
☆...چالیس سال تک گناہ نہیں کیا
☆...شہوت پرستی کے مختلف انداز
☆...لوگوں کی چار اقسام
☆...دنیا کی چھ چیزیں اور ان کی حقیقت
☆...سفید بالوں کی فضیلت
☆...ناپ تول میں کمی کا وبال
☆...حوریں پانے کا عمل
☆...قربِ الٰہی پانے کا طریقہ
☆...رسول اللہ ﷺ پھلوں کو چوما کرتے تھے

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(2)۔۔۔میری سنّت میری امّت

ان احادیث کا مجموعہ جن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اپنی سنت اور اپنی امت کا تذکرۂ دلنواز فرمایا ہے۔

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆...میری سنت کو زندہ کرنے کا مطلب
☆...میری سنت میں سے یہ چیزیں ہیں

☆...میری سنت سے جس نے محبت کی ☆ ...میری سنت میں جس کا سکون ہو

☆...میری امت کا سلام ☆...میری امت میں ایسا شخص پیدا فرمایا

☆...میری امت کے لئے امان ہیں ☆...میری امت کی گوشہ نشینی

☆...پچھلی امتوں کی بیماریاں

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(3)---کیا حال ہے؟

دلچسپ و عبرت ناک واقعات کا مجموعہ بنام "کیا حال ہے؟

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆... پہلا باب : کیا حال ہے ☆...دوسرا باب: صبح کس حال میں کی

☆... تیسرا باب: آپ کیسے ہیں؟ ☆...چوتھا باب: کیسے ہو؟

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(4)---موت کے وقت

مرنے والے کو موت کے وقت پیش آنے والے دردناک و عبرت ناک معاملات پر مشتمل واقعات کا مجموعہ ہے۔

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆...موت کے وقت ☆...موت کا وقت ☆...نزع کا عالم

☆...نزع کے عالم ☆...وصال کا وقت ☆...وصال کے وقت

☆...وفات کا وقت ☆...وفات کے وقت ☆...انتقال کا وقت

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(5)۔۔۔عقائد کی حکمتیں

اس کتاب میں عقائدِ اہلسنت کی عقلی اور نقلی دلائل کے ساتھ ساتھ اچھوتے انداز میں حکمتیں بھی بیان کی گئی ہیں۔

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆...حکمت کیا ہے
☆...حکمت کہاں اور کیسے ملتی ہے
☆اللہ پاک کا ہونا کیوں ضروری ہے؟...
☆...اللہ پاک کا اولاد سے پاک ہونے کی حکمتیں
☆...اللہ کو اللہ کہنے کی حکمتیں
☆...کیا اللہ پاک سوتا بھی ہے؟
☆...اللہ کا مکان سے پاک ہونے کی حکمتیں
☆...اللہ پاک کے کل کتنے نام ہیں؟

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(6)۔۔۔پانچ نمازوں کی حکمت

اس کتاب میں نماز اور ارکانِ نماز کی عقلی دلائل کے ساتھ ساتھ اچھوتے انداز میں حکمتیں بھی بیان کی گئی ہیں۔

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆... قرآن میں لفظِ صلوۃ کتنی بار آیا؟
☆... نماز کے اعظم الفرائض ہونے کی چھ حکمت
☆... نماز کو صلوۃ کہنے کی چار حکمت
☆... نماز کے افضل العبادات ہونے کی پانچ حکمت
☆... نماز کی برکات
☆... پانچ نمازوں کے فرض ہونے کی سات حکمت
☆... انسانی زندگی کی پانچ حالت
☆... سورج کی پانچ حالت
☆... نماز کے شرائط و فرائض کی حکمتیں
☆... قبلہ مقرر کرنے کی چار حکمت
☆... کعبہ کو قبلہ مقرر کرنے کی نو حکمت
☆... نمازوں کی رکعتوں کے مختلف ہونے کی حکمتیں

☆...احکامِ الٰہی کے مختلف ہونے کی حکمت ☆...پانچ نمازوں کے ناموں کی حکمت

☆...فرضوں کے ساتھ سنن کی حکمت ☆...اعمالِ نماز کا شرعی جائزہ

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(7)---قرآنی سورتوں کے مضامین

قرآنِ عظیم کی (۱۱۴) سورتوں کے متعلق اجمالی دلچسپ معلومات پر مشتمل یہ کتاب ہے جو اپنے اعتبار سے بہت علمی کتاب ہے۔

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆...سورت کا مقامِ نزول ☆... آیات، کلمات اور حروف کی تعداد

☆...سورت کا نام رکھے جانے کی وجہ ☆...سورت کے فضائل

☆...سورت کے مضامین ☆...پچھلی سورت کے ساتھ مناسبت

☆...اور رنگ برنگے مدنی پھول

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(8)---سب سے پہلے سب سے آخر

دلچسپ معلومات کا ایک اچھوتا انداز ''سب سے پہلے فلاں کام کس نے کیا'' پر مشتمل کتاب ہے۔

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆...سب سے پہلے کس نے منبر پر خطبہ پڑھا؟ ☆...سب سے پہلے کس نے راہِ خدا میں جہاد کیا؟

☆...سب سے پہلے کس نے ثرید تیار کیا؟ ☆...سب سے پہلے ترازو کس نے بنایا؟

☆...سب سے پہلے کس نے ہتھیار بنائے؟ ☆...سب سے پہلے ''اَمَّا بَعْدُ'' کس نے کہا؟

☆...سب سے پہلے اسلام میں مسجد کس نے بنائی؟ ☆...سب سے پہلے اسلام میں سولی کس کو دی گئی؟

☆...سب سے پہلے اسلام میں خطبہ کون سا پڑھا گیا؟ ☆...سب سے پہلے کس نے تاج شاہی سر پر رکھا؟

☆راہب کے ۶۲ سوالات اور ابویزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کے جوابات☆

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(9)۔۔۔جانشینِ انبیاء کا تعارف

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(10)۔۔۔قصور کس کا ہے؟

کئی لڑکیاں پیدا ہونے کے بعد لوگ کہتے ہیں "اس عورت کو طلاق دے دو" آخر لڑکیوں کی پیدائش میں قصور کس کا ہے؟ مرد کا، یا عورت کا، اس کتاب میں اور اسلام اور سائنس کی روشنی میں بڑے اچھے انداز میں بیان کیا گیا ہے مزید دلچسپ سوالات وجوابات بھی ہیں۔

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆...زمانۂ جاہلیت کی کچھ یادیں ☆...پانچ لرزہ خیز واردات

☆...بیٹیوں کے فضائل ☆...سائنس کیا کہتی ہے؟

☆...دلچسپ سوالات وجوابات ☆...عِلْمُ الْجَنِیْن کیا ہے؟

☆...بچے کی پیدائش کا سبب کیا ہے؟ ☆...بچے کی پیدائش کا مرحلہ

☆...بے اولادی کے 4 روحانی علاج ☆...اولادِ نرینہ کے روحانی علاج

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(11)۔۔۔نصاب مسائلِ نماز

امامت ٹیسٹ کی تیاری کرنے کے لئے بہترین کتاب جس میں نماز کے بنیادی مسائل بیان کئے گئے ہیں۔

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆...اپنی ضرورت کا علم سیکھنا فرض ہے! ☆...حصولِ علم کے ذرائع ☆...چندے کے مسائل

☆...شرائطِ نماز ☆...فرائضِ نماز ☆...واجباتِ نماز

☆... مفسداتِ نماز ☆... مکروہاتِ نماز ☆... مسائلِ سجدۂ سہو

☆... امامت کی شرائط ☆... اقتداء کی شرائط ☆... مسائلِ نمازِ جمعہ

☆... مسائلِ نمازِ عیدین ☆... مسائلِ معذورِ شرعی ☆... جماعت کا ایک اہم مسئلہ

☆... مسائلِ شرعی مسافر ☆... مسائلِ نمازِ جنازہ ☆... مسائلِ سجدۂ تلاوت

☆... مسائلِ اذان و اقامت ☆... مسائلِ لقمہ ☆... چاند کب نکلے گا؟

مرتب: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(12)... خطباتِ مصطفائی و خطباتِ شفیقی حصہ اوّل

اصلاحی و تبلیغی خطبات کا ایک منفرد و مقبول گلدستہ جس میں ۶ بیان پیر ثاقب رضا مصطفائی اور ۶ بیان مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری کے شامل ہیں۔

آپ اس کتاب میں ان عنوان پر خطاب ملاحظہ فرمائیں گے:

	خطباتِ مصطفائی		خطباتِ شفیقی
1	عظمتِ رسالت مآب ﷺ	1	محمد ﷺ اللہ کے مظہر ہیں
2	ذکر کی فضیلت اور اس کے اثرات	2	جمیع عالم برائے مصطفی ﷺ
3	ولی کی پہچان	3	امت کا معنی اور اس کا مفہوم
4	سنّت اور بدعت	4	امت محمدیہ کی عمر کم کیوں رکھی گئی
5	نورِ حِسّی اور نورِ معنوی	5	اعلیٰ حضرت کا عشقِ رسول ﷺ
6	تفسیر سورۂ تکاثر	6	تفسیر سورۂ کوثر: محبوب ہم نے تم کو سب کچھ دیا

خطیبِ اوّل: **مبلغ اسلام پیرزادہ محمد رضا ثاقب مصطفائی**

خطیبِ ثانی و مرتب: **مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری**

(13)... خطباتِ مصطفائی و خطباتِ شفیقی حصہ دوم

اصلاحی و تبلیغی خطبات کا ایک منفرد و مقبول گلدستہ جس میں ٦ بیان پیر ثاقب رضا مصطفائی اور ٦ بیان مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری کے شامل ہیں۔

آپ اس کتاب میں ان عنوان پر خطابات ملاحظہ فرمائیں گے:

	خطباتِ مصطفائی		خطباتِ شفیقی
7	حب رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اور اس کے تقاضے	7	شانِ مصطفیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
8	منی سے کربلا تک	8	مصطفیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم دنیا کی جان ہیں
9	آؤ در تواب پے روتے ہوئے آؤ	9	اللہ عزوجل سے محبت کیجئے
10	اہلِ تقویٰ اور جنت	10	ماں باپ کے حقوق
11	فلسفۂ رمضان	11	اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ کا چرچا رہے گا
12	تفسیر سورۂ بلد	12	تفسیر سورۂ عصر، قیامت کا بیان

خطیبِ اوّل: **مبلغ اسلام پیرزادہ محمد رضا ثاقب مصطفائی**

خطیبِ ثانی و مرتب: **مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری**

(14)۔۔۔خطباتِ مصطفائی و خطباتِ شفیقی حصہ سوم

اصلاحی و تبلیغی خطبات کا ایک منفرد و مقبول گلدستہ جس میں ٦ بیان پیر ثاقب رضا مصطفائی اور ٦ بیان مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری کے شامل ہیں۔

آپ اس کتاب میں ان عنوان پر خطابات ملاحظہ فرمائیں گے:

	خطباتِ مصطفائی		خطباتِ شفیقی
13	اثبات وجودِ باری تعالیٰ	13	حدیث کی اہمیت
14	نفس اور شیطان	14	نسبت کا بیان
15	اسلام میں احترام آدمیت	15	سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم آ گئے
16	ایک سجدہ جسے تو گراں سمجھتا ہے	16	اللہ عزوجل کے نام پر مانگنا

17	مقصدِ حج	17	آؤتوبہ کریں
18	تفسیر سورۂ مائدہ	18	تفسیر سورۂ ملک، موت وحیات

خطیبِ اوّل: **مبلغ اسلام پیرزادہ محمد رضا ثاقب مصطفائی**

خطیبِ ثانی ومرتب: **مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری**

(15)۔۔۔تدریس کے 26 طریقے

جدید دور میں جدید و قدیم تدریس کے طریقوں کا مجموعہ بنام ”تدریس کے 26 طریقے“ اس کتاب میں تدریس کے طریقوں کے ساتھ ساتھ اپنی تدریس کو بہتر اور مقبولِ عام بنانے کے فارمولے بھی بیان کئے گئے ہیں۔

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆...تدریس کے نکات ☆...تدریس کے ۲۶ طریقے

☆...درجے کی ترقی کے فارمولے ☆...طلبا کے درمیان کئے جانے والے بیان

☆...انوکھی باتیں ☆...انوکھے سوالات

☆...انوکھی حکایات ☆...انوکھی حکمتیں

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(16)۔۔۔رفیق التدریس

استاد کو تدریس کے اعلی منصب کی جانب لے جانے والی ایک نمایاں تحریر جس میں تدریس میں نکھار پیدا کرنے والی چیزوں کو بیان کیا گیا ہے۔

اس کتاب میں چھ ابواب ہیں جو درج ذیل ہیں:

☆...**پہلا باب:** 63 انوکھی معلومات ☆...**دوسرا باب:** 63 انوکھے سوالات

☆... **تیسرا باب:** 63انوکھے چٹکلے ☆... **چوتھا باب:** 63انوکھی پہیلیاں

☆... **پانچواں باب:** 63 انوکھی حکمتیں ☆... **چھٹا باب:** 63انوکھی حکایات

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(17)---تاریخ ساز شخصیت بننے کے فارمولے

تاریخ ساز شخصیت بننے کی ایک رہنما کتاب

آپ اس باب میں ملاحظہ فرمائیں گے:

☆... شخصیت کسے کہتے ہیں؟ ☆... تاریخ ساز شخصیت کی خصوصیات

☆... شخصیت کی تعمیر ایسے کریں ☆... تاریخ ساز شخصیت بننے کا پہلا فارمولہ

☆... تاریخ ساز شخصیت بننے کا دوسرا فارمولہ ☆... دنیا بھر میں اسلام کیسے پہنچا؟

☆... تاریخ ساز شخصیت بننے کا دوسرا فارمولہ ☆... تاریخ ساز شخصیت بننے کا تیسرا فارمولہ

☆... ادارے قائم کرنے کے ے فامولے ☆... تاریخ ساز شخصیت بننے کا چوتھا فارمولہ

☆... تمام عورتوں تک پیغام پہنچانے کا فارمولہ ☆... تاریخ ساز شخصیت کی خوبیاں

☆... تاریخ ساز شخصیت بننے کا پانچواں فارمولہ ☆... دوسروں کو بلند کرنا خود کی بلندی ہے

☆... تاریخ ساز شخصیت بننے کا چھٹا فارمولہ ☆... ایک بادشاہ اور چار آدمی

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(18)---فیضانِ قرآن کورس

90دن میں صرف 30منٹ کی کلاس میں قرآن، اذکارِ نماز، دعا، سنتیں اور آداب سیکھنے کا منفرد

کورس

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆... فیضانِ قرآن کورس کے فوائد
☆... فیضانِ قرآن کورس کے جدول چلانے کی رہنمائی
☆... مدنی قاعدہ کے 22 اسباق
☆...22 کاموں کی سنتیں اور آداب
☆...23 دعائیں
☆...10 قرآنی سورتوں کا حفظ و مشق
☆... اذکارِ نماز کا حفظ و مشق
☆...5 کلمے، ایمانِ مجمل و ایمانِ مفصل کا حفظ و مشق

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(19)---فیضانِ شریعت کورس

صرف 30 منٹ کی کلاس میں عقائد، عبادات، معاملات، منجیات، مہلکات اور رسول اللہ ﷺ کی سنتوں کے متعلق بہت کچھ سیکھنے کا منفرد کورس

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆... فیضانِ شریعت کورس کے فوائد
☆... فیضانِ شریعت کورس کے جدول چلانے کا طریقہ کار

پہلا باب ☆... عقائد کے 19 بیانات
دوسرا باب ☆... عبادات کے 19 بیانات
تیسرا باب ☆... معاملات کے 19 بیانات
چوتھا باب ☆... مُنْجِیَات کے 19 بیانات
پانچواں باب ☆... مُھْلِکَات کے 19 بیانات
چھٹا باب ☆... سنتیں اور آداب

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(20)---آسان فرض علوم

فرض علوم پر مشتمل جدید انداز کی آسان ترین کتاب جس میں عقائدِ اہلسنت کو عقلی اور نقلی دلائل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے اور مسائل کو نہایت آسان کر کے عوام کے پڑھنے کے قابل بنایا گیا ہے۔

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆... کتاب العقائد ☆... تہتر فرقوں کا بیان ☆... کتاب الطہارۃ

☆... کتاب الصلوۃ ☆... کتاب الجنائز ☆... کتاب الصوم

☆... کتاب الزکوۃ ☆... کتاب الحج ☆... کتاب النکاح

☆... کتاب الطلاق ☆... کتاب الاضحیہ ☆... کتاب القسم

☆... کتاب الحدود ☆... حلال طریقے سے کمانے کا بیان

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(21)---آسان خطباتِ محرم

ماہِ محرم میں کی جانے والی تقریروں کا آسان اور دلچسپ معلوماتی گلدستہ بنام

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

1☆... دین اسلام کی خوبیاں

2☆... سیرتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم

3☆... صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم

4☆... حضرتِ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ

5☆... حضرتِ عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ

6☆... حضرتِ عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ

7☆... حضرتِ مولی علی رضی اللہ عنہ

8☆... حضرتِ فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا

9☆... حضرتِ امامِ حسن رضی اللہ عنہ

10☆... حضرتِ امامِ حسین رضی اللہ عنہ

11☆... شہادتِ امامِ حسین رضی اللہ عنہ

12☆... یزید اور یزیدیوں کا انجام

13☆... دسویں محرم الحرام کے فضائل

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(22)---تنظیمی نصاب وبیانات

مجلس امامت کورس میں داخلِ نصاب کتاب بنام

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆...12 دینی کاموں کی تفصیل
☆... سنتیں اور آداب
☆... انفرادی کوشش کی ترغیبات
☆... اجتماعِ پاک کی دعائیں
☆... فیضانِ تجوید کے اسباق
☆... امام کے ۳۰ مدنی پھول
☆... اذکارِ نماز
☆... درودِ تاج
☆... بیاناتِ عصر
☆... بیاناتِ مغرب

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(23)---اعلی حضرت کا چرچا رہے گا

اعلی حضرت کا تذکرۂ دل نواز قرآن، حدیث اور میٹھ کی روشنی میں خطباتِ شفیقی جلد دوم کا ایک منفرد بیان بنام

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆... درود شریف کی انوکھی فضیلت
☆... اولیاء اللہ کے تذکرے کیوں باقی رہتے ہیں؟
☆... بادشاہوں کے مقبروں کا حال
☆... اولیاء کے مزاروں کا حال
☆... تذکرے باقی رہنے کے چند اسباب
☆... اولیائے کرام کے تذکرے زمین و آسمان میں
☆... فنا ہو کر 9 کا عدد بن جاتا ہے
☆... اس لیے مخلوق اولیاء کا عرس مناتی ہے
☆... اولیاء پر رب نوازشات
☆...9 کے عدد کی چار عجیب باتیں
☆... اعلی حضرت کے پاس سب کچھ ہے
☆... بارگاہِ مصطفی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے مشین عطا ہوئی
☆... اعلی حضرت کے سونے کا منفرد انداز
☆... اعلی حضرت کے فنافی الرسول ہونے کی دلیل
☆... ہر وقت نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی ثنا
☆... دورانِ میلاد بیٹھنے کا انداز
☆... تعارفِ اعلی حضرت
☆... منقبتِ اعلی حضرت

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(24)---آسان حنفی نماز

आम मुसलमान के लिये नमाज़ और उस के ज़रूरी अहकाम सीखने के लिये बेहतिरीन किताब बनाम

आसान हनफ़ी नमाज़

नमाज़ पढ़ने का आसान तरीक़ा

सवालन जवाबन

आप इस किताब में पढ़ सकेगें

दीनी इल्म सीखने की फ़ज़ीलत
वुज़ू के मसाइल
तयम्मुम के मसाइल
कपड़े पाक करने के तरीक़े
सज्दए सहव के मसाइल
माज़ूरे शरई के मसाइल
ईद के मसाइल
मुसाफ़िर के मसाइल
अज़ानो इक़ामत के मसाइल
नमाज़ में लुक़मा के मसाइल
मस्जिद के मसाइल
गुस्ल के मसाइल
नजासतों के मसाइल
नमाज़ के मसाइल
इमामत के मसाइल
जुमा के मसाइल
इक़्तिदा के मसाइल
नमाज़े जनाज़ा के मसाइल
सज्दए तिलावत के मसाइल

मुरत्तिब

मौलाना अबू शफ़ीअ मुहम्मद शफ़ीक़ ख़ान अत्तारी मदनी फ़तेहपुरी

मकतबा दारुस्सुन्ना दिल्ली

(25)۔۔۔عیدِ میلاد النبی کیوں اور کیسے؟

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(26)۔۔۔محمد اور احمد کے اسرار

اللہ پاک کے آخری نبی، محمدِ عربی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے مبارک نام "محمد" اور "احمد" کی لاجواب تشریح پر مشتمل "خطباتِ شفیقی" حصہ اول کا ایک منفرد بیان بنام

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆... درود شریف کی انوکھی فضیلت
☆... اللہ پاک کے تین ہزار نام
☆... حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے ۱۴۰۰ نام
☆... محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اللہ کے مظہر ہیں
☆... اسمِ محمد اسمِ اللہ کا مظہر
☆... چار میں عجیب لطف ہے
☆... نقطہ عیب ہے
☆... مشدد حرف لانے کی حکمت
☆... صفاتِ محمد صفاتِ خدا کا مظہر
☆... افعالِ محمد افعالِ خدا کا مظہر
☆... ہر چیز میں محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا نور ہے
☆... خصائصِ مصطفی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کتنے ہیں؟
☆... حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے چار نام حمد سے مشتق ہیں
☆... احمد نام رکھنے کی وجہ

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(27)۔۔۔مدینہ جانا کیوں ضروری ہے؟

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(28)۔۔۔ایک سے دس تک

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(29)۔۔۔نکتے ہی نکتے

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(30)۔۔۔امّتِ محمدیہ کے سوالات اور ان کے قرآنی جوابات

حضرتِ عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: امتِ محمد صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم سے کم سوال کسی امت نے نہ کئے کہ امتِ محمد صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم نے صرف ۱۴ سوالات کئے۔(التفسیر الکبیر جلد ۳ ص ۱۰۲)
اس کتاب میں ان سوالات کے جوابات کے ساتھ ساتھ مختصر تشریح بھی بیان کی گئی ہے۔

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆…امتِ محمدیہ کے ۱۴ سوالات
☆…انفال کا معنی
☆…چاند کے گھٹنے اور بڑھنے کی حکمت
☆…حضورِ اقدس ﷺ کو روح کا علم حاصل ہے
☆…شراب حرام ہونے کا ۱۰ انداز میں بیان
☆…ذوالقرنین کے تین سفر
☆…جوئے کے دنیوی نقصانات
☆…سدِ سکندری کب ٹوٹے گی؟
☆…حَیض کی حکمت
☆…اہلِ ایمان کی شفاعت کی دلیل
☆…بندوک کی گولی سے شکار کرنے کا شرعی حکم
☆…شفاعت سے متعلق (۵) اَحادیث
☆…نبی اکرم صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم کو قیامت قائم ہونے کے وقت کا علم دیا گیا ہے

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(31)۔۔۔کامیابی کے 10 اصول

مایوسی کا خاتمہ کرکے کامیابی کی جانب گامزن کرنے والے اصولوں کا مجموعہ بنام "کامیابی کے دس اصول" یہ کتاب اپنے موضوع کے اعتبار سے منفرد ہے کیونکہ اس کتاب میں ان اصولوں کو جمع کیا گیا ہے جن سے مایوسی کا خاتمہ ہونے کے ساتھ ساتھ آگے بڑھ کر کچھ کر گزرنے کا جذبہ نو پیدا ہوتا ہے۔

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆... مثبت سوچ رکھنے والا ہو ☆... نظم وضبط کے ساتھ رہنے والا ہو

☆... لوگوں کے مزاج کو پرکھنے کی صلاحیت رکھنے والا ہو ☆... اپنے کام کو شوق ولگن کے ساتھ کرنے والا ہوں

☆... ناکام لوگوں سے سبق حاصل کرنے والا ہو ☆... سخت محنت کرنے والا، اپنی ذمہ داریاں پوری کرنے والا ہو

☆... کام کو بانٹنے والا ہو ☆... خدار اور متوکل ہو

☆... آخرت کی فکر کو مقدم رکھنے والا ہو ☆... ان سب کا سرچشمہ خوفِ خدا والا ہو

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(32)---درسِ تصوف

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(33)---علماء کو اتنی فضیلت کیوں ملی؟

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(34)---درود کی حکمتیں

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(35)---چاند کی گواہی

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(36)---شفیق المصباح شرح مراح الارواح

دعوتِ اسلامی کے جامعات المدینہ کے نصاب میں شامل علمِ صرف کی مشہور و معروف کتاب بنام ''مراح الارواح'' کی آسان اردو شرح ہے جس میں عربی عبارت پر اعراب و اردو ترجمہ کے ساتھ ساتھ سوالاً جواباً تشریح پیش کی گئی ہے جو اپنے اعتبار سے بڑی مفید و دلچسپ کتاب ہے۔

شارح: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(37)۔۔۔شفیقیہ

اس کتاب میں شارح مسلم کی چالیس احادیث کا مجموعہ، مشہورِ زمانہ کتاب ''الاربعین النوویہ'' کا

آسان اردو ترجمہ نیز راویوں کے حالات کے بھی بیان کیے گیے ہیں

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆... مصنف کا تعارف ☆... مترجم کا تعارف ☆... عبارت مع اعراب

☆... سلیس اردو ترجمہ ☆... راویوں کے حالات

مصنف: شیخ الاسلام الحافظ الامام محی الدین ابوزکریا یحییٰ بن شرف نووی (علیہ رحمۃ اللہ القوی)

مترجم: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(38)۔۔۔شفیق النحو لحل خلاصۃ النحو حصہ اول

دعوتِ اسلامی کے جامعات المدینہ کے درجۂ اولی کے نصاب میں شامل علمِ نحو کی مشہور و

معروف کتاب بنام ''خلاصۃ النحو'' کی تمارین کو حل کیا گیا ہے۔

مرتب: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(39)۔۔۔شفیق النحو لحل خلاصۃ النحو حصہ دوم

دعوتِ اسلامی کے جامعات المدینہ کے درجۂ اولی کے نصاب میں شامل علمِ نحو کی مشہور و

معروف کتاب بنام ''خلاصۃ النحو'' کی تمارین کو حل کیا گیا ہے۔

مرتب: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(40)۔۔۔نور المغیث شرح تیسیر مصطلح الحدیث

درسِ نظامی کے درجۂ سادسہ میں داخلِ نصاب اصولِ حدیث کی بہترین کتاب ''تیسیر مصطلح

الحدیث'' کی اردو شرح بنام

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆... مصنف کا تعارف ☆... شارح کا تعارف

☆... عربی عبارت مع اعراب ☆... عربی عبارت کا آسان اردو ترجمہ

☆... عربی عبارت کی شرح ☆... سوال وجواب

شارح: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(41)---القول الاظہر شرح الفقہ الاکبر

عقائد کے متعلق ۱۳۰۰ سال پرانی امامِ اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کی اہم کتاب "الفقہ الاکبر" کی آسان اردو شرح ہے مزید باطل فرقوں کے مختصر تعارف وعقائد کا بھی بیان شامل ہے۔

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆... عقائد کے کتنے اور کون کون سے امام ہیں؟ ☆... اللہ پر ایمان لانے سے کیا مراد ہے؟

☆... واحد اور احد میں کیا فرق ہے؟ ☆... کیا اللہ عدد کے اعتبار سے ایک ہے؟

☆... کیا اللہ اپنی مخلوق کے مشابہ ہے؟ ☆... اللہ کی صفات ذاتی اور فعلی کیا ہیں؟

☆... حادث اور قدیم کا کیا معنی ہے؟ ☆... قرآن کے مخلوق ہونے، نہ ہونے کی بحث

☆... اللہ کی صفات قدیم کیسے ہیں؟ ☆... اہل سنت کی نشانی در زمانۂ امام اعظم

☆... کیا زمین گھومتی ہے؟ ☆... اللہ کا کسی کو گمراہ کرنے کے کیا معنی ہیں؟

☆... بندوں کے افعال کا خالق کون ہے؟ ☆... کیا گناہ بھی اللہ کے حکم سے ہوتے ہیں؟

☆... مرتکب کبیرہ کے بارے میں معرکۃ الآرا بحث ☆ کیا تمام قرآنی فضیلت میں برابر ہیں؟...

☆... ۷۳ فرقوں کے بارے میں مختصر معلومات اور ان کے عقائد۔

☆... اگلے مہینے کا چاند کب نظر آئے گا معلوم کرنے کا فارمولا

شارح: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(42)---شارق الفلاح شرح نور الایضاح

درسِ نظامی کے کورس میں داخلِ نصاب کتاب "نور الایضاح" کی آسان اردو شرح ہے۔

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆...مصنف کا تعارف ☆...شارح کا تعارف ☆...فقہی اصطلاحات

☆...بنیادی باتیں ☆...صاحبِ نور الایضاح کے غیر مفتی بہ اقوال

☆...عبارت مع اعراب ☆...سلیس اردو ترجمہ ☆...سوالاً جواباً عبارت کی شرح

شارح: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(43)---عرفان الاثار شرح معانی الاثار

فقہ حنفی کی دلائل پر مشتمل احادیث کی مستند کتاب معانی الاثار کی اردو شرح ہے جو درسِ نظامی میں داخلِ نصاب ہے۔

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆...مصنف کا تعارف ☆...شارح کا تعارف

☆...متن مع اعراب ☆...متن کا سلیس اردو ترجمہ

☆...اختلافِ فقہائے کرام مع دلائل ☆...ترجیحاتِ مذہبِ احناف

شارح: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(44)---عنایۃ الحکمت لحل بدایۃ الحکمت

شارح: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(45)---خلیلیہ شرح مناظرۃ الرشیدیہ

شارح: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(46)۔۔۔کلام الوقایہ شرح شرح الوقایہ

علمِ فقہ کی شاندار کتاب ”شرح الوقایہ“ کی اردو شرح بنام

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆... عربی عبارت مع اعراب ☆... عربی عبارت کا اردو سلیس ترجمہ

☆... متن کی شرح ☆ ... مفتی بہ اقوال کی نشاندہی

☆... اختلافِ ائمہ ☆... ترجیحات احناف

شارح: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(47)۔۔۔رحمۃ الباری شرح تفسیر البیضاوی

شارح: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(48)۔۔۔مختار التاویل شرح مدارک التنزیل

شارح: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(49)۔۔۔الدلالۃ الشاھدۃ شرح البلاغۃ الواضحۃ

شارح: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(50)۔۔۔المعتبر المعترف لحل المعتقد المنتقد

شارح: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(51)۔۔۔سلیم النظر شرح نزھۃ النظر

شارح: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(52)۔۔۔شفیق النعمانی لحل شرح الجامی

شارح: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(53)۔۔۔عطایۃ الحکمت شرح ھدایۃ الحکمت

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(54)۔۔۔نحو کے دلچسپ سوالات

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(55)۔۔۔صرف کے دلچسپ سوالات

علمِ صرف کی بہترین کتاب جس میں صرف کے قاعدوں کی علتیں اور افعال کے مختلف صیغوں کی وجہ و حکمت بیان کی گئی ہیں، مزید مراح الارواح کا متن مع اعراب و ترجمہ بھی شامل کیا گیا ہے۔

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆...وزن کے لئے "ف، ع، ل" کو کیوں خاص کیا گیا؟ ☆... فعل ماضی کے ۱۴ صیغے ہی کیوں آتے ہیں؟

☆... فعل ماضی مبنی ہے حالانکہ اس کے آخر میں حرکت ہے؟ ☆... فعل مضارع معرب کیوں ہوتا ہے؟

☆... فعل مضارع بنانے کے لئے حروف اتین کا اضافہ کیوں کرتے ہیں؟☆... فعل امر کو مضارع سے ہی کیوں بناتے ہیں؟

☆... ثلاثی مجرد کے اسم فاعل میں الف کا اضافہ کیوں کرتے ہیں؟ ☆...اسم مفعول بنانے میں میم کا اضافہ کیوں کیا گیا؟

☆... صیغوں کی تعلیل کرنے کے آسان ۱۶ قاعدے ☆...نون تثنیہ اور تنوین میں فرق

☆...ان چیزوں کا بیان جن سے ثقل لازم آتا ہے ☆...ان چیزوں کا بیان جن سے خفت پیدا ہوتی ہے

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(56)۔۔۔تسلیم التوقیت

یہ کتاب اپنی مثال آپ ہے کہ اس میں چار علوم کو یکجا کیا گیا ہے :(۱)۔ علمِ توقیت۔(۲)۔ علمِ فلکیات۔(۳) علمِ تقویم۔(۴)۔ علمِ طب۔ ان چار علوم کے متعلق ایک اہم اور آسان تصنیف ہے۔

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆... علمِ توقیت ☆... علمِ فلکیات

☆...علمِ تقویم ☆...علمِ طب

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

یادداشت

ش		صفحہ

یادداشت

ش		صفحہ

ماہِ محرم میں کی جانے والی تقریروں کا آسان اور دلچسپ معلوماتی گلدستہ
آسان
خُطبَاتِ مُحَرَّمْ
مصنف
مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی
فتحپوری
مکتبہ دارالسنہ ، دہلی

امامت ٹیسٹ کی تیاری کرنے کے لئے بہترین کتاب بنام
نصابِ مسائلِ نماز
(سوالاً جواباً)
مرتب
مولانا ابوشفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری
آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے:
اپنی ضرورت کا علم سیکھنا فرض ہے!
حصولِ علم کے ذرائع
چندے کے مسائل
شرائطِ نماز
فرائض نماز
واجبات نماز
مفسداتِ نماز
مکروہاتِ نماز
مسائلِ سجدۂ سہو
امامت کی شرائط
اقتداء کی شرائط
مسائلِ نماز جمعہ
مسائلِ نمازِ عیدین
مسائلِ معذورِ شرعی
جماعت کا ایک اہم مسئلہ
مسائلِ شرعی مسافر
مسائلِ نمازِ جنازہ
مسائلِ سجدۂ تلاوت
مسائلِ اذان و اقامت
مسائلِ لقمہ
چاند کب نکلے گا؟
مکتبہ دار السنۃ دہلی

استاد کو تدریس کے اعلیٰ منصب کی جانب لے جانے والی ایک نمایاں تحریر
جس میں تدریس کے جدید دور میں جدید و قدیم طریقوں کے ساتھ ساتھ
تدریس میں نکھار پیدا کرنے والی چیزوں کو بھی بیان کیا گیا ہے۔
تدریس کے
26 طریقے
مصنف
مولانا ابوشفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری
اس کتاب
میں چھ ابواب ہیں جو درج ذیل ہیں:
پہلا باب: تدریس کے نکات
دوسرا باب: تدریس کے 26 طریقے
تیسرا باب: درجے کی ترقی کے فارمولے
چوتھا باب: طلبہ کے درمیان کئے جانے والے 19 بیان
پانچواں باب: جسمانی و ذہنی نشو و نما کے فارمولے
چھٹا باب: تاریخ ساز شخصیت بننے کے فارمولے
مکتبہ دار السنہ، دہلی

استاد کو تدریس کے اعلیٰ منصب کی جانب لے جانے والی ایک نمایاں تحریر
جس میں تدریس میں نکھار پیدا کرنے والی چیزوں کو بیان کیا گیا ہے۔
رَفِیْقُ التَّدْرِیْس
اس کتاب میں چھ ابواب ہیں جو درج ذیل ہیں:
پہلا باب: 63 انوکھی معلومات
دوسرا باب: 63 انوکھے سوالات
تیسرا باب: 63 انوکھے چٹکلے
چوتھا باب: 63 انوکھی پہیلیاں
پانچواں باب: 63 انوکھی حکمتیں
چھٹا باب: 63 انوکھی حکایات
مصنف
مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری
مکتبہ دار السنہ، دہلی